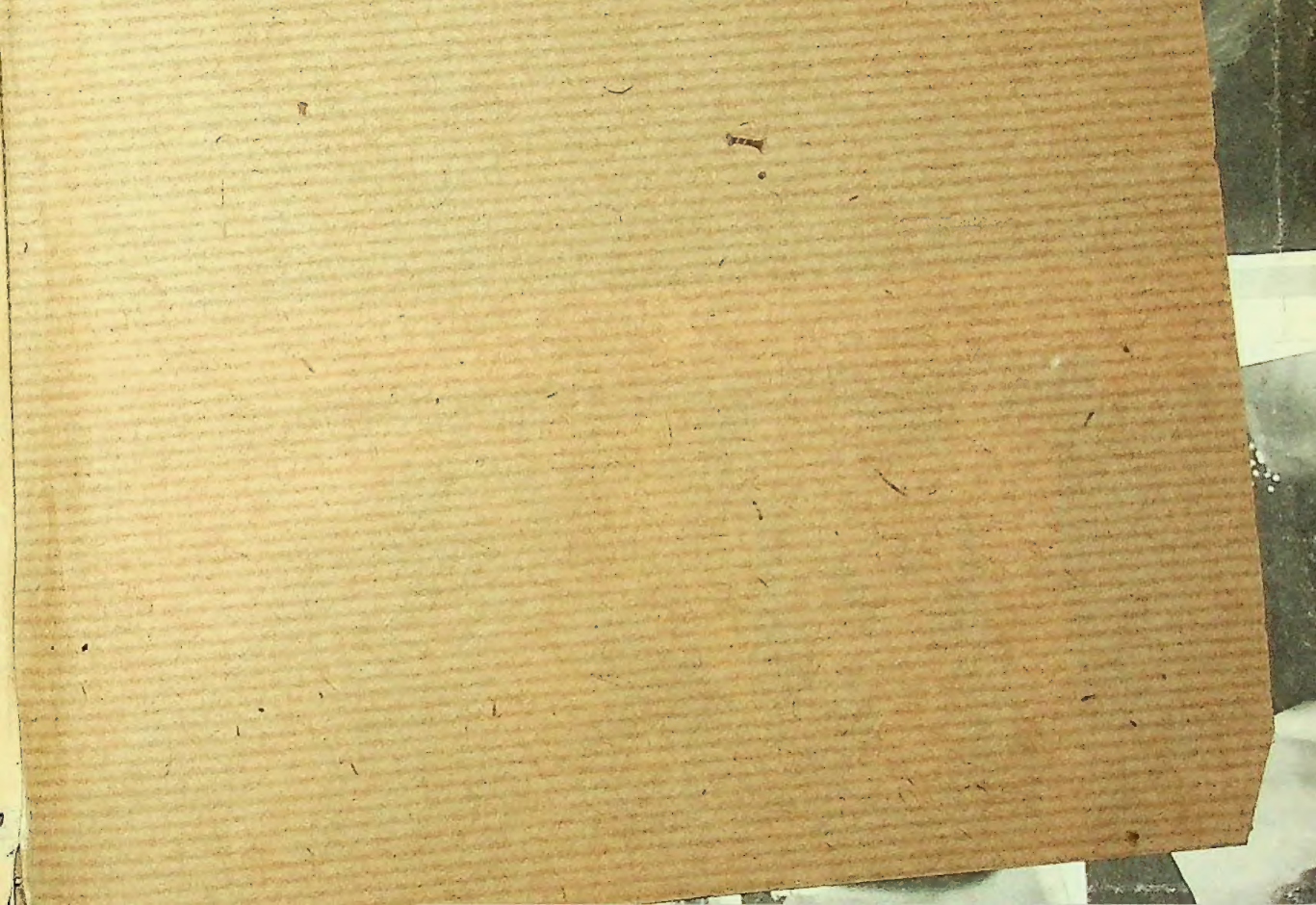




अलकमन्त्रं लभेत्
गान्ध्या गात्रं हृत्





ادوم

نہیں تو نکتہ چیں پر ماتا سے لو لگا پیارے
حوالے کر دے میرے آج سے اپنے کرم سارے

شرمید بھگوت کیستا

مُصَنَّف :-

کشور داس شری کرشن داس

پروکاشک :-

پتجاپی پستک مہنت ڈار دریا بہ کلاں دہلی ۲

(قیمت دو روپے آٹھ آنے)

(رقم تحفہ پر لکھنا)

ادم
محمود مرکا

بشارت یہ ہم کو دلاتی ہے گیتا
فرائض ہیں کیا یہ بتاتی ہے گیتا
ہے کیا نیک و بد یہ دکھاتی ہے گیتا
دھرم و دھن کے سو فی ثقیل ہے گیتا

اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ گیتا شاستر کا ترجمہ اردو زبان میں نہایت جامع و صحیح الفاظ میں طبع کر لیا جائے تاکہ یہ بھوجپوتوں کی یہ شکایت دور ہو جائے کہ اردو زبان میں شریعہ بھکوت گیتا اچھی ٹھیک نہیں ملتی چنانچہ ہم یہ لکھا جو کہ اس سیمہ آپ کے ہاتھ میں ہے کافی مطالعہ اور محنت کے بعد آپ کی بھجینے کے لیے ہے۔ اس کی معنوی و صورتی خوبیوں کا اندازہ آپ اس کے

مطالعہ سے لگا سکتے ہیں۔ اس گیتا شاستر کو سب ظلم اور دیگر شاستروں پر اس واسطے ترجیح ہے اور یہ جھوٹا بھگت منڈل اس لئے اس کو محبت کی نظروں سے دیکھتا ہے کہ اس میں جھگوان کے دشمنوں کی توفیق ہے اور یہ ہم دعا کو ایسے شستہ اور نوبھوئی طریقوں سے منزل بہ منزل حل کر کے دکھایا ہے جیسے کہ کسی مالہ بنانے والے نے میرے اور جاہرات کی انوکھی اور بیش بہا مالا کو تیار کیا ہے جس کی ٹہنی دنیا بھر میں اور کوئی مالا دستیاب نہ ہو اور چونکہ ہر کس و نا کس نے کسی نہ کسی وقت میں اس مالا سے فیضیاب ہوتا ہی ہے۔ اس واسطے ہر منٹش ماتر کا فرض ہے کہ گیتا شاستر سے محبت کرے۔

گیتا شاستر نہ ملے نجات و شکیں ہے۔ آئندہ کند جھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج نے اپنی پیاری مخلوق کو بہتر بنانے اور سب راست پر لانے کے لئے اکل دنیا کی سب سے پیاری چیز دینے کے لئے ہی اوتار لیا تھا ہم لوگوں کی اتنی چاہت ہے سب سے اوجھی اور حقیقت کے رازوں کو کھولنے والی تعلیم سے ہم کو فیضیاب کیا اور اس قدر آسان اور عام فہم شکل میں اس اہم غلطی کو ہمیں بخشا جس کے لئے کل مذہب اور اکل دنیا کے لوگ سر دھتے ہیں۔

جھگوان نے پرانی ماتر کے کلیان کے لئے ارجوں کو جو ایش دیا تھا جس سے وہ کت کت ہو گیا اور اپنے دھرم پر دھڑکے ہو کر یہ دھرم پر دست ہوا۔ ہم بھی اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو اتنا اور مشیہ کر سکتے ہیں کہ شریہ جھگوت اور دھرم کریں اور اس کلیان سے یکت ہو کر کلیان مارگ پر چلنے کا یقین کریں گیتا پاٹھ جو اسے نکت کرم کا انگ ہونا چاہیے۔ کیوں یہ پاٹھ ماتر ہی نہیں بلکہ اسے سمجھ کر اس پر وچار کریں۔ اور پھر ان شکشاؤں کو دھارن کرنے سے ہی ہم اپنے منٹن جیون کو سچیل کر سکتے ہیں۔

یاد ہے کہ یہ مارگ سوئم بھگوان کا بتایا اور درشلیا تھا ہے۔ اس پر چلنے سے ہمیں لا بہرہ ہی ملا ہے ہو گا کیونکہ انہوں نے بولنا شروع
کے بتا رہے تھے یہ آپدیش ارجن کے پر فی کیا تھا۔

مجھے افسانہ ہے کہ گیتا کی اس ٹیکا کو جگیا سو قدر قیمت کی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ دیگر تراجم کی مانند اس کی زبان
میں تو مشکل ہے۔ اور نہ ہی اس میں فارسی اور عربی الفاظ کی بھرمار ہے۔ کم تعلیم یافتہ اور دو دان اصحاب کے لئے گیتا شاستر
کا یہ ترجمہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ یہ ہمارے دور و دعوئے ہے۔ آمد اس کی تصدیق آپ اس کے پاٹھ سے کر سکتے ہیں۔ یہ ترجمہ
بالکل سلیس اور عام فہم ہے۔ زبان دانی کا خیال نہ کرتے ہوئے سم نے اسے سرل بنانے کا خاص خیال رکھا ہے۔ گیتا
پریوں کے لئے یہ پستک سچی خوشی آمد مہلانند کا ذریعہ ثابت ہو گی۔

(موصوفت)

مہاراجہ بھارت

پانچ ہزار سال گذرے۔ ہستناپور میں کور و خاندان کے زبردست راجہ شانتو حکومت کرتے تھے۔ ایک بار مہاراجہ شانتو جنگل میں شکار کھیلنے کے گئے۔ وہاں پر انہوں نے سندرتا کی اہم مورتی گنگا کو دیکھا اور اس پر عورت ہو گئے۔ جب انہوں نے اپنے ساتھ دواہ کرنے کے لئے کہا تو گنگا نے کہا کہ وہ ان سے اس شرط پر دواہ کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ اس کے کسی کام میں نخل نہ ہوں گے۔ مہاراجہ نے گنگا کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ امداد سے راجہ صفائی میں لے آئے۔ اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ اس کے ساتھ دواہ کیا۔

کہتے ہیں کہ دواہ کے بعد بیکے بعد دیگرے گنگا کے لپٹن سے سات لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے ساتوں کو بھی ندی میں بہادیا۔ جب انھوں لڑکا پیدا ہوا تو مہاراجہ شانتو نے اس سے پرہیز کیا کہ وہ اس لڑکے کی خاطر زندہ رہنے دے۔ گنگا نے الہی یہ بات منظور کر لی۔ لیکن وہ شرطیں پیش کیں۔ ایک تو وہ اس لڑکے کی پرورش خود کرے گی۔ دوسرے چونکہ مہاراج نے اپنا عہد توڑا ہے۔ لہذا وہ اب ان کے پاس نہ رہ کر جنگل میں جا کر رہے گی۔

مہاراجہ شانتنو کو مجبوراً ان شرالٹا کو ماننا پڑا۔ اور گنگا لڑکے کو ساتھ لے کر بن میں چلی گئی۔

کئی سال کے بعد ایک دن مہاراجہ شانتنو پھر شکار کے لئے نکلے۔ وہاں انہوں نے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا جو تیر چلارہ ہاتھ اور ان تیروں سے گنگا کے پانی کی روانی زک گئی تھی۔ شری گنگا جی کے پانی روکنے روکنے والے اس مہادیو کو دیکھ کر مہاراجہ شانتنو کو غصہ بھی آیا اور حیرت بھی ہوئی۔ انہوں نے چاہا کہ اس نوجوان کو اس ناجائز حرکت کے لئے سزا دیوں کہ اتنے میں وہاں پر مہارانی گنگا آپہنچی اور بولی۔ پران ہاتھ۔ جس کو آپ سزا دینا چاہتے ہیں۔ یہ آپکا آٹھواں تیر دیو بہت سے جس کو زندہ رکھنے کے لئے آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اب یہ جوان ہو گیا ہے۔ اسے آپ اپنے ساتھ اپنی راجدھانی گئے جا بیٹے۔ "مہاراجہ شانتنو کو جب یہ معلوم ہوا کہ دیو بہت ان کا لڑکا ہے۔ تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگالیا۔ پھر انہوں نے مہارانی گنگا سے بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ مگر وہ اپنے فہم پر قائم رہی۔ لہذا وہ دیو بہت کو ساتھ لے کر راجدھانی میں چلے آئے۔ یہی دیو بہت بعد میں مجیشم پنامہ کہلائے۔

مہاراجہ شانتنو ایک دن پھر شکار کے لئے گنگا لڑکے پر گئے۔ وہاں پر انہوں نے حسین پویشیل منشیہ گندھا کو دیکھا اور اس پر دیو بہت ہو گئے۔ جب پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سورگ کی بھر شٹ پسر اور کاکی لڑکی ہے۔ جو کہ اس کی پیدائش کے بعد فوراً ہی چل بسی تھی۔ اس کی پرورش ایک ملاح نے کی تھی۔ مہاراجہ شانتنو نے اس ملاح کو بلایا اور شادی کی تجویز پیش کی۔ ملاح نے کہا کہ اپنی کنیا کا بواؤ مجھے آپ کے ساتھ اس شرط پر کرنا منظور ہے کہ اس کنیا کے بطن سے جو سنگا

پیدا ہوئی۔ وہی تاج و تخت کی حقدار ہوئی۔

ہمارا جو شائقونے گنگا پتر بھیشم کی حق تلفی کو دیکھ کر غصہ کیا کہ ملاح کی تجویز کو ٹھکرا دیا اور راجدھانی میں چلے آئے۔ مگر
دل پیچیں تھا۔ بھیشم دیو جی کو جب سارا حال معلوم ہوا تو وہ ملاح کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا کہ مجھے تمہاری شرد منظور
ہے۔ میں تم پر کھڑا رہی رہوں گا۔ اور تاج و تخت کی وارث تمہاری لڑکی کی سنان ہی ہوگی۔ یہ عہد کر کے وہ محل میں آئے
اور ہمارے شائقون کو بلا کر نہ لے کے لئے مجبور کیا۔ ہمارا جو کشری بھیشم دیو کا عہد سن کر کہہ دیا کہ تو بہت ہوا مگر ان کے پرنسور
ہزار پر ہوا کر تا ہی پڑا۔ متسیہ گندھا عکوں میں آگئی۔ اور بعد میں سیتہ دتی کہلائی۔ سیتہ دتی سے دو پتر پیدا ہوئے۔
چترنگا اور چترودیسہ۔ چترنگا لاد کر گئے۔ چترودیسہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے دھرت راشٹر و پیدا ہوئے۔ چترودیسہ کے
دو بیٹے تھے۔ دوسرے پاندو تھے جو راجہ ہوئے۔ دھرت راشٹر کے دو بیٹے تھے۔ دھرت راشٹر کے دو بیٹے تھے۔ دھرت راشٹر کے دو بیٹے تھے۔
پاندو کے پانچ بیٹے تھے۔ پندیشٹر اور جن۔ بھیم، بھل اور سہادیو۔ دیو دھن وغیرہ یعنی راجہ دھرت راشٹر کی سنان کو کہلائی
تھی اور پندیشٹر وغیرہ ہمارا جو پاندو کی سنان پاندو کہلائی تھی۔ سنجہ دھرت راشٹر کا وزیر تھا۔ ہمارا جو پاندو کے
انتقال کے بعد چوک میں کی اولاد کم غرضی۔ اس واسطے مجبوراً دھرت راشٹر کو راج کا کام سنبھالنا پڑا۔ اس وجہ سے کہ
یعنی دیو دھن وغیرہ اپنے تئیں راج گدی کے مالک سمجھنے لگے۔ جب کہ وہ پاندو جوان ہو گئے تو حاسد دیو دھن
نے پہلے تو بھیم کو نہ ہر لایا کھانا کھا کر بے ہوش کر کے ندی میں پھینکا۔ لیکن جب وہاں سے بچ نکلا تو پھر پاندو

کو آنکھوں سے دور رکھنے کے لئے درناوت بھجنے کی تجویز پیش کی تاکہ وہ ان کی غیر حاضری میں کوئی ایسی سازش کر سکیں۔ جس سے کہ ان کے جائز حق اتاج و تخت کو ان سے چھینا جاسکے۔ جب دھرتی راشٹر نے دیودھن کی اس تجویز کو منظور کر لیا تو دیودھن نے سوچا کہ پانڈوؤں کو ختم کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا راستہ صاف کر لیا جائے اس سازش میں دیودھن کا منتری پر دھن شریک تھا۔ جو کہ مکاری میں دیودھن سے بھی چارہ قدم آگے تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ درناوت میں آتشگیر مادہ سے ایک محل تیار کر دیا جائے۔ اور جب پانڈو وہاں جا کر اُس میں رہائش اختیار کریں تو اس میں آگ لگا دی جائے۔ یہ کچھ دہی پکانے کے بعد پانڈوؤں کو درناوت بھیج دیا گیا۔ لیکن ان کے بدلے سے پہلے وہ دہی نے جن کو کہ سازش کا پتہ لگ گیا تھا۔ بدھشت کو اس کے متعلق خبردار کر دیا۔ درناوت پہنچ کر جب پانڈو محل میں مقیم ہوئے تو انہوں نے خفیہ طور پر محل سے باہر نکلنے کے لئے ایک سُرنگ تیار کر ڈالی۔ جب پھر دھن نے محل کو آگ لگائی تو پانڈوؤں وہاں سے نکل چکے تھے۔ لیکن کوہ دھن نے سمجھا کہ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ایک بیوہ بھکارن اور اُس کے پانچ بیٹوں کے جلے ہوئے پتھر محل کے کھنڈرات میں سے ملے تھے۔ جس سے سب نے یہی سمجھ لیا کہ پانڈو جل کر مر چکے ہیں۔ پانڈو وہاں سے نکل کر برہمنوں کے محل میں گھومتے پھرتے پنچال ویش میں جا نکلے۔ وہاں والی پنچال مہاراجہ در دیدہ شکی راجکمار دی در ویدی کا سوئمیر منعقد ہو رہا تھا۔ سوئمیر کی شرط یہ تھی کہ جو دیر بانس پر گھومتی ہوئی پھلی کی آنکھ کو زمین پر رکھی ہوئی تیل کی کرٹا ہی میں سے اس کا عکس دیکھ کر بلند ہو دے گا۔ اس کے ساتھ در ویدی کا لواہ ہو گا۔



ہمارا جو وصت ہمیشہ سے ہمارا ہی کا ہے۔



بڑے بڑے مہاراجہ راجگان ہمارا جگان اور راجکار سوئمیر میں شریک ہونے کے لئے دودھ راز سے وہاں آئے ہوئے
 تھے۔ مگر ان میں کوئی ایک بھی شرط کے جیتنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ درلودھن بھی اٹھا لیکن وہ تو آنکھ بند ہونے کے لئے
 جو کمال وہاں رکھی گئی تھی۔ اُس میں چلے تک نہ چڑھا سکا۔ جب ہمارا جہ درود پدراش سے ہو گئے تو برہمنوں کی
 صفوں کو چیر کر وہرہ ارجھا آئے بڑے صاحب تک کہ ایسا تیر مارا کہ آنکھ ہی نہیں بندھی بلکہ پھٹی ہوئی پکر سمیت وہاں
 سے اڑا کہ دودھ جاگرایا۔ چاروں طرف نعرہ ہٹے تحسین بلند ہوئے۔ اور درود پدی نے آگے بڑھ کر اُس کے گلے
 میں جھیل ڈال دی۔ جب ہمارا جہ درود کو یہ معلوم ہوا کہ ارجن برہمن کمار نہیں بلکہ ہمارا جہ پانڈو کا لڑکا ہے۔
 تھاس کی مستوت کی انتہا نہ رہی۔ آئندہ کنڈ بھگوان شری کرشن چندریچ ہمارا ج سے جو کہ پانڈوؤں کے ماموں
 کے لڑکے تھے۔ پانڈوؤں کی طاقت درود پدنگر میں ہی ہوتی تھی۔ ہمارا جہ درود پد نے درود پدی کاواہ بڑی ہی
 دھوم دھام سے وہرہ ارجن کے ساتھ کیا۔ شادی کے بعد پانڈو ہستناپور واپس آئے۔ تو دھرت راسٹر نے
 ان کو ادھی سلطنت دے دی۔ پانڈوؤں نے دہلی کے پاس ایک عظیم الشان شہر اندھ پوریت نام کا بسایا اور
 اس کو اپنی راجدھانی بنایا۔ کچھ عرصے کے بعد دھرم راج ہمارا جہ پد ہسٹر نے راجسویکے رچایا۔ اس موقع پر جب
 ششوپیل نے بھری سچا کے اندر بھگوان کرشن کے لئے توہین آمیز کلمات کا سلسلہ جاری کیا۔ اور بھیشم پتا مساند
 جیم سین جیسے ہراویروں کے ذریعے نرمی کے ساتھ سمجھائے جانے پر بھی جب وہ گالیوں سے باز نہ آیا اور محض کی

زبان قہنی کی طرح ہی چلتی گئی۔ اور کہ وہ دھو دھو کر دیکھ کر کہ یہ کہیں لگا کر کر رہی تھی۔ اگر وہ میرے ساتھ بیٹھ کر کہے
 تب بنگالوں نے اس کی اس دولت کو منظور کر کے اس کو غیر شاہک سزا دینے کے لئے سندھن بنگالیا اور ایسے وہیں
 ڈھیر کر دیا۔ اس شمش میں اُن کی انگلی کو شدید ضرب آگئی۔ اور اُس سے خون بہہ نکلا۔ یہ منظر دیکھتے ہی وہ پڑی
 نے اپنی بیش قیمت زربیں ساڑھی بھاڑی اور اُن کی انگلی میں پاندھ دی۔ یہ درد پیدی کے تپتے پیچھے کاٹلی شہوت
 تھا۔ اور ساڑھی کی یہی چھوٹی زربیں آگے چل کر ہزار ہا ساڑھیوں میں تبدیل ہو گئی۔ ششور بال بدھ کے بعد یکسہ کی
 کارروائی شروع ہوئی۔ جو کہ نہ دھن سماعت ہوئی۔ پانڈو وائی کی جاہد شہوت کو دیکھ کر درود میں چل بھٹ گیا۔ ابھی
 چل بھٹ ہی رہا تھا کہ ایک اور واقعہ رونما ہو گیا۔ جس نے اُس کی حسد کی آگ کو اور بھی شعل کر دیا۔
 نعیم نے ایک دلداسے اور اُس کے ناموں زبہ شکنی والی گاندھار کو اپنے عظیم الشان محل کی سیر کرانی یہ
 محل کا رنگیسی لکھیک لاجواب نمونہ تھا۔ اس میں ہلکا سا فرش لگایا گیا تھا۔ جسے دیکھ کر پانی کا دھوا کا ہوتا تھا۔ دیوانہ
 میں دروازوں کی تصویریں اس خوبصورتی کے ساتھ بنائی گئی تھیں کہ جن پر دروازوں کا گان ہوتا تھا۔ اور بعض جگہ
 پانی کے حوض ایسے بنائے گئے تھے کہ دیکھنے پر یہی معلوم ہوتا تھا کہ سندھ سے منگ کی چاندیاں نکلتی ہوئی ہیں۔ ایک جگہ
 درود میں پانی میں گرتے گرتے شکل بچا۔ اس پر پانی کے کچھ چھینٹے اس کے کپڑوں پر پڑ ہی گئے۔ یہ دیکھ کر وہ پیدی
 نے ازراہ تمسخر ایک قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ درود میں کو بالکل نہ بھیا۔ وہ بظاہر تو خاموش رہا۔ مگر اندر ہی اندر اس نے

عہد کیا کہ وہ اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لے گا۔ اُس نے ہستنا پور پہنچ کر اپنے ماموں سے مشورہ کیا کہ بے عزتی کا بدلہ
 پانڈوؤں سے کیسے لیا جاسکے۔ شگنی ایک ہی کایاں تھا۔ شیطانی خصلت کا انسان! اُس نے دلیہ دھن سے کہا کہ
 کسی طرح سے دلوں کا بہانہ کر کے پانڈوؤں کو یہاں بلاؤ۔ یہ حشر کو جو اکھیلے کا شوق ہے۔ تم اسے جو اکھیلے پر آمادہ
 کرنا۔ جو نہی اُس نے آمادگی ظاہر کی سمجھو ہم نے میدان مار لیا۔ ایک نامعقول انسان کی طرف سے پیش کردہ یہ نامعقول
 تجویز درلودھن کو معقول معلوم ہوئی۔ اُس نے پانڈوؤں کو ہستنا پور لے کر دعوت دی۔ جب وہ وہاں آئے تو باتوں
 ہی باتوں میں اُس نے ہمارا جو یہ حشر کو جو اکھیلے پر آمادہ کر لیا۔ پھر کیا تھا جو سرگمہ گئی۔ اور ہمارا جو یہ حشر کو شکست
 فاش نصیب ہوئی۔ اور وہ تمام راج پاٹھ ہار کر مجھائیوں اور دھوپدی کو بھی بازی پر لگا کر آخر میں ہاتھ مار رہے۔
 تب درلودھن نے موقع کو غنیمت جان کر دھوپدی سے بدلہ لینے کے لئے اول مرتبہ ہرات کا می اور دوسری مرتبہ
 دوشاسن کو حکم دیا کہ اُسے زبردستی مجھائیوں میں حاضر کیا جائے۔ جب وہ ہجارتی اہل اہلو باؤ کو ہاتھ بھاگے اندر
 آئی۔ تو درلودھن نے کئی بڑے وچنوں کے ذریعے اس کی سرور بار توہین کی۔ جب درلودھن نے مجھائیوں میں یہ
 سوال اٹھایا کہ ہمارا جو یہ حشر نے پہلے اپنے آپ کو داؤ پر لگایا ہے یا تم؟ اگر وہ پہلے اپنے آپ کو ہار چکے ہیں۔ تو
 اندر سے انصاف وہ مجھے داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ ہمارا ہوا شخص کسی دیگر شخص کو داؤ پر لگانے کا ہمارا نہیں۔ اور
 جبکہ یہ حقیقت ہے تو کو رو مجھے ستیہ دھرم کے انوسلہ کس طرح دہی کہہ سکتے ہیں؟

یہ سولہ سُن کر دربار کے اندر کھلبلی مچ گئی۔ دیودھن کے چھوٹے بھائی وکرن نے بھی درویدی کی تائید کی۔ مگر دیودھن کب کسی کی سُنتا تھا اُس نے دو شاسن کو حکم دیا کہ درویدی کو سرد دربار نکال دیا جائے۔ چنانچہ دو شاسن درویدی کی سارٹھی اُتارنے کے لئے تیار ہو گئے۔ درویدی نے سولہ کلا سمپورن اُس راج چندر اُتارنے کو آئندہ کلا سمپورن شری کرشن چندر راج کو سہائیتا کے لئے پکارا۔ مچکوت نے اپنے مچکوت کی پکار سُنی۔ پرتھوتم پرجمو کی دیانتا کا پرتیکش ہاتھ سامنے آگیا۔ دس ہزار ہاتھیوں کا بل اپنے بازوؤں میں رکھنے والا دو شاسن سارٹھی کھینچنے لگا۔ درویدی نے من میں پکارا — اے گوہند! دولہا کا ناتھ! دکھ و ناشک کیشو! اہم جانے نہیں ہو۔ کہ میں ان گوردوں کے چنگل میں بڑی طرح سے پھنس گئی ہوں۔ میرا اس وقت سوائے آپ کے اور کوئی رکھشک نہیں ہے۔ میں انا تھ ہوں۔ تم انا تھوں کے ناتھ ہو۔ میں دکھایا ہوں۔ تم دکھ بھنجی سو اچھی ہو۔ تمہارے بغیر میری پکار سُنے والا کوئی نہیں ہے۔ درویدی کی پکار سُن کر مچکوت اُن نے لبستر استراحت کو تیاگ دیا۔ اور یحییٰ ہو گئے۔ اُس سیمہ اپنی لیلار چائی۔ دس ہزار ہاتھیوں کا بل اپنے بازوؤں میں رکھنے والا دو شاسن سارٹھی اُتارنے لگا۔ مگر مچکوت اُن کی لیلہ ملاحظہ ہو۔ کہ ایک سارٹھی اُتارنی تھی اور اس کی جگہ دوسری نئی شروع ہو جاتی تھی۔ اس طرح سے کئی سارٹھیاں اُتر گئیں مگر درویدی نے کئی نہ ہو سکی۔ سارٹھیاں کلا ایک انبار سرد دربار لگ گئی۔ دو شاسن آخر کار تھک کر اور شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔ درویدی بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑی۔ اُس کے ہتھی برت دھرم کو دیکھ کر سب نے اُسے تو خراج تحسین ادا کیا اور دیودھن پر لعنت بھیجی۔ درویدی

کو جس وقت جوش آئی۔ تو مہاراجہ دھرت راشٹر نے اُسے اپنے پاس بلا کر کہا۔ سستی مدھیدی! تیرے ستیہ بل نے تیری
 نیم پانڈوؤں کی لاج رکھ لی ہے۔ میں تیرا دھرم مل دیکھ کر بہت ہی پرسن ہوں۔ مہانگ! "وہ دھیدی نے ترنت ہی اور
 مانگا کہ پانڈو دستو سے نکلت ہوں۔ اور ان کا راجیہ لوٹا دیا جائے۔ مہاراجہ دھرت راشٹر نے "تتھا استو! کہہ کر پانڈوؤں
 کو نکلت کر دیا اور ان کو ان کا راجیہ بھی لوٹا دیا۔ یہ دھشترا کو اپنے پاس بلا کر ہر طرح سے اس کی تسلی و تسنی کی اور ہار دھنا
 کی کہ در یودھن کو کشا کر دو۔ دھرم راج مہاراجہ یہ دھشترا نے دیا ہی کیا۔ اور دھشترا کو نے کہ اندھ پست
 چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ دھشترا در یودھن کو جو اپنا کھیل بگڑتا ہوا دکھائی دیا تو وہ روتا ہوا دھرت راشٹر کے پاس
 پہنچا اور بسور نے لگا۔ آنکھ اور دل کے اندر سے مہاراجہ دھرت راشٹر نے در یودھن کا کہنا مل لیا۔ دوبارہ جوئے کا مل
 بچھا یا گیا۔ پانڈوؤں کو دوبارہ بلا لیا گیا اور مہاراجہ یہ دھشترا کو ایک بار پھر جو اکھیلنے پر مجبور کیا۔ بشرط یہ قرار پائی کہ ایسی
 بار جو ہارے۔ اُسے تیرہ برس کا بنیاس ہو تیرہواں سال وہ چھپ کر گذارے۔ اگر تیرہویں سال میں اُسے پہچان لیا
 جائے تو مزید تیرہ سال کے لئے اُسے بنیاس دیا جائے گا۔

چوسر بجھی۔ پانڈے پھینکے جانے لگے۔ اس پانڈے نے پانڈوؤں کی قیمت کے پانڈے کو بدل دیا۔ مہاراجہ یہ دھشترا
 پھر ایک بار اپنا سب کچھ ہار گئے۔ پر تلگیا کے انوسار پانڈوؤں کو راجیہ تیاگ کر بن گن کر ناپڑا۔ پانچوں پانڈو
 در و پدی سمیت بن گن کے لئے تیار ہو گئے۔ اور سب سے مل کر اپنے بھائیہ کو کوسے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

دریودھن اس موقع پر بھی طعنہ زنی سے باز نہ رہ سکا۔ جس کے نتیجے کے طور پر پانڈوؤں کو عہد کمنا پٹا کہ وہ اس پہلے عزتی کا بدلہ ضرور لیں گے۔

پانڈوؤں نے بنیاس کے بارہ سال طرح طرح کے دُکھ جھیل کر چوں توں کر کے گزار دیئے۔ تیرھواں سال نہیں چھپ کر گزارنا تھا کیونکہ بلکہ وہ ایسا نہ کرتے تو دوبارہ بنیاس کا ڈر تھا۔ لہذا نام آور روپ بدل کر یہ تیرھواں سال انہوں نے دراصل گریہ ہی مہاراجہ دھرم کے ہاں چھپ کر گزارا۔ جب تیرہ سال پورے ہو گئے تو انہوں نے بچے تئیں نکاہ کر دیا۔ جب مہاراجہ دھرم کو معلوم ہوا کہ ایک سال سے میرے ہاں پانڈو مقیم ہیں تو اس کی مشرتہ کی تھی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے دھرم راج مہاراجہ یک عشر کو گے سے لگایا۔ اور دورانِ ملازمت میں کی گئی ہوئی استانیوں کے لئے دل سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے مہاراجہ یک عشر کے سامنے یہ تجویز بھی کی کہ میری راجدھانی اتراکھن کے یوگیہ سے۔ میں اُس کا بواہ ویرا جن سے کرنا چاہتا ہوں۔ مگر پھر راجا جن نے ان کی اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ اور کہنے لگا کہ اُترا کو چونکہ گانے بھلنے کی تعلیم دینا ہوتی ہے۔ وہ میری شیشہ ہے۔ اور شیشہ بھلنے کے ناطے سے وہ میری پتری کے سمان ہے۔ یہی مہاراجہ دھرم فردری نامہ سے ہاں سمجھ کر ناچاہتے ہیں۔ تو وہ اُترا کا بواہ میرے لڑکے ابھینیو کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ بواہ میں شہوت سے لئے دنیا بھر کے راجاؤں کو شہوت دی گئی۔ اور نیک ساعت میں بڑی دھوم دھام سے اُترا کا بواہ ویرا ابھینیو

کے ساتھ کیا گیا۔ ولٹنگ نے ملٹی ٹاک کیا کہنا۔ جھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بھی انہیں کی شادی میں شریک
 ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جیسے جیسے شادی سے فراغت حاصل ہو چکی تو ولٹنگ نے ان میں ایک سہیا جی بھی
 جن میں سب راجگان اور مہاراجگان مل کر یہ سوچنے لگے کہ پانڈو کو ان کا شہسوار کی طرح سے واپس دلایا جائے
 مختلف طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بہت زیادہ تشریف لے جائیں اور دریودھن
 سے پانڈو کو واپس لے کر آجیے۔ اگر وہ نہ ملے تو پھر انہوں نے جنگ کر دیا جائے۔
 جھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بہت زیادہ تشریف لے گئے اور ان کے دیوانہ کی طرح کی حالت پیدا
 اس وقت تک سے شروع کی کہ سوائے دیشٹ دریودھن اور اس کے شہسوار کی سبھی چیزوں کے تمام سہیا
 پانڈو کو ان کا راج پانڈو واپس دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ دریودھن نے ان کے دے دیا کہ سہیا کے لئے انہوں
 نے جھگوان شری کرشن چندر جی کو قید کرنے کے لئے تیار ہی شروع کر دی۔ مگر سہیا جی نے راجہ دھرت راتھ کو
 اطلاع کی جس صاف کہہ دیا۔ کہ وہ پانڈو کو ان کا راج پانڈو واپس دینے کے لئے تیار نہیں رہے۔
 جب جھگوان کرشن نے دریودھن کو سہیا یا تو اس نے یہ گھوشتا کر دی کہ پانڈو کو ایک سوئی کے ٹاسکے
 جتنی بھی زمین دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس پر جھگوان نے اعلان جنگ کر دیا۔ اور وراٹ نے کہ واپس جانے
 کے لئے تیار ہو کر نہ لگے۔ دریودھن کا چھٹپہٹا نا ان سے چھپانہ تھا۔ انہوں نے کہہ کر کہا۔ تجھے ہندی بنانے

والے اچھے بندہ بنانے سے پہلے ذرا یہ دھار کر کے دیکھ لیں کہ ان کے اس ارادہ کا پرہیز کیا ہو گا۔ مجھے بندہ بنانا
 کبھی نہیں ہے۔ میں دوت ہی ٹھیک ہوں۔ مجھے دوت ہی بنانے سے دو۔ بصورت دیگر پانڈو تو تم سے جنگ
 کرتے ہی کریں گے۔ کہیں میں ہی نہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کو گینگر کر دیا ہو چنانچہ کے لئے تیار ہو جاؤں۔

آئندہ کدھوگوان مٹری کرشن چندر جی کو گردہ میں دیکھ کر ساری راجہ سبھا کا منب اٹھی۔ ہمارا جو دھرت
 راشٹر اور جہاں دوسرے در یودھن کو لعنت ملاحت کی۔ سب کے سب ہجوان کو شانت کرنے کے لئے بڑھ چکے ہیں
 کرشن نے اب وہاں ٹھہرنا اچھ نہ سمجھا۔ لہذا سب سے مل کر در یودھن میں تشریف لے آئے۔ اور اپنے اہل
 جنگ اور در یودھن کی دشمنی کا حال سب کو کہہ سنایا۔ پس پھر کیا تھا۔ پورے در یودھن سے جنگ کی تیاریاں
 ہونے لگی۔ پانڈوؤں کے حامی کو روتھیر کے میدان میں جمع ہونے لگے۔ کور و بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے
 بھی شکہ ہو نہ نک دیا۔ ہر دو اطراف کی فوجیں میدان میں جمع ہو گئیں۔



شرید مہکوت گیتا

چہ ہلا اویسائے

وشا دیوگ

مہاراجہ دھرت راجہ نے کہا میں بھی یدھ دیکھنے کے لئے رن مہومی میں چلوں گا۔ اس پر مہکوان
 ویاس دیو جی نے کہا۔ تمہارے نیتروں میں ہیں۔ نیتروں کے بنا کیا دیکھو گے؟ مہاراجہ دھرت راجہ
 نے جواب دیا۔ مہاراج! اگر دیکھ نہ سکوں گا تو سن تو سکوں گا۔ ویاس دیو جی بولے۔ راجن! تمہارا
 سارنھی سننے میرا شیش ہے۔ جو کچھ مہاراجہ رت کے یدھ کی لپٹا کر روکشیتروں میں ہوگی۔ سو وہ آپ
 کو یہاں بیٹھے ہی سنا دیا کرے گا۔ شری ویاس دیو جی کی یہ بات سن کر سنے نے ان کے چہروں
 میں شرم چھا کر کہا۔ مہکوان! یدھ تو کوروشیتروں میں ہوگا۔ اور میں ہستناپور میں ہوں گا۔ آپ نے جو یہ

فرمایا ہے کہ سنجے تمہیں یہاں بیٹھے ہی دیکھ کا حال سنا دیا کرے گا۔ سو ہمارا جہاں یہاں
 بیٹھا ہوا اور وکشیتر کی لپلا کیسے جانوں گا تو شری ویاس دلیوی نے پس ہو کہ سنجے سے کہا۔
 سنجے امیری کر پاس سے مجھے یہاں سے ہی سب کچھ بتائی کے بیٹروں سے دکان سے دے گا شری
 ویاس دلیوی نے جب ور دیا تو سنجے کو دویہ دریشی پراپت ہو گئی۔ اور اس کی تہہ میں دویہ ہو گئی
 اب ہم ہمارا تجارت کا حال لکھیں گے۔ جب سات کشتی سینا پانڈووں کی اور گیارہ کشتی
 سینا کورووں کی اکٹھی ہو کر کور وکشیتر میں پہنچ گئی۔ تب راجہ دھرت راکش نے سنجے سے پوچھا
 دھرم کشیتر کور وکشیتر میں میرے اور پانڈووں کے بیٹروں نے کیا کیا۔ وہ مجھے بتا ہمارا راجہ
 دھرت راکش کے ایسا پریشا کرنے پر سنجے نے اُتر دیا۔ اس وقت پانڈووں کی سینا بھی ہوئی دیکھ
 اگر راجہ دیو دھن نے اپنے کور وکشیتر ورون آچار یہ کے پاس جا کر بیٹھتی تھی۔ سب سے آچاریہ دیو دھن
 پانڈووں کی سینا کی کس خوبی سے مورچہ بندی کی گئی ہے۔ آپ کے بدھماں ششہ دریشی دھرت
 نے پانڈووں کی سینا کو آراستہ کیا ہے۔ راجن دیو دھن شری ورون آچار یہ کی تہہ پانڈووں

کی سینا کے مہار تھیوں کے نام سناتے ہیں۔ مہا ویر بھیم، وحش دھاری ارجن، راجہ یو یو دھان،
 راجہ وراٹ، راجہ درو پد، مہار تھی دھرشٹ کیتو، چیکٹان، کاشی راج اور پر وجت، کنتی بھوج،
 نشیوں سریشٹ یکھا نیو، وکرانت، اٹھو جاسور، کاپڑو پرا بھنیو اور درو پدی کے پتر سبھی
 مہار تھی ہیں۔ اسے دوج سریشٹ! اب ہماری طرف کے جو بڑے بڑے سردار ہیں۔ ان کو آپ
 جان لیویں۔ ان کے نام میں عرض کرتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ ہمارے آچار یہ (گورو)
 بھیشم پتلمہ جی، کرن، کرہ پا آچار یہ، اشو تھاماں، وکرن، سوم آدتیہ اور جیدر متہاں کے
 علاوہ کئی پرکار کے شستروں سے یدھ کرنے والے اور بھی انیک یو دھا جو اس سمیہ یدھ کے
 لئے تیار ہیں۔ ہماری فوج شرمی بھیشم پتلمہ جی کی زیر کمان ہونے ہونے کے باوجود بھی کمزور
 دکھائی دیتی ہے۔ جبکہ پانڈوؤں کی سینا جو کہ بھیم کی زیر کمان ہے۔ ہماری سینا سے نہ تو
 دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے آپ اپنے اپنے استھان سے شرمی بھیشم پتلمہ جی کی پچھلی طرف سے
 رکھنا کریں۔ در یو دھن کا حوصلہ بڑھانے کے لئے مہا ویر شرمی بھیشم پتلمہ جی نے اپنی آواز

سے اپنا شکنہ بچایا جس سے کہ سارا من کشیتر گونج اٹھا۔ اس کی آواز سننے کے ساتھ ہی شکنہ
 نکاسے، ڈھول، مردنگ اور ن بھیریاں ایک ساتھ ہی بج اٹھیں۔ اپنے سنہری ستھ میں بیٹھے
 ہوئے بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج اور ویرا رجن نے اپنے دو یہ شکنہ بچائے بھگوان
 شری کرشن چندرجی مہاراج نے اپنا ”پانچ بنجیہ“ شکنہ بچایا۔ ارجن نے ”دیو دت“ نامی شکنہ
 بھیم نے ”پونڈر“ نامی شکنہ، مہاراجہ یوگیشٹ نے ”انت وجے“ نامی شکنہ، نکل نے ”سوکوش
 اور سہدیو نے ”منی ٹپک“ نامی شکنہ بچایا۔ شری کاشی راج، شکنہ ٹڈی، دھرشٹ دیو رجن، مہاراجہ
 وراٹ، مہاراجہ ساٹھی، مہاراجہ دروید، درویدی کے پانچوں پتروں اور مہارانی سبھدرا کے
 پتھر ویرا بھینیو نے اپنے اپنے شکنہ بچائے جن کے بھیانگ شدید سے دھرتی اور آکاش گونج
 اٹھے۔ ان کے بھینکے ناؤ نے کوروؤں کا ہر دیہ چیر کر رکھ دیا۔ مہاراج! ویرا رجن نے جس کی
 بھجاؤں میں مہاپیر شری ہنومان جی کی بھجاؤں کا بل ہے۔ بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج سے
 پرار تھنا کی کہ آپ میرے رتھ کو دونوں سیناؤں کے درمیان لے جا کر کھڑا کر دیجئے۔ تاکہ میں یوگ

کی اچھیا سے آئے ہوئے مہار تھیوں کو دیکھ لوں۔ اور جان لوں کہ کن سے مجھے یدھ کرنا ہے۔
 مہار مور کہ در یو دھن کی یدھ میں سہایتا کرنے کے وچار سے جو راجے مہاراجے یہاں اکثر ت
 ہوئے ہیں۔ میں ان کو ذرا دیکھ لوں۔ سچے نے کہا راجن! جس وقت وید راجن نے ایسا کہا تو
 آئندہ کندھ کو ان شرعی کرشن چندر جی مہاراج نے رتھ کو یدھ بھوئی کے عین درمیان لے جا کر
 کھڑا کر دیا۔ اور کہا۔ پار تھ! یہ ہیں کور و جو کہ یدھ کے لئے یہاں اکثر ت ہوئے ہیں۔ ان کو تم دیکھ
 لو۔ راجن نے ایک بار چاروں طرف دیکھا۔ وہاں پتاما، آچار یہ، ماموں، بھائی، پتر، پوتے، مہتر
 سسر و دوسرے سمندھیوں کو راجن نے دیکھا۔ اور دیکھ کر غمگین ہو کر اس طرح گویا ہوا۔ مہاراج
 ان کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے ہو رہے ہیں۔ میرا منہ سوکھ رہا ہے۔ بشر یہ کانپ رہا ہے اور
 رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میرے ہاتھ سے گانڈیو پھوٹا جا رہا ہے۔ میری تو چھ جلی رہی ہے
 مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ میرا سر چکر رہا ہے۔ مجھے تو یہاں شگون بدھی دکھائی دے رہے ہیں۔
 یدھ میں اپنے سمندھیوں کو مارنے میں میں ٹوکولی سمجھائی نہیں دیکھتا۔ ان کو مار کر میں وجے

پراپت کرنا نہیں چاہتا۔ نہ مجھے راجیہ ہی چاہیے۔ اور نہ سکھ ہی اسے گوہند! مجھے راجیہ ہی چاہیے
 اور نہ سکھ ہی اسے گوہند! مجھے راج مجھوگ اور سکھ کی کچھ آشا نہیں ہے۔ جن کے لئے راج
 مجھوگ اور سکھ کی اچھیا تھی۔ وہی آچار یہ اچھا پتر ماحول اس سرسارے اور دوسرے سمبندھی
 تن اور دھن سب کچھ تیاگ کر پیدھ کی اچھیا ہے یہاں کھڑے ہیں۔ یہ ہی یہ مجھے مار ڈالیں یا مجھے
 تینوں لوگوں کا راجیہ ہی کیوں نہ پراپت ہو جائے۔ تو بھی مہاراج! میں ان کو مارنا نہیں چاہتا۔ تو
 پھر نہ میں کے ایک ٹکڑے کے لئے میں نہیں کیوں ماروں، دھرت راشٹر کے پتروں کو مار کر مجھے
 پرست پراپت نہ ہوگی، ان پاپیوں کے مارنے سے تو ہمیں پاپ کا بھگا بننا ہوگا۔ اپنے ہی سمبندھیوں
 یعنی دھرت راشٹر کے پتروں کو مارنا ہمارے لئے اُچیت نہیں ہے۔ ہم اپنے رشتہ داروں کو مار کر
 سکھی نہ ہوں گے۔ لومہ سے جہاں کے من ملین ہو چکے ہیں۔ وہ کل کے ناش سے پیدا ہونے والے
 دوشوں کو بھلے ہی نہ دیکھ سکیں۔ اور وہ بھلے ہی مہتر سے چھل کرنے کو پاپ نہ سمجھتے ہوں۔ مگر
 میں جو کہ کل کے ناش سے پیدا ہونے والے دوشوں کو بھلی بھانتی سمجھتا ہوں۔ کیوں نہ اس کو

پاپ سے بچوں بچ کے ناش سے سارے کئی دھرموں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور کل میں پاپ پھیل جاتے ہیں۔ اور ادمر م کے بڑھ جاتے سے کل کا ہی ناش ہو جاتا ہے کل کی عورتیں بد عیسیٰ ہو جاتی ہیں۔ اور ان کو دھرم سے دھرم شکنہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دھرم شکنہ ستان کی اپنی کے کارن پترینڈوں سے غمزدہ ہو کر ترک میں جا گرتے ہیں۔ اور دھرم شکنہ ستان ہی پتروں کو سوزگ سے ترک میں گرانے کا باعث ثابت ہوتی ہے کل کا ناش کرنے والوں کے کارن جو دھرم شکنہ کی اپنی کا پاپ ہوتا ہے۔ اس سے جاتی دھرم کے ستان دھرم ناش ہو جاتے ہیں۔ اے جنار دھرم! جس کے کل دھرم کا ناش ہوا ہو۔ ایسے منش کا ادھیہ ہی ترک میں نواس ہوتا ہے۔ یہی ہم سنتے آئے ہیں۔ کیسے دکو کی بات ہے۔ کہ ہم ہمارے ہی پاپ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ میں جو کہ شتروں کا تیاگ کر چکا ہوں۔ اگر مجھے دھرم راشٹر کے پتر اس دستھا میں مار بھی ڈالیں۔ تو وہ بھی میرے لئے بہت ہی کلیان کاری ہوگا۔ سجنے نے مہاراجو دھرم راشٹر سے کہا۔ راجن! ایسا کہہ کر شوک میں ڈھبا ہوا راجن دھرمش بان چھوڑ کر رتھ میں بیٹھ گیا۔

پہلے ادھیائے کا ہوا تم

بھگوان شری نارائن نے شری لکشمنی جی سے کہا۔ اے لکشمنی! شو ورن نامی ایک باخصلت آدمی تھا جس کے کرم چندالوں جیسے تھے۔ وہ کرپانہ کی تجارت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک بکری پال رکھی تھی۔ ایک دن اس کو چرانے کے لئے وہ جنگل میں لے گیا۔ افسانہ رخت پر سے اُس کے لئے پتے توڑنے لگا۔ اتنے میں کہیں سے ایک سانپ آنکلا جس نے اُسے ڈس لیا۔ اُس اس کے ڈستے ہی اس کی جان نکل گئی۔ مرنے کے بعد اُس شخص نے بہت عرصے تک نرک بھوگا۔ زناں بعد اُسے ہیل کی جون ملی۔ اُس ہیل کو ایک بھکاری نے مل لیا۔ جو کہ تمام دن اُس پر سوار ہو کر بھیک مانگا کرتا تھا۔ بھیک میں اُسے جو کچھ ملتا۔ وہ افسانہ کے خیال و فعل چٹ کر جاتے ہیل کے لئے کچھ بھی نہ بچتا۔ صرف تھوڑا سا مھوسہ دن میں دو بار اُس کے آگے ڈالا جاتا جس سے کہ اس کا پیٹ بالکل نہ بھرتا۔ ایک دن ہیل بازار میں چلتا ہوا گر پڑا۔ اُس کی جان نکلنے میں آتی تھی۔ رہگیروں میں سے بہت سے لوگوں نے اُسے اپنے پکیہ کرموں کا بھیل دیا۔ مگر پھر بھی اُس کی جان نہ

نکلی۔ اتنے میں ایک ویشیا وہاں آنکلی۔ اور دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے اُسے بیل کا سا حال
 سنایا اور کہا کہ باوجود مستور و ششی اس کے اس کو اپنے پنیہ کر میں کا پھل دینے کے بھی اس کی جان نہیں نکلتی۔
 ویشیا نے کہا میں نے جو کر کم کیا ہے۔ اس کا پھل اس کو دیا۔ ویشیا کے اتنا کہنے کے ساتھ ہی بیل کی مکتی ہو گئی۔
 اس کے بعد بیل نے ایک برہمن کے گھر جنم لیا۔ اس کے پتانے اس کا نام سوشرما رکھا۔ جب وہ ذرا بڑا ہوا تو
 اس کے دل میں اس ویشیا کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی جس نے کہ اُسے مکتی دلوائی تھی۔ یہ سوچ کر وہ اس
 ویشیا کے ہاں گیا۔ اور کہنے لگا کیا تو مجھے پہچانتی تھے۔ ویشیا نے جواب دیا۔ میں تجھے نہیں پہچانتی۔ بس
 اتنا ہی جانتی ہوں کہ تو برہمن ہے۔ اور میں ویشیا ہوں۔ سوشرما نے کہا میں وہی بیل ہوں جس کی جان
 نہ نکلتی تھی۔ اور تو نے اپنا پنیہ دے کر اس جوگ سے خلاصی دلوائی تھی۔ اب میں نے برہمن گل میں جنم پایا
 ہے۔ لہذا میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کونسا پنیہ تھا جس کو تو نے مجھے دیا تھا؟ ویشیا نے کہا میں نے آج
 تک کبھی بھی کوئی پنیہ نہیں کیا۔ ہاں میرے گھر میں ایک طوطا ہے۔ وہ ہر روز برہمن نہورت میں جو کچھ پڑتا
 ہے وہ میں سنتی ہوں۔ سوشرما نے طوطے سے دریافت کیا کہ وہ کس چیز کا پاتھ کرتا ہے۔ طوطے نے جواب

دیا میں ایک برہمن کا لڑکا تھا گوڑہی نے مجھے شریک بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ پڑھایا تھا۔ میں نے
 ازراہ تکبر ایک دن کہا کہ گوڑہی نے مجھے کیا پڑھایا ہے؟ انہوں نے مجھے شراب دیا کہ چاٹو لوں گا۔ چنانچہ میں
 غوطا ہو گیا۔ ایک دن اس برہمن کے ہاں چلا آئے۔ بہت دیر سالوں کے میرا بچہ وہی چلا آکر ملے گئے چوروں کے
 سروار نے مجھے اس ویشیا کو دیدیا میں ہر روز بہیم ہوتے ہیں شریک بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتے
 ہوں اور یہ ہر روز سنتی ہے لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ میں کیا پڑھتا ہوں۔ اس نے تجھ پر نہیں دیا تھا
 وہ شریک بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے سو شرنے کہ اسے ملے تو بھی برہمن ہے جا میں نے
 اشیر باد دیتا ہوں جس سے کثیر کامیاں ہوں گی۔ برہمن کے اشیر باد سے ملنے کو اسی وقتوں کو کش پریت ہو گیا۔ اور
 ویشیا نے اپنا قابل نفسیہ ترک کر دیا۔ اور ہری بھگت بن گئی۔ اور ہر روز صبح اٹھ کر شریک
 بھگوت گیتا کا پاٹھ کرتے رہتی۔



دوسرا اوصیائے سانکھیر یوگ

سنجے نے جہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ جہاراج! ارجن کا ہر وہ دیہہ ہے جہاں ہوا تھا نیتروں میں، اُسو مجھ سے
 بھرے ہوئے تھے۔ وہ بہت ہی بیاکل تھا۔ اُس نے زندہ سے ہوئے لگے سے سدا کا سپردن آندکند جگوت شری
 کرشن چندرجی جہاراج سے جب اس طرح کہا تو جگوتن نے اس طرح سے گہرا فحاشی فرمائی۔ — اچھا! ایسے
 نازک سمیہ پر تجھے یہ موا کہاں سے پراپت ہو گیا ہے۔ جو کہ بھلے پڑشوں کیلئے اُچت نہیں ہے جس سے ترک تھا
 اپیش کی پرپتی ہوتی ہے۔ ارجن! تو بڑی کو اپنے دل میں اندلا۔ یہ بچے شو بھانہ ہیں دیتی۔ دل کی کمزوری کو تیاگ
 کر اٹھ اور جنگ کیلئے تیار ہو جا۔ ارجون نے کہا۔ مدھو سودن یکھ میں میں پوجنیہ یوگ شری بھیشم تیار اور
 شری درون اچھا یہ جی پہ کیسے بلان چلاؤں؟ یہ دونوں تو پوجنیہ یوگ ہیں۔ بندگوں کو مارنے کی نسبت تو
 میں بھیک مانگ کر کھا لینے کو بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ ان کے مارنے سے جو بھوگ پراپت ہونگے وہ

خون سے بھرے ہوئے ہونگے۔ دھن کی آتش سے گور و جنوں کو مار کر نشیہ ہی نہ رک ہی نہ رک بھی گناہ پر لگا
 یہ تو میں نشیت رُپ سے نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کیسے پاپت ہوگی ہمیں یا گور و جنوں کو؛ لیکن میں اتنا تو
 میں ہادیشہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ ان کو مار کر فتح کا حاصل کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔ اس سے مجھے یقینی طور
 ملک کا حصول ہوگا میں یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون اچھا ہے۔ ان کو مار کر راجہ کیے نا اور
 تندہ رہنا یا ان کا ہمیں مار دینا۔ میں اس وقت کچھ بھی نہیں سمجھ رہا۔ اچھے بُرے کی تمیز نہیں کر سکتا
 کم دلی سے میرا جوش دب گیا ہے۔ میں آپ کی شرین میں ہوں جس سے میرا موہ دور ہو۔ تم تھا بہت ہو۔ ایسا
 دھرم اپدیش کیجئے۔ میں آپ کا شیشہ ہوں۔ مجھے سیتہ مار گت بتائیے۔ اس لوک میں دھن آتشا نیشکننگ
 راجہ یا انداسن پا کہ بھی میرا یہ شوک دور نہیں ہوگا۔ سچنے نے بہار اہم و عہد ریشٹر سے کہا۔ دہاراج!
 میں نہیں لڑونگا۔ کہہ کر ارجن خاموش ہو گیا۔ ارجن کو اس طرح سے آداس ویکہ کرنا آندکند مجھ کو ان شری
 کرشن چندرجی جہاراج نے مسکراتے ہوئے یوں درافشانی کی۔ تو شوک نہ کرنے لگا کہ شوک کرتا
 ہے اور باتیں گئیانیوں کی سی کرتا ہے۔ لیکن گیانی تو ایسے اور سر پر جان رہی یا جانیگی یہ نہیں سوچا

کرتے۔ میں تو اوریہ سب راجے ہمارے چھلنے نہ تھے یا اُردھ نہ ہونگے۔ ایسا نہیں ہے۔ دیہہ دھاری
کو جیسے اس شریہ میں لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا پر اپت ہوتا ہے۔ ویسے ہی دوسرے شریہ کی بھی پراپتی
ہوتی ہے۔ اس بابے میں گہانی کو مہوہ نہیں ہوتا۔ اسچن سکھ دکھ صرت غموس کرنے سے ہی ہوا کہہ تے
کہتے ہیں۔ ان کا سمبدھ نا شو ان اندریوں سے ہے۔ اس لئے ان کی پرداہ نہ کرنی چاہیے جس کے لئے
دکھ اور سکھ برابر ہوں۔ اس کو یہ اندریوں کے دشمنے دکھ نہیں دیتے۔ اور وہی موکش کو پراپت کر سکتا
ہے۔ نیستی کی ہستی نہیں ہے اور ستیہ کا ناش نہیں ہے گہانی آج تک اس نتیجے پر پہنچے ہیں جس سے یہ سارا بکت
ویا پت ہے۔ اُسے تو ابناشی جان۔ اُس کا کوئی ناش نہیں کر سکتا۔ بشریہ کا ناش ہوتا ہے۔ مگر اُتما اور ابناشی
ہے اس کا اودی اور انت نہیں ہے۔ تو شوک دے کو دل سے نکل کر یدھ کے لئے تیار ہو جا۔ اس میں تیرا
یہی دھرم ہے۔ اُتما نہ کسی کو مارتا ہے نہ مارتا ہے۔ یہ اجنما نہ ترسنا تن ہے بشریہ کے ناش ہونے پر اس کا
ناش نہیں ہوتا۔ جو پُرش اُتما کو ابناشی نت اجنما اور نہ بدلنے والا مانتا ہے۔ وہ کسی کو کیسے مرواتا ہے یا کیسے
مدتا ہے۔ جیسے مَنش پُراتے و ستر تیاگ کر دوسرے نئے و ستر دھارن کرتا ہے۔ ویسے ہی دیہہ دھاری پُراتی

وہ بہ کو تیاگ کرنی دیکھہ کو پیاپت کرتا ہے۔

آتما کی اصلیت کو جس نے جانا اس طرح

جس طرح پرانے کپڑے بدلنے کی آوی

آگ پانی اور ہوا سے ہمیشہ بے اثر

کہتے ہیں سو گئے گئے سے بے نا آشنا

اس آتما کو شستہ کرتے نہیں۔ آگ جلاتی نہیں۔ پانی گلاتا نہیں۔ ہوا خشک کرتی نہیں۔ یہ نہ کاٹا جاسکتا ہے۔

وہ جلایا جاسکتا ہے۔ نہ سکھایا جاسکتا ہے۔ یہ نبت ہے۔ سب جگہ موجود ہے۔ ستر ہے۔ اچل ہے۔ اور سنا تن

ہے۔ ساتھ ہی یہ اندریوں اور من کی پہنچ سے باہر ہے۔ اس لئے ایسا جان کر تیرے لئے شوک نہ ناچتا نہیں

ہے جنم لینے والوں کیلئے موت اور مرنے والوں کیلئے جنم لازمی امر ہے۔ اس لئے جو بات لازمی طور پر ہوتی

ہے۔ بس کا شوک نہ کرنا سب نہیں ہے۔ اسے بھلاست یا وہ جھوٹا ہے۔ اور یہ جو ہمیشہ قائم

ہے۔ والا ہے۔ کوئی ایسا نہیں ہے۔ دیکھتا ہے۔ دوسرا اسے عجیب سے سنتا ہے۔ لیکن کوئی بھی دیکھ کر کہہ کر

وہ کسی کی موت کا باعث ہوا جن کس طرح

آتما جسم کہن بدلے ہے ویسے لازمی

پہنچنا ہر اعتبار سے ممکن نہیں اس کو ضرر

دائیم و قائم عینہ کل ہمیشہ ایک سا

اور سن کر اس کی مہریت کو نہیں جانتا۔ ارجن ایہ دیکھتی جو بدھار تھوڑی میں اکترت ہوئے ہیں۔ ارباب
کا اتنا اپناشی ہے۔ لہذا تمہیں ان کے لئے فکر مند نہ ہونا چاہیے۔ اپنا دھرم جہاں کر بھی گئے چھپانا اچھا نہیں ہے
یونکہ دھرم بدھ سے بڑھ کر کھشتریوں کیلئے اور کچھ نہ یادہ لکھیاں کاری نہیں ہو سکتا۔ ارجن! انفاق سے پیش
انے والا یہ بدھ سو رنگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ ایسے بدھ تو بھائیہ کھشتریوں کو ہر شے سے مروتا ہے۔ اگر تم نے
بدھ سے جی چڑیا تو یاد رکھو تمہارے دھرم اور تمہاری کیرتی پر پانی پھر جائیگا۔ آدھ پاپ کا بھائی بننا بڑا بگڑا
پر ہی زندا کرینگے۔ ایک کھشتری کیلئے آپ کیرتی مرتبہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ تمہاری سمجھیں گے کہ ارجن! ڈسکے پاس
حاک گیا۔ اور چھپا چھپا کر لوگوں میں تمہاری بڑی وقت ہے۔ وہ جیسے کچھ سمجھیں گے تیرے شر تو تیرے
کا کی زندا کرے ہوئے نہ کہنے لائق باتیں کہیں گے اور تیرے کیرتی اٹھائیں گے۔ اور اس سے نہ یادہ دگدائی اور کیا ہو سکتا ہے
تو یہ کہ نہ ہو اور اپنا کھٹکے سنگ گدگدائیگا۔ اگر تو جیسے گاتو یہ تھوڑی پہلے کر گیا ہاں۔ اے ارجن! لڑنے کا شپہ کیمے
اور ہو جائیگا۔ اور کھلا ہوا لائق اور کھشتری کو سنا اور جان کر تو بدھ کہنے کیلئے تیار ہو جا۔ ایسا کرنے سے کچھ پہلے
ہیں گے کہ ارجن! یہ گیدان میں سے تم کو سنا کھشتریوں کے پاس سے ہوا کہنا ہے۔ اس پر تم نہیں لوگ وادہ کرے

مستحق سمجھاتا ہوں۔ اس کا اشارہ ہن کرنے سے تو کرن بندھن سے آزاد ہو جائیگا۔ اس پر حضور اسامیٰ کی نا بھی
اکارت نہیں جاتا۔ پورے طور پر عمل نہ بھی ہو سکے تو بھی کوئی پاپ نہیں ہوتا۔ اس کا چھٹا سا حصہ بھی بھاری
خوف سے بچا ہوا ہے۔ اچھا! او یوگی پریشوں کی بدھی ایک روپ ہوئی ہے۔ اس کے برعکس جی کا نشوونہ ہو۔ ان کی
بدھی کوئی شاخوں والی اور انت ہوتی ہے۔ تین گون جو کہ وید کے دیشے ہیں۔ ان سے تو پے ہو جا سکے دکھ آدمی
دونوں سے نکلتا ہو جا۔ ہمیشہ ست و ستو میں مست رہو۔ اور آتماک بل حاصل کر جس طرح بہر طرف پہننے والے چلتے
سے انسان کے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ ویسے جاکیا فی ویدوں سے مستفید ہوتا ہے۔ کرم کرنے میں تجھے اچھا
ہے مگس سے بید ہوئے بھل میں نہیں۔ اس نے بھل کا خیال ترک کر دو۔ مگر کرم کرنا ترک نہ کرنا۔ اچھا! ہنکار کو
تیگ کر شکام بھاؤ سے کرم کرنا کامیابی و ناکامیابی میں یکساں رہ کر کرم کر ہر حال میں یکساں رہنے کا نام ہی یوگ ہے۔

گیان یوگ

اس گیان یوگ کے سامنے کرم ایک ادنیٰ شے ہے۔ کیونکہ کرم بھل کی اشارہ کھنے والوں کو فقیر کہا گیا ہے

اس لئے تم گیان یوگ کی شرٹ لو۔ گیانی اس سنسار میں پاپ اور پنیہ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے
 تم گیان یوگ میں من لگاؤ۔ جب تیری بدھی موہ روپی ولدل سے پار اتر جائیگی۔ تب تجھے سنے ہوئے کے
 بارے میں اور جو سنے کو باقی ہے۔ اس کی پرواہ نہ رہیگی۔ کئی پرکار کے سدھانتوں کے سنے سے دانو
 ڈول ہوئی بدھی جب سما دھی میں ستر ہوگی۔ تبھی تو سمت کو پراپ ہوگا۔ ارجن نے دریافت کیا مہاراج
 سمت پر گیا منش اتھو سما دھی میں مھرے منش کے کیا لکشن ہوتے ہیں سمت پر گیا (ساکن عقل) منش
 کس پرکار بولتا ہے۔ بیٹھتا ہے اور چلتا ہے۔ ارجن! جب منش من میں اسٹھ ہوئی تبھی کاہناؤں کا شیاگ
 کر دیتا ہے۔ اور آتما کے ذریعے سنتشٹ رہتا ہے۔ تب وہ سمت پر گیا (ساکن عقل) والا کہلاتا ہے۔ جو
 دکھ سے دکھی نہ ہو۔ سکھ کی اچھیا نہ رکھے جو راگ بھے اور کرودھ سے ریت ہو وہ ستر بدھی کہلاتا ہے۔
 جو راگ سے ریت ہو کر شہر یا شہجہ کی پراپتی میں نہ پسین ہوتا ہے اور نہ شوک کرتا ہے۔ وہ ستر بدھی ہے۔ پھلو
 جس طرح اپنے سائے انگ سمیٹ لیتا ہے۔ ویسے ہی پرش جب اندریوں (ہواس) کو ان کے نشیوں
 (محسوسات) سے ہٹا لیتا ہے۔ تب اس کی بدھی (عقل) ستر (ساکن) کہلاتی ہے۔ و شہجہ (ساکن) ہے۔

رہنمائی نہ ہے۔ اُن کی اور دھیان نہ دیا جاوے۔ اُن کی کریا کو روک دیا جاوے۔ تو وہ مند پڑ جاتے ہیں۔
 مگر شیوں کو اچھیا ان کے مند پڑ جانے پر بھی بنی رہتی ہے۔ یہ اچھیا کیوں پار برہم کے درشن ہونے پر ہی
 رفع ہو سکتی ہے۔ سمجھدار اور چتر فلش کامن بھی یہ زبردست اور بد لگام اندریاں اپنی اور کھینچ لیتی ہیں
 اس لئے یوگی کو مجھ میں اندریوں پر قابو پا کر ان سے بوجھنا چاہیے۔ کیونکہ جس کی اندریاں اُس کے
 وش میں ہیں۔ اس کی بدھی ستھر ہے۔ وشوں کا چختن کرنے پر ان میں آسکتی پیدا ہوتی ہے۔ آسکتی سے
 سے کامنا پیدا ہوتی ہے۔ اور کامنا سے کہ وہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ سے موڑھتا ہوتی ہے۔ موڑھتا
 سے انسان گمان بہت ہو جاتا ہے جو کہ مریو کے سمان ہے۔ لیکن جس کامن اپنے ادھیکار میں ہے اور
 جس کی اندریاں راگ دولش سے بہت ہو کہ اس کے بس میں رہتی ہیں۔ وہ فلش جو وشوں کا شکم
 اندریوں پر قابو پانے کے بعد ہو گاتے۔ وہی برہم آئندہ (حقیقی سرور) کو پراپت ہوتا ہے۔ چت کے پرسن
 پہنچتے ہیں اُس کے سب کو قدر ہو جاتے ہیں جس کو پر سننا پراپت ہو جاتی ہے۔ اُس کی بدھی ترنت ہی
 ستھر ہو جاتی ہے۔ جسے ممتا (یکسانیت) نہیں۔ اس کو ودیک نہیں بھگتی نہیں۔ اور جہاں بھگتی نہیں ہے

وہاں شانتی نہیں ہے۔ اور جہاں شانتی نہیں ہے۔ وہاں سکھ کہاں اور کیسے ہو سکتے ہیں؟ وشیوں (محسوسات) میں بھٹکنے والی اندریوں کے پیچھے جس کا من دوڑتا ہے۔ اُس کو جیسے کشتی کو ہوا کھینچ کر لے جاتی ہے۔ بدھی جہاں چاہے وہاں کھینچ کر لے جاتی ہے۔ لیکن جس کی اندریاں وشیوں سے نکل کر اپنے بس میں ہو جاتی ہیں۔ اُس کی بدھی ستر ہو جاتی ہے۔ جب عام جاندار سوتے ہیں۔ جتندریہ اُس سمیہ جاگتا رہتا ہے جب لوگ جاگتے ہیں۔ تب مٹی کے لئے رات ہوتی ہے۔ ندیوں کے پردیش سے بھرتے رہنے والا ساگر جیسے اچل رہتا ہے۔ ویسے ہی وہ جس کے من کی سب اچھیا نیں دُور ہو گئی ہیں۔ شانتی پر اپت کرتا ہے۔ نہ کہ وہ جس کا من کامناؤں سے بھرا رہتا ہے۔ سب کامناؤں کا تیاگ کر کے جو پریش اچھا، ممتا اور اہنکار رہت ہو کر رہتا ہے۔ وہی شانتی کو پر اپت ہوتا ہے۔ ارجن یہی برہم سہتی ہے۔ نزرغ کے وقت اگر اس میں قیام ہے تو برہم نہ وان پر اپت کر لیتا ہے۔



دوسرا دھیائے کا مہاسم

بھگوان شری ناراین نے فرمایا۔ اے لکشمی! دکن کے پورن نامی شہر میں دیوسوثر نامی ایک مالدار شخص رہتا تھا۔ وہ سادھو کی سیوا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے سادھو سے کہا مہاراج! مجھے ایسا اپدیش دیکھے جس سے کہ مجھے موکش کا حصول ہو اور میرا کلیان ہو۔ مہاتمانے کہا میں مجھے شرید بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پانچواں سنا تا ہوں۔ اُس کے مہاتم کا تو بکھان کیا ہی نہیں جاسکتا۔ ایک گڈریہ ہر روز جنگل میں جا کر بکریاں چرا کرتا تھا۔ وہاں میں بھیج کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ گڈریہ جنگل سے بکریاں چرا کر اپنے گھر کو واپس جا رہا تھا کہ راستے میں ایک شیر بیٹھا تھا۔ سب سے اگلی بکری کو دیکھ کر وہ شیر ڈر گیا۔ اور ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔ گڈریہ یہ تماشہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔ میں بھی پاس ہی کھڑا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ رشی راج! آپ تو تینوں لوگوں کا حال جاننے والے ہیں۔ کیا آپ براہ کرم مجھے بتائیں گے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ یہ بکری اپنے گزشتہ جنم میں ڈائن تھی جس کا سندربالک دیکھتی اُسے کھا جاتی۔ یہ شیر اپنے گزشتہ جنم

میں شکاری تھا۔ اس ڈائن نے اس شکاری کو کھالیا۔ اب شکاری نے کوشیر کی جون پائی ہے۔ اور ڈائن نے بکری کی شیر کو اپنے گزشتہ جنم کا پتہ ہے۔ اُس نے سمجھا کہ یہ بکری (ڈائن) مجھے کھانے کو آئی ہے۔ اس لئے ڈکر بھاگ گیا ہے۔ گڈریئے نے کہا ہما تاجی! مجھے بھی میرے گزشتہ جنم کا حال بتائیے۔ اور یہ بھی کہ میرا بکری اور شیر کا ادھار کیسے ہو گا۔ ہما تاجی نے کہا کہ میں ابھی تمہیں دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سُنا تا ہوں جسے سن کر تم تینوں کا ہی کلیان ہو جائیگا۔ اس کے بشپات ہما تاجی نے شیر کو وہاں بلایا اور تینوں کو ہی شرمکد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سُنا یا۔ اسی وقت آکاش سے دیو دوت آئے اور دیو دھرمی پائے ان تینوں کو سیکنڈ لے گئے۔ وہاں کلیان کارنی اس پتہ پاؤنی گیتا کی ہما کا کیا کہنا۔

سرافراز گیتا دل افروز گیتا
جو نکلتی کو چاہو پڑھو روز گیتا

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

اریجن نے کہا۔ جنار دھن! اگر آپ کرم کی نسبت بدھی کو زیادہ سریشٹ مانتے ہیں تو اسے کیشو! مجھے
 آپ اس گھور کرم کے لئے کیوں پریرت کرتے ہیں۔ آپ اپنے بلے بجلے وچنوں سے میری بدھی کو شکاکیت
 کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ مجھ سے ایک ہی بات تشبہ پور وک کہئے جس سے کہ میرا کلیان ہو۔ مہنگوان بھری
 کرشن چندر جی مہاراج نے جواب دیا۔ اس لوک کے دو عقیدے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ یعنی
 گیانیوں کیلئے سانکھیہ یوگ اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ! بشدہ کرم کے بغیر منش نشکرم کا انو مہو نہیں کر
 سکتا۔ اور نہ کہ مہ کے صرف بیرونی تیاگ سے ہی اسے موکش کی پر اپتی ہو سکتی ہے۔ دراصل کوئی ایک پل
 بھی کرم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پر کرتی سے پیدا ہوئے گئے اسے کرم کر دینے پر مہو کر دیتے ہیں۔ جو منش کرم
 کرنے والی اندریوں کو روکتا ہے۔ اور من سے ان کا چھتن کرتا ہے۔ وہ موڑہ اتما متتیا آچاری کہلاتا ہے۔ لیکن

جو منش اندریوں کو نسیم میں رکھ کر، سنگ بہت ہو کر، کرم کرنے والی اندریوں کے ذریعے کرم یوگ کا آرنجھ کرتا ہے۔ وہ سریشٹ پُرش ہے۔ اس لئے تو کرم تو یہ کرم کر، کرم نہ کرنے کی نسبت کرم کرنا زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ کرم کے بغیر ایک دن تمہارے شریر کا قیام مشکل ہو جائیگا۔ یگیہ کے لئے کئے ہوئے کرموں کے علاوہ کئے گئے ہوئے کرم بندھن کا موجب ہیں۔ لہذا انموہ رہے ہو کر یگیہ کے لئے کرم کرنا۔ تم یگیہ کے ذریعے دیوتاؤں کا اور دیوتا تمہارا پوش کریں۔ آہ اس طرح سے ایک دوسرے کا پالن کرتے ہوئے تم ایک دوسرے کا کلیان کرو۔ یگیہ دھارا پر سن کئے ہوئے دیوتا تم کو امن و انجنت بھوگ دیگے۔ اوصان کا بدلہ دیتے ہوئے جو ان کا بھوگ کریگا۔ وہ چور ہے۔ جو یگیہ سے بچا ہوا ان کھاتے ہیں۔ وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن جو سوار تھی صرف اپنے لئے ہی کھانا پکاتے ہیں۔ وہ پاپ کھاتے ہیں۔ جانداروں کی زندگی کا مدار ان پر ہے۔ ان اور شاہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ شاہ یگیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یگیہ کرم سے پیدا ہوتا ہے۔ کرم پر کرتی سے پیدا ہوتا ہے۔ پر کرتی نہ نشٹ ہوئی لے برہم سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ سرودیا یک سدایگیہ میں موجود ہے۔ اس طرح کے چلائے ہوئے چکر کا جو انوسرن نہیں کرتا۔ وہ منش اپنا جیون پانی بنا تا ہے۔ اندریوں کے سکھوں میں پھنسا رہتا ہے اس

کی زندگی بے ارتعہ ہے لیکن اس کے برعکس جو منٹ آتما میں فولین رہتا ہے جو اسی سے تہمت رہتا ہے اور اسی میں سنسوش مانتا ہے اس کے لئے کچھ کرنا باقی نہیں رہا جانا کہ نہ کرنے میں اس کا کچھ بھی سوارتہ نہیں ہے جھوٹ ماتر میں اس کا اپنا کوئی سوارتہ نہیں ہے۔ اس سنگ رہت ہو کہ خودی اور خواہش سے جدا ہو کر ہمیشہ گیان کے مطابق کرم کرے! اس پر کار کرم کرنے والا پریش میرے سروپ کو حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ جبکہ وغیرہ شیوں نے بھی کرم سے ہی پریم سدھی (متر ارج اعلا) کو پر اپت ہو گئے ہیں۔ دنیا کی بہتری کے خیال سے بھی تیرے لئے لازم ہے کہ تو کرم کرنے میں کرم بستگی اختیار کرے۔ چونکہ جو جو اچرن اتم پریش کرتے ہیں۔ اس کی پیروی دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ وہ جس کو پرمان بناتے ہیں۔ دوسرے لوگ اس کا انوسرن کرتے ہیں۔ پارتھ! باوجود اس کے کہ تینوں لوگوں میں میرے لئے کرم کرنا لازم نہیں ہے۔ پر اپت کرنے والے کوئی دوستو ایسی نہیں ہے جو مجھے پر اپت نہ ہو۔ تو بھی میں کرم میں لگا رہتا ہوں۔ اگر میں اس بارے میں غفلت اختیار کروں۔ تو سبھی لوگ اس پر کار میرے اچرن کا انوسرن کرنے لگیں گے۔ اگر میں کرم نہ کروں تو تینوں لوگوں میں ابتری پھیل جائے۔ تینوں لوگوں میں رہنے والے بمرشت ہو جائیں۔ اور تمام مذمہ داری اور مخلوق کی تباہی کا الزام مجھ پر آئے۔

اے پارہ حقہ جس طرح اگیانی آسکت ہو کر کرم کسکتے ہیں۔ اسی طرح سے گیانی آسکتی رہت ہو کر کرم کسکتے ہیں۔
 گیانی کیلئے لازم ہے کہ آسکتی رہت ہو کر لوک کلیان کی اچھا سے کرم کرے۔ کرم میں آسکت اگیانی کی بندھی کو
 بھی ڈالو انکو دل نہ کرے۔ لیکن خود کرم کرتا ہوا ان کو کرم کرنے میں پریرت کرے۔ سب کرم پر کرتی کے گنوں میں
 کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اہنکار سے موڑ دینا ہوا پریش میں کرتا ہوں "ایسا خیال کرتا ہے۔ لیکن گن اور کرم کا بید
 جاننے والا پریش یہ جان کر کہ وشپوں کا بھندھا اندروں (دھاس) سے ہے۔ ان میں آسکت نہیں ہوتا۔ پر کرتی
 کے گنوں سے موبے گئے ہوئے منش گنوں میں ہی آسکت رہتے ہیں۔ گیانیوں کیلئے لازم ہے کہ ان کو ان کے مارگ
 سے نہ چلائیے۔ ادھیانم برقی رکھ کر سب کرم مجھے ا رہن کر کے آسکتی اور نہ کوتیاگ کرنا۔ دیش سے
 رہت ہو کر تو پیدہ کر "شر دھاکے ساتھ" دیش کوتیاگ کر جو منش میرے اس مت کے مطابق چلتے ہیں وہ بھی
 کرم بندھن سے مکت ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس تعلیم میں دوش نکال کر جو اس کا اوسر نہیں کسکتے۔ وہ اگیان
 ہیں۔ مورو کہ ہیں۔ ان کا تم ناش ہوا ہی سمجھو۔ اگیانی بھی اپنے بسھاؤ کے اوسر اوسر نہیں کسکتے ہیں۔ اپنے اپنے
 وشپوں میں اندریوں کو راگ دیش رہتا ہی ہے۔ منش کو اس سے مطلوب نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ اس کے

شتر وہیں۔ پر یا دھرم آسان ہونے پر بھی اس کی نسبت اپنا ادنیٰ دھرم سریشٹ ہے۔ اس لئے اگر دھرم کا
 پالن کرتے ہوئے موت بھی آجائے تو کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ پر یا دھرم تو فناک ہوتا ہے۔ ارجن نے
 دریافت کیا اے کرشن! پھر وہ کون ہے جس کی ترغیب سے منش اپنی مرضی کے خلاف بھی پاپ کرنے کے
 لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ آئندہ کند جھگوت ان شری کرشن چندرجی ہمارا ج نے فرمایا۔ ارجن! راجوگن سے پیدا ہونے
 والا یہ پریر نا کرنے والا کام ہے۔ کرودھ ہے۔ ان کا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ دھاپا پی ہیں۔ تربت نہ کیا جانے والا
 یہ کام نیت کا بیری ہے۔ اس سے گیانی کا گیان ڈھکا رہتا ہے۔ اندریاں من اور بدھی یہ اس کام سے بڑی شتر
 کا تو اس ستھان ہیں۔ ان کے ذریعے گیان کو ڈھک کر یہ شتر و دیہہ دھاری کو مورچھت کر دیتا ہے۔ اے ہمارے
 اسی لئے تو پہلے اندریوں کو نیم میں رکھ کر گیان اور انو بھو کا ناش کرنے والے اس پاپی کا اوشیہ ہی تیاگ کر اندریاں
 سوکشم ہیں۔ ان سے زیاں سوکشم من ہے۔ اس سے نیا دہ سوکشم بدھی ہے۔ اور جو بدھی سے بھی زیادہ سوکشم
 ہے۔ وہ آتما ہے۔ اس طرح سے بدھی سے پرے آتما کو پہچان کر اور آتما دوارا من کو بس کر کے اے ہمارے
 کام بڑی شتر کو مار دے۔

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

جنگوان شری نارائنی جی نے کہا۔ اے لکشمی! ایک بن میں ایک شودر رہتا تھا۔ وہ مہاموہ کہ تھا۔ اس نے
 نہ جانے وسائل سے بہت سی دولت جمع کی۔ مگر وہ کسی طرح سب کی سب جاتی رہی۔ اس نے ایک بار پھل پانچ
 پہلی گناہ اٹوڑ ندگی شروع کر دی۔ ایک دن اپنے ساتھیوں کے ساتھ چوری کرنے کی غرض سے جا رہا تھا کہ
 راستے میں ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے مار ڈالا۔ مگر وہ پریت ہوا۔ اہد ایک بڑے
 کے درخت پر رہنے لگا۔ وہ ہر وقت چلاتا رہتا تھا کہ میرے پر یوار کا کوئی غریب ایسا ہو جو کہ مجھے اس جوئی سے
 چھڑائے۔ اُس کا لڑکا بڑا ہو کر اپنی ماں کے کہنے کے مطابق پتر ادھار کیلئے گیا گیا۔ وہاں سے جب وہ واپس آ
 رہا تھا تو اس نے اسی صفت کے نیچے قیام کیا جس پر کہ اس کا باپ (پریت) رہتا تھا۔ اُس نے اُس کا چلنا سنا
 لیکن جب برہم ہورت اٹھ کر اُس نے اپنے معمول کے مطابق شریہ جنگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کا
 پاتھ کیا جس کو سن کر اس کے باپ (پریت) نے دیو دیہی پانی۔ سورگ سے بوان آئے اور دیو دوت اُسے

اس میں بٹھا کر بیکٹھ میں لے گئے۔ اے گیتا ماما تیری عظمت میں ذرہ ناچیز مچلا کیا بیان کر سکتا ہوں۔

س

دم واپس تو تسکین ہے دل کی	سرور و روض ہے تو تو ہے نور قلبی
تو ہے شانتی کا سمندر بہاتی	تو ہے خوف دل سے اجل کا مٹاتی
تو مردہ دلوں کو ہے شیر زبانی	شکستہ دلوں کی تو ہمت بندھاتی
تو رازِ حقیقت ہے سب کو بتاتی	تو نکلتی کی راہیں بشر کو دکھاتی
تو ہے بحرِ بے پایاں اک معرفت کا	ہمالہ ہے وحدتِ عقیدت و وفا کا

چوتھا ادھیائے
گیان کرم سنیاں یوگ

آنند کد مجھ کو ان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! یہ اپنا شی یوگ سب سے پہلے میں

سودیہ سے کیا تھا۔ اُس نے منو سے اور منو نے اگشوا کو سے کہا تھا۔ اس طرح سے پریم پراسے بلا ہوا راج ریشیوں کا جانا ہوا یہ یوگ بے کال کے بیتنے سے نشٹ ہو گیا۔ لیکن اس پُرانے یوگ کو میں نے آج تم پر نظر کیا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت ہے۔ اسی یوگ اتم مرم کی بات ہے۔ ارجن نے کہا۔ آپ کا جنم اب شری واسدیو جی کے گھر میں ہوا ہے۔ میں کیسے اس کو جان سکتا ہوں۔ کہ آپ نے اس گیان کو سودیہ سے کہا ہو گا۔ مہنگوان شری کہتے ہیں چندر جی مہاراج نے یوں فرمایا۔ ارجن! میرے اور تیرے جنم تو ہمیشہ رہے ہیں۔ اُن سب کو میں جانتا ہوں۔ تو نہیں جانتا۔ میں اہنم ابناسی اور مہوت ماتر کا ایشور ہوں۔ تو بھی اپنے سو بھاؤ سے اپنی مایا کے بل سے جنم و حارن کرتا ہوں۔

س

میرے ارجن! دھرم دُنیا سے جب روپوش ہوتا ہے
 سہراک انسان پاپی بن کے عیساں کوشش ہوتا ہے
 دکھاتا ہوں میں رستہ نیکیوں کا اہل عالم کو
 لگاتا ہوں مٹھکانے صورتِ احوال برہم کو

اسے پار تھاجیب و دھرم سمجھ پڑ جاتا ہے۔ اودھرم زور کرتا ہے۔ تب تب میں جنم دھارن کرتا ہوں۔ سادھوؤں
 کی رکش کیلئے راکشوسا کے ناش کیلئے اور دھرم کی دوبارہ استھاپنا کیلئے میں یگ یگ میں جنم لیتا ہوں۔ اس
 پر کار جو میرے دو یہ جنم اور کرم کا ہمید جانتا ہے۔ وہ شریہ تیل گنے کے بعد دوبارہ جنم نہیں پاتا۔ بلکہ مجھ کو پراپت ہو
 ہے۔ راگ، بھے اور کرودھ رہت ہو کر میرا دھیان کرتے ہوئے میرا ہی اثر لینے والے گیان رُوپنی تپ سے
 پوتر ہو کر بہت سے لوگیوں نے میرے سروپ کو پراپت کیا ہے۔ جو جس طرح میرا سرا لیتے ہیں۔ میں ویسے ہی
 ان کو بھل دیتا ہوں۔ اچھا اور حقیقت سب لوگ میرے ہی مانگ کا انوسرن کرنے والے ہیں۔ کرم کی سدھی چاہنے
 والے اس لوک میں دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اس سے اُن کو کرم سے پیدا شدہ بھل ترنت ہی اس منس لوک میں
 پراپت ہو جاتے ہیں۔ گُن اور کرم کے دھماگ کے انوسار میں نے چاروں ورن پیدا کئے ہیں۔ ان کا کرتا ہونے
 پر بھی تو مجھ کو اکرتا جاننا ہے۔ اس کے بھل کی اچھا نہیں ہے۔ اس طرح جو مجھے اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ وہ کرم
 کے بندھن میں نہیں پڑتے۔ اس سے پیشتر جن لوگوں کے موکش کی پراپتی کی ہے۔ تو بھی اُن جیسے ہی کرم کرنا
 کرم کیا ہے؟ اگر کرم کیا ہے؟ اس بارے میں اکثر لوگوں کو موہ ہو جاتا ہے۔ اس کرم کے بارے میں تجھے دستاوردیک

بتاؤ لگا جس سے کہ تو اشجو کو جان سکے گا۔ اور اس سے بچ سکے گا۔ کرم 'نشرہ کرم' اور کرم کا بھیجا جانا چاہیے
 کرم کی گنتی گوڑھ ہے۔ کرم میں جو کرم دیکھتا ہے۔ اور کرم میں جو کرم دیکھتا ہے۔ وہی بدھیمان گنا جاتا ہے۔
 وہی لوگی ہے۔ وہ سب کرم کرتا ایک جیسا رہتا ہے۔ جس کے ساتھ آرنہہ 'کامنا اور سنکھپ رہت ہیں۔
 اس کے کرم گیان رچی گنتی کے ذریعے مجسم ہو گئے ہیں۔ ایسے گیان کو لوگ پنڈت کہتے ہیں۔ جس نے کرم
 پھل کا تیاگ کر دیا ہے۔ جو سدا سنکھٹ رہتا ہے۔ جس کو کسی اثرے کی چاہ نہیں ہے۔ وہ کرم کرتا ہوا بھی
 کچھ نہیں کرتا جو اشار بہت ہے۔ جس نے چت اور آتما کو یکسو کر لیا ہے جس کا اثر یہ مائتہ سی کرم کرتے
 وہ کرم کرتے ہوئے بھی دوستی نہیں ہوتا۔ جو سچ میں پراپت ہونے سے سنکھٹ رہتا ہے۔ جو سکھ دکھ وغیرہ
 دونوں سے نکت ہو گیا ہے۔ جو دولیش رہتا ہے۔ جو سچھلتا اور نا کامیابی میں پرسن رہتا ہے۔ وہ کرم
 کرتا ہوا بھی بندھن میں نہیں پڑتا۔ جو اسکتی رہتا ہے۔ جس کا چت گیان میں ہے۔ جو نکت ہے۔ اور جو گیکہ
 کیلئے کرم کرنے والا ہے۔ اس کے سب کرم بدپی بندھن ناش ہو جاتے ہیں۔ ارپن 'سامگری' ہون اور
 گنتی سب کو برہم تصور کرنے والا برہم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ کتنے ہی لوگی دیوتاؤں کا پوجن روپ لیکہ کرتے

ہیں۔ اور دوسرے برہم رُوپ اگنی میں یگیہ دوارا یگیہ کو ہی ہوتے ہیں بعض ماندیوں کا سینم رُوپ یگیہ کرتے ہیں۔ بعض ویشیوں کو اندریوں کی اگنی میں ہوتے ہیں۔ اور بعض ساری اندریوں کے کرموں کو کور پران کرموں گیان رُوپی دیسک سے روشن کی ہوئی آتما سینم رُوپی اگنی میں ہوتے ہیں۔ دوسرے پرانا نام میں تقیر رہنے والے پان کو پران دایو میں ہوتے ہیں۔ پران کو آپان میں ہوتے ہیں۔ اتھوا پران اور آپان فلان کا دروجہ کرتے ہیں۔ دوسرا اہار کا سینم کر کے پرانوں میں پرانوں کو ہوتے ہیں۔ یہ سب یگیہ کے ہوتے والے ہیں۔ اور انہوں نے یگیہ کے دوارا اپنے پاپوں کو نشٹ کر دیا ہے۔ جو یگیہ سے بچا ہوا امرت کا سا مہو جی کرتے ہیں۔ وہ سنا تن برہم کو پالیتے ہیں۔ اور یگیہ نہ کرنے والوں کو اس لوک میں ٹھکانہ نہیں ملتا۔ پھر یہ لوک کا ذکر ہی کیا ہے اس پر کار وید میں کئی پرکار کے یگیوں کا ذکر ہی کیا گیا ہے۔ یہ سب کم سے کم پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا جان لینے سے تو موکش کو پراپت ہو گا۔ اس جی! اور یہ یگیہ سے گیان یگیہ سریشٹ ہے۔ کیونکہ کرم ماتر ہی گیان میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔ تنو ورتشی گیانوں کی سیوا کرنے سے اور نرتا پوسک دو یک سہت جاننے کی سعی کرنے سے وہ تیری جگیا سار پت کر دیں گے۔ اس گیان کی پراپتی کے بعد ارجی!

پھر تجھے ایسا سو نہ ہوگا۔ اس گیان کے ذریعے تو پہانی ماتر کو آتما ستھانچ میں دیکھے گا۔ ساسے پاپیوں سے بھی اگر
تو بڑھ کر پاپی ہو تو بھی تو گیان روپنی نادر کے ذریعے سب پاپوں کو پار کر جائیگا۔ ابچن جیسے جلتی ہوئی آگ ایدھن
کو بھسک کر ڈالتی ہے۔ ویسے ہی گیان روپنی اگنی کرموں کو جلا دیتی ہے۔ گیان کے سمان اس سندھ میں اور
کوئی دستور پوتر نہیں ہے۔ یوگ میں سموتو میں پورنتا پر اپت نش وقت پر اپنے آپ میں اس گیان کو پاتا ہے
مستور و صاوالایشور پر اپنا جند یہ پُرش گیان پاتا ہے۔ اور گیان پاکر اور گیان کی پراپتی کے بعد ترنت ہی
پر م شانتی کو پاتا ہے۔ جو اگیانی مشر و صا رہت اور سنشے ٹیکت ہے۔ اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ سنشے ٹیکت
کیلئے نہ یہ لوگ ہے نہ پرلاک۔ نہ یہاں سکھ ہے نہ وہاں جس نے سموتو روپنی یوگ دوار کرم پھل کا تیاگ کر
دیا ہے۔ اور گیان دوارا سنشے کو مٹا ڈالا ہے۔ ایسے آتم دش کیلئے کرم بندھن رُوب نہیں ہوتے۔ اس
لئے ابے پار تھو گیان سے پیدا شدہ سنشے کو آتم گیلن روپنی تلوار سے ناش کر کے یوگ سموتو دھارن کر کے

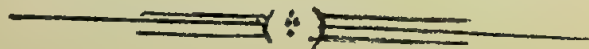
کھڑا ہو جا !

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! شری کاشی جی میں ایک ویشنوبرتھا تھا۔ وہ ہر روز صبح اٹھتا تھا۔
 مگر کے شری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پانچواں کھٹا تھا۔ سادھو کے پاس تپسیا کا ہی دھن تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔
 ایک دن وہ بن میں گیا۔ وہاں پہریری کے دو درخت تھے۔ سایہ دیکھ کر سادھو کو آرام کرنے کی خواہش پیدا
 ہوئی۔ وہ ان درختوں کے نیچے لیٹ گیا۔ اور لیٹتے ہی اس کو نیند آ گئی۔ دونوں درخت اُسی وقت سوکھ
 کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک برہمن کے گھر لڑکیوں کے روپ میں جنم لیا۔ جب وہ بڑی
 ہوئیں۔ اور برہمن نے ان کی ستادی کے متعلق ذکر چھیڑا۔ تو ان دونوں نے ہی شادی کرنے سے انکار کر دیا۔
 اور کہا۔ ہمیں تیرتھ یا ترا کی اجازت دے دی جاوے۔ کیونکہ ان کو اپنا گذشتہ جنم یاد تھا۔ اور وہ اُس ویشنوکے دشمن
 کہنا چاہتی تھیں۔ جس نے کہ ان کا کلیان کیا تھا۔ ان کے ہاتھ پانچ تھے۔ ان کو تیرتھ یا ترا کہنے کی اجازت دے
 دی۔ وہ تیرتھ یا ترا کہنے نہ گئیں۔ کاشی میں پہنچ کر انہوں نے اُس ویشنوکو دیکھا۔ جس نے کہ ان کا

گلیان کیا تھا۔ ان دونوں نے اس کو فسکار کی اس نے کہا میں نے تم کو پہچانا نہیں۔ لڑکیوں نے جواب دیا کہ ہم وہی میریاں ہیں جن کے نیچے آپ نے آرام کیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے ہمارا آدمی ہو گیا تھا۔ اب ہم نے برہمن کے گھر جنم لیا ہے۔ ویشنو نے کہا۔ اب تم آگیا کرو۔ کہ میں تمہاری کیا سیوا کروں۔ برہمن کماریوں نے کہا۔ ہمارا راج آپ ہمیں شرمیدھ کوٹ گیتا کے چوتھے ادھیائے کے پانچھ کا پھل دیو میں جس سے کہ ہم آواگن کے چکر سے چھوٹ جائیں۔ ویشنو نے ایسا ہی کیا۔ لڑکیوں نے ترنیت ہی دیو دیہی پانی سد دیو دوت بہان لائے۔ اور ان دونوں کو بٹھا کر سینگٹھ میں بے گئے۔

گلیان کے دریا میں ہو جا غوطہ زن
شُدھ کر لے اس طرح سے اپنا من
گیتا پڑھ اس پر عمل کر بخش تو
ہاں شری گوپال کا تو داس بن



پانچواں اومیاے کرم سنیا س یوگ

ارجن نے کہا۔ کرشن! آپ کرموں کے تیاگ اور کرم یوگ دونوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو کلیان کارک ہے۔ وہ مجھ سے ٹھیک ٹھیک نشی پوریک کہئے۔ آئندہ کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے یوں دُرِ افشانی فرمائی۔ کرموں کا تیاگ اور یوگ دونوں ہی موکش کے دینے والے ہیں۔ ان میں کرم سنیا س کی نسبت کرم یوگ بہتر ہے۔ جو منش و ویش نہیں کرتا اور اچھیا نہیں کرتا اُسے نیت سمجھنا چاہئے جو دکھ سکھ وغیرہ دونوں سے بدی ہے۔ وہ سچ میں ہی بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ سانکھ اور یوگ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایسا اگیا نی کہتے ہیں۔ مگر پنڈت ایسا نہیں کہتے۔ دونوں میں سے کسی ایک پر بھی اچھی طرح سے سستہ رہنے والا دونوں کا ہی پھل پراپت کرتا ہے۔ جو ستھان سانکھ مارگ والے پاتے ہیں۔ وہی یوگی بھی پاتا ہے۔ جو سانکھ اور یوگ کو ایک روپ دیکھنے والا ہے۔ وہی حق شناس ہے۔ ارجن!

کرم یوگ کے بغیر کرم تیاگ مشکل سے سیدھ کرنے یوگیہ ہے۔ لیکن سمیت والی یوگی جلد ہی موکش پر اپت کر لیتا ہے جس نے یوگ سیدھ کیا ہے جس نے ہر دیہ کو سیدھ کیا ہے جس نے من اور اندریوں کو جیتا ہے۔ اور جو بھوت ماترہ کو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہے۔ ایسا منش کرتے ہوئے بھی بے لوث رہتا ہے۔ دیکھتے، سُنتے، سپریش کرتے، سونگتے، کھاتے، اچلتے، سوتے، سانس لیتے، بولتے، لیتے دیتے، آنکھ کھولتے اور بند کرتے وقت تو درشتی یوگی یہ بھادنا رکھتا ہے۔ کہ اندریاں اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور میں کچھ نہیں کر رہا۔ چونش کرموں کو برہم کے ارجن کر کے آسکتی چھوڑ کر آچرن کر رہا ہے۔ وہ جیسے پانی میں رہنے والا کھل بے لاگ رہتا ہے۔ ویسے ہی پاپ سے ملوث نہیں ہوتا۔ شریر سے امن سے بدھی، یا کیول اندریوں سے ہی یوگی آسکتی رہتی ہو کر کرم نہ کرتے ہیں۔ بنجو، پریش من سے سب کرموں کا تیاگ کر کے اس کو دراز والے نگر رُچی شریہ میں رہتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا۔ اور نہ کرتا ہوا سکھ سے رہتا ہے۔ ایشور کسی کے پاپ پنیہ کا حصہ نہیں لیتا۔ اگیان، دارا، گیان دھک جاتا ہے۔ اس سے لوگ موہ میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن جن کا اگیان آتم گیان دارا، ناش ہو گیا ہے۔ ان کو سور یہ کے سمان پر کاش سے پر م تو کا درشن کر رہا ہے۔

گیان دھارا جن کے پاپ دھل گئے ہیں۔ وہ ایشور کے دھیان میں تن فے ہونے والے اس میں ستر رہنے والے اور اسی کو سرو سونانے والے موکش پراپت کرتے ہیں۔ گائے، بامٹی، کتے، دووان، بھین اور چندال کو ایک نظر سے دیکھنے والے پنڈت کہلاتے ہیں۔ جن کامن سمتوں میں ستر ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس دیہہ سے ہی سنسار کو جیت لیا ہے۔ برہم تشکنک اور سم بھاوی یعنی ہمیشہ یکساں رہنے والا ہے۔ اودہ اس میں ستر ہوئے ہوئے ہیں۔ جس کی بدھلی ستر ہوئی ہے۔ جس کامو نشٹ ہو گیا ہے۔ جو برہم کو جانتا ہے۔ اور جو برہم پرائیں رہتا ہے۔ وہ من مانی شے کے پراپت ہونے پر سن نہیں ہوتا۔ اور ناپسند و ستو کے ملنے پر دکھ نہیں مانتا۔ بیرونی و شیوں میں جس کو اُسکتی نہیں ہے۔ وہ آتما میں سکھ پانے والا یوگی آتما کو برہم میں لین کر کے نشٹ نہ ہونے والا آند حاصل کرتا ہے۔ و شے سے پیدا شدہ بھوگ اوشیہ ہی دکھ کا کارن ہیں۔ وہ آدمی اور انت والے ہیں۔ بدھیماں اُن میں لین نہیں ہوتا۔ مرتیو سے پہلے جو نش اس دیہہ سے ہی کام اور کردھ کے دیگ کو سہنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ اُسی نش نے سمتو کو پایا ہے۔ وہ سُکھی کہلانے کے یوگیہ ہے۔ جسے آتما میں ہی سکھ ملتا ہے۔ جو آتما میں ہی لین رہتا

ہے۔ جو آتما سے ہی روشنی پاتا ہے۔ وہی یوگی برہم میں داخل ہو کر مکتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جن کے پاپ
نشٹ ہو گئے ہیں۔ جن کی شکائیں شانت ہو گئی ہیں۔ جنہوں نے من پر ادھیہ کار جمایا ہے۔ جو پرانی ماتر
کے بہت میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے یوگی برہم نروان پر اپت کر لیتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو پہچانتے ہیں۔ جنہوں
نے کام کر دودھ کو جیت لیا ہے۔ جنہوں نے من کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسے یوگیوں کے لئے سرور برہم
نروان ہی ہے۔ بیرونی وشنے مہوگوں کا ترسکار کر کے روشنی کو مہوؤں کے بیچ منتفر کر کے ناک کے ذریعے
آنے جانے والے پران اور اپان والیو کی گنتی کو ایک جیسا رکھ کر اندریوں۔ من اور بدھ کو بس میں کر کے
اچھا بھلا اور کر دودھ سے بہت ہو کر جو من موکش میں پرائن رہتا ہے۔ وہ سدا ہی مکت ہے۔ مجھے
یکہ اور شپ کا مھوگتا سمپورن لوگوں کے ہمیشہ ور تھا مہووت ماتر کے بہت کرتے والے کو جان کر و
یوگی شانتی پر اپت کرتا ہے۔



پانچویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری ناراین جی نے فرمایا۔ اسے لکشمی اپنکلا نامی ایک برہمن نہایت ہی بدچلن تھا۔ وہ مانس پھلی کھاتا اور شراب پیتا تھا۔ برادری نے اس کو خارج کر دیا۔ وہ کسی دوسرے شہر میں جا کر راجہ کے ہاں ملازم ہو گیا۔ اور ایک عورت سے شادی کر لی۔ وہ عورت بھی بدچلن تھی۔ اس سے چار قدم آگے ہی ہوئی۔ اس کا کہنا نہ مانتی تھی۔ ایک دن اس نے اس کو بہت پیٹا۔ وہ کینہ پرور اس وقت تو خاموش رہی مگر رات کو اس نے اس کو دودھ میں نہ ہر ملا کر اسے پلا دیا۔ جس سے یہ مر گیا۔ اور مگر اس نے گدہ کی جون پائی چند دنوں کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔ اور مگر اسے طوطی کی جون ملی۔ اور ایک درخت پر ایک طوطے کے ساتھ رہنے لگی۔ وہ طوطا اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔ مگر اپنے گورہ کا کہنا نہ مانتا تھا۔ اور گورہ کے شراب کے کارن ہی اسے طوطا بننا پڑا تھا۔ ایک دن گدہ اس درخت کے پاس سے گذرا جس پر کہ طوطی رہتی تھی۔ طوطی اسے دیکھ کر وہاں سے اڑی اور اڑتی اڑتی ایک مرگھٹ میں پہنچی۔ گدہ بھی اس کے تعاقب میں تھا۔

تھک کر طوطی اُس مرگھٹ میں ایک سادھو کی کھوپڑی کے پاس گر پڑی گدھ وہاں پہنچ کر اُسے اپنے پنجوں
 اور چونچ سے مارنے لگا۔ لڑتے لڑتے اُس کھوپڑی کا پانی جھچھلا تو اُس سے وہ دونوں بھیگ گئے اور
 بھیسگئے کے ساتھ ہی مر گئے۔ مرنے کے بعد یم دوت انہیں دھرم راج کی کچہری میں لے گئے۔ دھرم راج
 نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا کہ وہ کھوپڑی ایک برہمن کی تھی جو کہ ہر روز گنگا میں استنان کرنے کے بعد
 شرمید بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پانچواں کھٹا تھا۔ لہذا اُس کے پانی میں بھیسگئے کے سبب تمہیں
 سورگ میں بھیجا جاتا ہے۔ زراں بعد دھرم راج نے دونوں کو حکم دیا۔ کہ ان دونوں کو سورگ میں لے جایا
 جائے۔ چنانچہ اُس کے حکم کے مطابق وہ گدھ اور طوطی سورگ کو لے جائے گئے۔

اگر دل میں ہو یاد کرشن کنھی؎ رگوں کی صدا میں ہو بنسی بجیا
 اگر یاد آجائے سٹھی بڑھیا؎ کنا سے پہ لگ جائے تیری بھی نیا
 یہ گیتا میں پڑھ کر دس کر رہا ہوں؎ شری کرشن سے التجا کر رہا ہوں

چھٹا اومھائے ابھیاس یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اس طرح سے گوہر افشانی فرمائی۔ کرم پھل سے قطع تعلق کیسے
 جو نش کر تو یہ کرم کرتا ہے۔ وہی سنیاسی ہے۔ وہی یوگی ہے۔ نہ کہ وہ جو اگنی اور کریا ماترہ کا تیاگ کر چکا ہے
 اور جن جیسے سنیاسی کہتے ہیں۔ اُسے تو یوگ جان جس نے من کے سنکلیوں کا تیاگ نہیں کیا۔ وہ کبھی یوگی
 نہیں ہو سکتا۔ یوگ سادھنے والے کیلئے کرم سادھن ہے۔ اور جس نے اُسے سادھنا ہے۔ اُس کو شانتی
 پراپت ہو جاتی ہے۔ جب نش اندریوں کے وشیوں یا کرم میں نہیں پھنستا اور سب سنکلیپ چھوڑ دیتا
 ہے۔ تب وہ یوگ درڑھ کہلاتا ہے۔ آتما سے نش آتما کا ادھار کرے۔ اُس کو گرائے نہیں۔ آتما ہی آتما کا
 مِتر ہے۔ اور آتما ہی آتما کا شتر ہے جس کا آتما اُس کا مِتر ہے جس نے اپنے بل سے من کو جلیتا ہے۔
 جس نے اپنے من کو نہیں جلیتا وہ اپنا شتر و آپ ہے جس نے اپنا من جلیتا ہے۔ اور جو سمپورن رپ

سے شانت ہو گیا ہے۔ اُس کا آتما سر دی اگرمی ٹسکھ، دکھ اور مان اہمان میں ایک جیسا ہے۔ جو گیان اور
 انو بھوسے تہ پت ہو گیا ہے۔ جو چنچلتا رہت ہے۔ جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ اور جسے مٹی، پتھر اور
 سونا ایک سمان ہے۔ ایسا ایشور پرائنش یوگی کہلاتا ہے۔ مہتر اور شترو، سادھو اور پاپی بھلائی چاہنے
 والے اور دیش رکھنے والے میں جو سمان بھاؤ رکھتا ہے۔ وہ سریشٹ ہے۔ چیت ستم کر کے، واسنا
 آدی کو تیاگ کر، ایکانت میں بیٹھ کر، آتما کو پر ماتما کے ساتھ جوڑے۔ پوتر استھان میں کُشا، مرگ چھالا
 اور کپڑا بچھا کر، نہ بہت اُدنچے اور نہ ہی بہت نیچے آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے، چیت اور اندریوں
 کے عمل کو روک کر، آتم شدھی کے لئے یوگ کا ابھیااس کرے۔ شریہ، سر اور گردن کو اچل اور ایکسید
 میں رکھ کر چاروں اور سے دھیان ہٹا کر اپنی ناک کی گونپل پر جمادے۔ شانت آتما کے ساتھ پر بھے
 ہو کر، برہمچریہ بہت دھارن کر کے، من کو سیم نیم سے روک کر، موکش رُپنی پر م شانتی کو پراپت
 کرے۔ ارہن، اسمتو، روپ یوگ کو نہ تو پیٹھو ہی پراپت کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی بھوکا رہنے والا، نہ ہی
 بہت جاگنے والے کو ہی اوجوش کھان پان تھاویو، اس میں میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ اُس کا یوگ

و کہ نشٹ کرنے والا ہوتا ہے۔ اچھی طرح سے نیم پر چلنے والا من جب آتما میں سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اور
 نش کا منا ماتر میں لالسا بہت ہو جاتا ہے۔ تب وہ یوگی کہلاتا ہے۔ آتما کو پر ماتما ساتھ جوڑنے
 کی کوشش کرنے والے سمجھ چٹ یوگی کی حالت 'بند ہو والے مقام پر اچل رہنے والے دیپک کی طرح
 کی گئی ہے۔ یوگ کے سیون سے قابو میں آیا ہوا من جہاں شانتی پاتا ہے۔ جہاں آتما سے آتما کو
 پہچان کر نش سنتوش پراپت کرتا ہے۔ اور اندریوں سے پہلے بدھی سے گھر من کرنے یوگیہ انت
 سکھ کا انومبھو ہوتا ہے۔ جہاں رہ کر نش مولی دستو سے چلن ٹھان نہیں ہوتا۔ اور جس کی پراپتی کے
 بعد اُسے اُس سے زیادہ کی پراپتی کی اچھیا نہیں رہتی۔ جس کی پراپتی کے بعد اُسے بڑا سے بڑا دکھ بھی
 نہیں ڈلگا سکتا۔ اس اوستھا کو دکھوں سے چھڑانے والا یوگ سمجھنا چاہیے۔ اور نشینت ہو کر نش
 پوریک ایسے یوگ کا ابھیا س کرنا چاہیے۔ سنکاپ سے پیدا ہوئی ہوئی سب کامناؤں کو پورن رہنا
 سے تیاگ کر اندریوں کو من کے ذریعے سب طرف ہٹا کر اچل بدھی سے یوگی رفتہ رفتہ شانت ہوتا
 جاوے۔ اور من کا دھیان پر ماتما میں رکھ کر دوسری کسی بات کا وچار نہ کرے۔ جہاں جہاں چنچلی اور استھ

من بھاگے۔ وہاں پر سے اُسے ہٹا کر اُسے اپنے قابو میں لاوے۔ جن کا من اچھی طرح سے شانت ہو گیا ہے جس کے دکار شانت ہو گئے ہیں۔ ایسا برہم نے ہوا ہوا نشاپ یوگی اوشیہ ہی اُتم سکھ پر اپت کرتا ہے۔ آتما کے ساتھ نہ تر کھوج کرتا ہوا پاپ رہت ہوا ہوا یہ یوگی آسانی کے ساتھ برہم پر اپنی رُمپ انت سکھ کو پر اپت کرتا ہے۔ سب جگہ ایک بھاؤ سے رکھنے والا یوگی اپنے تئیں بھوت مانتیں اور بھوت مانتہ کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔ جو مجھے سب جگہ دیکھتا ہے۔ اہر سب میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ ایسے تودرشی کی نگاہ سے مجھے دیکھنے والے یوگی کی نظروں سے نہ تو میں ہی اوجھل ہو سکتا ہوں اور نہ ہی وہ ہی میری نظروں سے ہی دور ہو سکتا ہے۔ مجھ میں لین ہوا جو یوگی سب بھوتوں میں رہنے والے مجھ کو بھتا وہ چاہے جس طرح سے برتا ہو سب کام کرتا ہوا مجھ میں ہی قیام کرتا ہے۔ ار جن جو سب کے سکھ دکھ کو اپنا سکھ دکھ سمجھتا ہے۔ وہی یوگی سریشٹ ہے۔

ار جن نے کہا۔ کرشن ایہ سمجھو پنی یوگ جو آپ نے بیان کیا ہے من کی چھلٹا کے کارن میں اس سمجھ سستی کو نہیں دیکھتا۔ کیونکہ من بڑا چھل اور بہت ہی بلوان ہے۔ جس طرح سے ہوا کو دبانا محال

ہے۔ ویسے ہی من پر قابو پانا بھی کھٹن ہے۔ آئندہ جھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن
 اس میں شک نہیں کہ من بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے۔ مگر ابھی اس اور ویراگ سے اسے بآسانی قابو میں
 کیا جاسکتا ہے میرا مت ہے کہ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے۔ اس کے لئے یوگ سدھ کرنا مشکل ہے
 لیکن جس کا من اپنے قابو میں ہے۔ اور جو ثابت قدم ہے۔ وہ اپنے کرنے سے اسے سدھ کر سکتا ہے۔ ارجن
 نے کہا۔ کرشن! جو شردھالو تو ہو مگر تین میں کی کی وجہ سے یوگ بھرشٹ ہو جاوے۔ وہ کامیابی کے حاصل نہ
 کرنے کے سبب کسی گتی کو پراپت ہوتا ہے، بہیم مارگ سے جھٹکا ہوا وہ یوگ بھرشٹ شخص چھوٹے چھوٹے
 بادلوں کی مانند نشٹ تو نہیں ہو جاتا، میرے یہ شک آپ ہی دور کرنے کے یوگیہ ہیں۔ آپ کے سوا اور
 کوئی بھی اس شک کو نہیں مٹا سکتا۔ شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشائی فرمائی۔ ارجن! ایسے منش
 کا ناش نہ تو اس لوک میں ہی ہوتا ہے۔ اور نہ پہ لوک میں کلیان مارگ والے کی کبھی دُر گتی ہوتی ہی نہیں
 پنیہ ثانی ویکتی جس ستھان کو پراپت کرتے ہیں۔ اس کو پاکر وہاں بہت عرصہ تک ٹیما کر رہے گئے بعد یوگ
 بھرشٹ منش پوتر اور سادھن والے گھرانے میں ٹیما لیتا ہے۔ یا گیتا یوگی کے بارے میں حکم لیتا ہے۔

میں ایسا جنم کھنتا سے ہی پر اپت ہوتا ہے۔ ارجن وہاں سے اُسے پہلے جنم کی بدھی کے سنسکار ملتے ہیں وہاں سے وہ موکش کیلئے آگے بڑھتا ہے۔ اُسی پہلے ابھیاس کے کارن وہ لوگ کی طرف مٹھنکر، لوگ کا وہ جگیا سو سکام ویدک کرم کر نیوالے کی ستمتی کو پار کر جاتا ہے۔ اور شوق سے اور کوشش کرتا ہوا یوگی پاپ نکت ہو کر انیک جنم سے شدھ ہو کر پریم گتی کو پر اپت کرتا ہے۔ یوگی تپسوی کی نسبت اُوچا ہے۔ گیان سے بھی وہ سریشٹ ہے۔ اور کرم کانڈی سے بھی اس لئے اے ارجن! تو یوگی بن اور یوگیوں میں بھی تو مجھ میں من پر وکر مجھے شر و صھا پور بک بھجتا ہے۔ اُسے میں سب سے سریشٹ مانتا ہوں۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان مٹھی نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! دریاے گوداوری کے کنارے ایک عظیم الشان شہر تھا۔ اُس میں جن مٹھی نامی ایک بڑا دھرماتما راجہ تاج کرتا تھا۔ جیسا دھرماتما راجہ تھا ویسی ہی دھرماتما اُس کی رعیت تھی۔ ایک دن کہیں سے اُٹتے ہوئے بہت سے ہنس آرام کرنے کی غرض سے اُس شہر میں اُترے۔ اُن

میں سے ایک ہنس تو اترتے کے ساتھ ہی دوبارہ اڑنے کے لئے بتیاب ہو گیا۔ لوگوں نے کہا اے ہنس تو اتنا بتیاب کیوں ہے؟ کیا تو راجہ جان شرقی سے بھی پہلے سورگ میں پہنچنا چاہتا ہے؟ ہنس نے جواب دیا کہ مہاراجہ جان شرقی سے بھی مہرشی رٹیک سریشٹ ہیں۔ وہ بکینڈھ میں جائیں گے۔ راجہ نے جب یہ داستان سنی تو سوچا کہ واقعی مہرشی رٹیک بہت زیادہ دھرماتما ہوں گے۔ لہذا ان کے درشن کرنے چاہئیں۔ وہ رتھ میں سوار ہو کر تیرتھ یا ترا کے لیے ننگا اور مختلف تیرتھوں پر گھومتا ہوا مشری بدری نارائن جی میں پہنچا۔ وہاں پر مہرشی رٹیک کی رہائش تھی۔ راجہ جان شرقی نے ان کے پاس جا کر دُندوت کی مہرشی نے بھی اُس کا بھلی بھانٹی ستکار کیا۔ راجہ نے استفسار کیا کہ آپ کا اتنا بیج کس کے بل سے ہے۔ مہرشی بولے راجہ! میں تو جٹا دھاروی مجیم انگلی اور کوپین دھاروی ہوں۔ پتیہ تو میں کیا کر دنگا۔ ہاں ہر روز شرید مجھوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پانچواں کیا کرتا ہوں۔ یہ سب اُسی پانچ کا ہی پرتاپ ہے۔ یہ سن کر مہاراجہ جان شرقی نے اپنے لٹکے کو دہاں بٹکر اپنا بیج پاٹ اُسے سونپ دیا۔ اور خود مہرشی رٹیک کے آشرم میں رہ کر شرید مجھوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پانچواں نیم پوریک کرنے لگا۔ ایک دن اُس نے دیو دیہی پائی اور دیو دوت مست پمان

میں بٹھا کر سیکھنے کو لے گئے۔

۵

رموزِ حقیقت سکھاتی ہے گیتا صداقت کی راہیں دکھاتی ہے گیتا
 جہالت کے پردے اٹھاتی ہے گیتا من و تو کے جھگڑے مٹاتی ہے گیتا
 یہ گیتا ہے یا مشعل حق نما ہے شری کرشن خود جس میں فہم نہ ہے

ساتواں ادھیائے گیان و گیان یوگ

مجھ کو ان شری کرشن چندر جی بہاراج نے فرمایا۔ ارجن! مجھ میں من لگا کر میرا آشراف کر یوگ سیکھ کر تا
 ہوا تو نیچے لیوے تک اور سمیپورن روپ سے مجھے کس طرح سے جان سکتا ہے؟ میں یہ گیان تجھے پورن روپ
 سے بتاؤں گا۔ اسے جاننے کے بعد پھر اس لوگ میں اس سے زیادہ کچھ جانتے کو باقی نہیں رہے جاتا۔ سیدھی کی

پراپتی کے لئے ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی سہی کیا کرتا ہے۔ اور ان کو شش کرنے والوں میں سے بھی کوئی ایک ہی مجھے اصل رُعب سے پہچانتا ہے۔ یہ تھوڑی جملہ اگنی، وایو، اکاش، مہن، بکھری اور اہم بھاؤ یہ آٹھ پرکار کی میری پراپ کر تے تھے۔ اس سے بھی اونچی پراپ کر تے تھے۔ جو حیوٹ پس ہے۔ یہ جگت اُس کے ادھار پر چل رہا ہے۔ مہوٹ ماتر کی پیدائش کا کارن تو ان دونوں کو چاہی اس سے جگت کی پیدائش اور ناس کا کارن میں ہوں۔ ارجن! مجھ سے بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ جیسے تارے میں ہوتی ہے رستے ہیں۔ دیے ہی یہ جگت مجھ میں پرویا ہوا ہے۔ ارجن! جل میں رس میں ہوں۔ سورج اور چاند میں تیج میں ہوں۔ سب دیدوں میں اونکار میں ہوں۔ اکاش میں شبدا میں ہوں۔ اور پُش کا پرکارم میں ہوں۔ پر تھوڑی میں خوشبو میں ہوں۔ اگنی میں تیج میں ہوں۔ پراپی ماتر کا جیون میں ہوں۔ تپسوئی کا تپ میں ہوں۔ سارے حیووں کا سنا تہ تیج مجھے جان ابھیمان کی بدھی میں ہوں۔ تیجسوئی کا تیج میں ہوں۔ بلوان کا کام اور رگ ربت بل میں ہوں۔ پرانیوں میں دھرم کا وردھونہ کسے والا کام میں ہوں۔ جو جو سا توک راجس اور تامسی بھاؤ ہیں۔ ان کو مجھ سے پیدا جان! لیکن میں ان میں ہوں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ مجھ

میں ہیں۔ ان تینوں گھوڑوں کے بھادوں سے سارا سنسار موبت ہو پڑا ہے۔ اور اس لئے مقبول میں پر
 کہ عجب آہناشی کو وہ نہیں پہچانتا میری ان تین گھوڑوں والی مایا کا ترنا مشکل ہے۔ پر جو میری ہی شرن لیتے
 ہیں۔ وہ اس مایا کو ترناتے ہیں۔ وہ آچار سی موڑ دینے میں میری شرن میں نہیں آتے۔ وہ بد نصرت
 ہیں۔ جو کالگیان مایا وہ ارا نا لیں جو چکا ہے۔ چار قسم کے سدا چار سی منش مجھے پوچتے ہیں۔ دُکھی جگیا سو
 ترن نہ کرنا۔ گھوڑا نہیں سے کیا فی سبب سے ترن لیت ہے۔ وہ مجھے پیارا ہے۔ میں اسے عزیز ہوں یہ
 میری جگہ سے لپکتے ہیں۔ لیکن گھوڑا تو میرا آتما ہے۔ ایسا محبت میرا ہے۔ مجھے پرست کرنے کی نسبت
 دوسری اہم گنتی کوئی ہے نہیں۔ ایسا جانتا ہوا گھوڑا میرا آتما ہے۔ بہت جنموں کے بعد گھوڑا فی بھی پرست
 کرتا ہے۔ سب اسود پوڑے ہے۔ ایسا جاننے والا ہوتا تھا بہت ہی دو بھ ہے۔ مختلف قسم کی کامنوں
 کے کارن جن کا گھوڑا ہر اگید ہے۔ ایسے لوگ اپنی یہ گرتی کے انوسار علیحدہ علیحدہ طریقوں کا آتما لیکر
 دوسرے دیوتاؤں کی شرن میں جاتے ہیں۔ جو جو منش جن جن سردپ کی جگہ شر دھا پور دک کرنا چاہتا
 ہے۔ اُس اُس سردپ میں اُن کی شر دھا کو در دھ کر تا ہوں۔ شر دھا پور دک ان دیوتاؤں کی

ارادھنا کر کے وہ اپنی خواہشات پوری کر لیتے ہیں۔ مگر ان کو جو پھل پراپت ہوتا ہے۔ وہ ناش ہو جانے والا ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کو بھیجنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں۔ اور مجھے بھیجنے والے مجھے پاتے ہیں میرے پرما بناشی اور انوپ سرڈپ کو نہ جاننے والے بدھی ہیں۔ لوگ اندریوں سے پرے مجھ کو اندریوں سے پراپت ہونے والا مانتے ہیں۔ اپنی یوگ مایا سے ڈھکا سوا میں سب کے لئے ظاہر نہیں ہوں۔ یہ موڑھ جگت مجھ اجتم اور نشٹ نہ ہونے والے کو اچھی طرح نہیں پہچانتا۔ ارجن! جو ہو چکے ہیں۔ درتھان وائندہ ہونے والے سمجھی مہوتوں کو میں جانتا ہوں۔ لیکن تجھے کوئی نہیں جانتا۔ اے پارتمہو! اچھا اور دولیش سے پیدا ہونے والے سکھہ دھم وغیرہ دوند کے موہ سے پران ماس اس جگت میں مہرچمت رہتے ہیں۔ لیکن جن سدا چاری لوگوں کے پاؤں کا انت ہو چکا ہے۔ اور جو دوند کے موہ سے مکت ہو گئے ہیں۔ وہ اٹل برت والے مجھے بھیجتے ہیں۔ تو میرا اثر الے کر بڑھاپے اور موت سے مکت ہونے والے کا ادیوگ کرتے ہیں۔ وہ پورن برہم کو ادھیانم اور ساس کے کم کو جانتے ہیں۔ اوی مہوت، ادھی دیو بلکہ لیکت مجھے جنہوں نے پہچانا ہے۔ وہ سبتو کو پراپت ہوئے تجھے مریو کے سبے بھی مہکوان

کا دھیان کرتے ہیں۔

ساتویں ادھیائے کامہاتم

مہگو ان شرعی نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! پٹیل نامی نگر میں سنکو کرن نامی ایک ویش
رہتا تھا۔ ایک ہار جبکہ وہ تجارت کی غرض سے کسی دوسرے نگر کو جا رہا تھا۔ راستے میں وہ سانپ
کے کاٹنے سے مر گیا۔ جب سنکو کرن کے لڑکے کو خبر ملی تو وہ وہاں پہنچ کر اس جگہ کو کھودنے لگا جہاں
پر کہ اُس کا باپ مر رہا تھا۔ اتنے میں ایک بانی سے ایک بڑا سیاہ رنگ کا سانپ نکلا۔ اور بولا
بیٹے میں سنکو کرن ہوں تو گھر جا کر کسی گیتا پاٹھی برہمن کو بلا کر شرمید مہگو ت گیتا کے ساتویں
ادھیائے کا پاٹھ کروا۔ اور مجھے اس جون سے چھوڑا۔ سنکو کرن کے لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ شرمید
مہگو ت گیتا کے پاٹھ کے چل سے سنکو کرن نے دیو دیہی پائی۔ دیو دوت بمان لے کر آئے
اور اُسے بیکٹھ میں لے گئے۔

آٹھواں اومیاٹے اکشر بھرم یوگ

ارجن نے دریافت کیا۔ اے پرشوتم ! اس بھرم کا سروپ کیا ہے ؟ اومی بھوت کیسے کہتے ہیں !
 اومی دیو کیا کہلاتا ہے ؟ اے مدھو سودنا ! اس دیہہ میں اومی یگیہ کیا ہے ؟ اور کس پرکار کا ہے
 اور سنجی پرش آپ کو مریو کے سے کس پرکار پر بیان سکتے ہیں ؟ آئندہ کندھجوان شری کرشن چندر جی !
 جو سب سے آتم اپناشی ہے۔ وہ بھرم ہے۔ پرانی ماتر میں اپنی ستا سے جو رہتا ہے۔ وہ اومیاٹم ہے !
 پرانی پاتر کو پیدا کرنے والا سرشی دیا پارکرم کہلاتا ہے۔ اومی بھوت میرا ناش والا سروپ ہے !
 دیوسنے والا مہراجیو سروپ ہے۔ اے پرش سریشٹ ارجن ! اس اومی یگیہ جوں شری تیگ دینے
 کے سے جو پرش میرا سمرن کرتا ہوا شری تیگ کرتا ہے۔ یقیناً وہ میرے ساکشات سروپ کو ظاہر
 کرتا ہے۔ اور ملش جس جس بھاؤ کا سمرن کرتا ہوا شری تیگ کرتا ہے۔ وہ اسی کو پراپت ہوتا ہے۔ ارجن !

لئے تو ہر سیمہ میرا ہی خنتن کر! اس پر کار مجھ میں من اور بدھی رکھنے سے تو ضرور مجھ کو پاویگا۔ یا رتھا!
 چت کو ابھی اس سے مستقر کر کے، اس کو ادھر ادھر نہ جانے کی اجازت دیکر جو بھگوان کا دھیان کرتا ہے
 وہ دویہ پریم پرش کو پاتا ہے۔ جو منش موت کے وقت اجل من سے بھگتی مان کر اور یوگ بل سے بھوؤں
 کے درمیان پران استھاپت کر کے سر و گیارہ پرتن، سب کو نیم میں رکھنے والے سب سے سوکھشتم سب کے
 پالن ہار، سور یہ کے سمان تیجھوی، اگیان روپی اندھکار سے پرے سروپ کاسرن کہتا ہے۔ وہ دویہ پریم
 پرش کو پاتا ہے جسے وید کے جاننے والے دوان اکثر نام سے ورتن کہتے ہیں۔ اور جس کی پرپتی کی
 اچھی سے لوگ برہمچریہ کا پالن کرتے ہیں۔ اُس کو میں تجھے مفصل بتاتا ہوں۔ ارجن! شری میں وشیوں
 کے پرورش کرنے والے دروازوں کو بند کر کے یعنی اندیوں کو وشیوں سے ہٹا کر اور من کو ہر دیش
 روک کر اند پران والو کو بھوؤں کے درمیان دھارن کر کے جو پرش سمدھی لگا کر اوم کا اچارن کرتا
 ہوا، اس دھیہ کا تیلاگ کرتا ہے۔ وہ سریشٹ گتی پہ پہنچ جاتا ہے۔ ارجن! جو پرش ایک چت ہو کہ یہ پاتا
 کا سدا دھیان کرتا ہے۔ اُس کرم یوگی پرش کو میں سدا آسانی سے پراپت ہو سکتا ہوں۔ وہ پریم سدا جاتا

مجھے یہ ایت ہو کر دکھ کے گھر ناش ہونے والے جنم کے چکر میں نہیں پھنستے۔ ہے ار جی! برہم لوک سے لیکر
 محبوب لوگ تک سب لوک ایسے ہیں۔ کہ ان میں پہنچا تو آپریش پھر جنم لیتا ہے لیکن جو پریش مجھ ایشور
 کو پر ایت کر لیتا ہے۔ اُس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ دن رات کے جاننے والے یوگی جانتے ہیں۔ کہ برہما کا دن
 ایک ہزار چترنگی کے برابر ہے۔ اور اتنی ہی رات ہے۔ برہما کا دن شروع ہونے پر سب ادویت میں سے
 دیکت میں لین ہو جاتے ہیں۔ یہ سب محبوب سمودات برہم رات کے آغاز میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور برہم
 دن کے طلوع پر پھر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اُس ادویت سے پرے ایسا دوسرا سناقتی ادویت بھاؤ ہے۔
 سارے ناش ہونے پر بھی یہ سناقتی ادویت بھاؤ ناش نہیں ہوتا۔ جو دھوکا اکھشر کہلاتا ہے۔ اُسی کو
 برہم گتی کہتے ہیں۔ جسے پانے کے بعد لوگوں کا پُر جنم نہیں ہوتا۔ وہ میرا برہم دھام ہے۔ اے پار تھا! اُس
 اتم پریش کے درشن بڑی بھگتی سے ہوتے ہیں۔ اس میں محبوب ماتر رہتے ہیں۔ اور یہ سب اُسی سے دیا
 ہیں۔ جس وقت موت آنے پر یوگی مومکش پاتے ہیں۔ اور جس وقت موت کے بعد اُن کا پُر جنم ہوتا ہے

یا نہیں ہوتا۔ پس تم سے اُن کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ اُتر اُن کے چھ مہینوں میں شکل پکش میں دن کے وقت جنم چھوڑنے والے 'برہم' کے جاننے والے یوگی برہم کو پالیتے ہیں۔ دکش اُن کے چھ مہینوں میں کرشن پکش میں راتری میں 'جگہ' دھواں پھیلا ہوا ہویشریہ چھوڑنے والے یوگی پتر جنم پاتے ہیں۔ سنسار میں یہ دو شکل اُرد کرشن مارگ سدا سے مانے گئے ہیں۔ دیویاں اور پتریاں انہی دونوں کا نام ہے۔ ایک پر چلنے والا ملک ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے پر چلنے والا پھر جنم لیتا ہے۔ ہے ارجن! ان دونوں مارگوں کو جاننے والا یوگی کسی مبولتا نہیں ہے۔ لہذا تو بھی ایسا ہی کرم یوگی بن! اس دیہہ کو جاننے والا یوگی 'وید میں' 'یگیہ میں' 'تپ میں' اور والی میں جو پھل بیان کیا گیا ہے۔ ان سب کو پار کر کے سناتن برہم کے سروپ کو پراپت کر لیتا ہے۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

مٹری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! کن میں سوشرما نامی ایک دھرماتما برہمن رہتا تھا۔ وہ بہت ہی مالدار تھا۔ لیکن باوجود مالدار ہونے کے ہمیشہ ہی دان پنیہ آدی کارثواب کرتا رہتا تھا۔ اُس کے ہاں سناٹا

نہ تھی۔ اُس نے ایک دن ایک دہاتما سے پرار تھنا کی۔ دہاراج میرے ہاں سنتان نہیں ہے۔ دہاتما
 اُس سے کہا۔ تو اشو مہیدھ بیکہ کر۔ بکرا دیوی کی بھینٹ کر تیرے ہاں یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔ برہم
 ایک بکرا لا کر اسے دیوی کی بھینٹ کرے کے لئے ماسے کو تیار ہوا۔ بکرے نے قہقہہ لگایا۔ برہمن نے اُس
 سے اُس کے بننے کا سبب دریافت کیا۔ بکرے نے کہا شیوہ تھی کہ ششہ جنم میں میرے ہاں اولاد
 تھی۔ ایک برہمن نے مجھ سے اشو مہیدھ بیکہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ میں ایک بکری بعد اُس کے بچے کے فر
 لایا۔ جب میں بکری کے بچے کو ماسے لگا۔ تو بکری بولی۔ بچے مار کر بچے نہیں ملا کرتے۔ بکرے میں نے
 اُس کی بات کی طرف رتی بھر نہیں تو جو نہ دیکھا اُس کے بچے کو مار ڈالا۔ بکری نے مجھے شراب دیا۔ کہ جاتیرا
 یہی حال ہوگا۔ چنانچہ مرنے کے بعد دھرم راج نے مجھے بندہ بنایا۔ گلی گلی تماشہ دکھاتا۔ ٹھوس بیٹ بھجھ کر
 کھاتا مجھے کبھی نصیب نہ ہوا۔ اس کے بعد مجھے کئے کی جو نالی روٹی کے لئے سرد روانہ ہوا نکلتا پھرتا۔ ایک
 دن ایک شخص نے بجائے روٹی دینے کے مجھے ایسا لاکھا روٹیاں کر لوائیں گئی۔ اور کر کے ساتھ شریہ بھی
 گیا۔ اب میں گھوڑا بنا۔ گھوڑا بھی بنا ایک بھٹیارے کا۔ کھانے کو تھوڑا لٹا اور پوچھو نہ یادہ ڈھونا پڑتا

ایک دن جب کہ تین بچے مجھ پر سوار تھے۔ میں کچھو میں چھنسا گیا۔ اور اس سے میری موت ہو گئی۔ کہا ننگ
 بیان کروں۔ ایک بکرے کے بچے کے مارنے کے بدلے مجھے متعدد جہنم لینے پڑے۔ اور وہ مصیبت پر
 مصیبت مجھ پر لڑی کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اب کی بار بکرے کی ٹران لٹی۔ تم نے خریدی تو میں نے بیجا
 کہ آرام پاؤں گا۔ مگر تم تو چھرا لے کر میرا خاتمہ ہی کرنے والے ہو۔ بہ ہونے کے بارے میں کوئی شہر میں چند
 سو ہترمانا ایک راجہ اٹھان کرنے کے لئے آیا۔ اُس نے پیٹھ سے دریافت کیا۔ کہ کونسی شے دان کروں
 اُس نے کہا۔ لوہے کا پریش دان کرو۔ چنانچہ راجہ نے لوہے کا ایک آدھی بنوایا۔ اُس کی آنکھیں بند
 کی تھیں۔ اُس لوہے کے پریش کو دان کر کے راجہ چلنے کو تیار ہوا کہ وہ لوہے کا پتلا ہڈا۔ راجہ نے اُس
 پتلے پتھ سے کہا کہ تو مجھے دان میں لیگا۔ اُس نے کہا تیرے جیسے کئی لئے ہیں۔ اُس کی بات سن کر وہ
 پتلا بڑے زور سے چٹا۔ پھر اُس میں سے ایک سیاہ خام مورقی برآمد ہوئی۔ برہمن نے اُس وقت شہر
 جگوت گیتا کے اٹھویں ادھیائے کا پاتھ کیا۔ راجہ اور اُس مورقی دونوں نے دیو دیہی پانی آکاش
 سے دیو دوت پمان لے کر آئے اور ان دونوں کو اُس میں بٹھا کر بیکٹھ کر لے گئے۔

نواں ادھیائے راج ودیاراج گوہمہ یوگ

جنگوانی مشری کرشن چندرجی نے فرمایا۔ ارجن! تیرے دویش بہت ہونے کے کارن تجھے میں گت سے گت انو جھوٹکیت گیان دوںگا۔ جسے جان کر تو اکیان سے بچے گا۔ ودیاؤں میں یہ راجہ ہے اور گوہمہ دستوروں میں بھی راجہ ہے۔ یہ پوتر آتم پر تیکش آپار میں لانے میں سہج اور ابناسی ہے۔ ایسے دھرم پر جی کو شروع نہاں ہے۔ وہ مجھ کو نہ پہنچا کہ جن مرن کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ میرے ادیکت سرورپ یہ سارا جگت میرا ہوا ہے۔ سب جھوٹ میرے آدھار پر ہیں۔ میں ان کے آدھار پر نہیں ہوں۔ تم میرے اس ایشوری پر بھاؤ کو دیکھو۔ میں جیووں کا پالنہ کر نیوالا ہونے پر بھی ان میں ستمت نہیں ہوں۔ جس طرح ہر طرف پھیلنے والی ہوا آکاش میں قیام رکھتی ہے۔ ویسے ہی سب پدارتھ مجھ میں ستمت رہتے ہیں۔ اے کنتی پتر۔ پہلے کے انت میں سب پدارتھ مجھ میں لین ہو جاتے

ہیں۔ پھر سرشتی کے سمیہ اُن پر کشتی میں لیں سب پدارتھوں کی تھما یوگیہ رہ چکا کرتا جھل۔ میں ان سب
 چراچروں کو اُن کے کرموں کے اُنوسار رچتا رہتا ہوں۔ ارجن! یہ کرم مجھ کو باندھتے نہیں۔ کیونکہ میں کسی
 میں راگ و دیش نہیں رکھتا۔ میری پرکرتی بار بار اس ستھ اور اور جنگم جگت کو پیدا کرتی ہے۔ موڑ کا
 میرے ہمیشہ رُوپ کو نہ جان کر مجھے انسانی جسم میں آشرالینے والا سمجھتے ہیں۔ اور میری جھگتی نہیں
 کرتے۔ اس کا کارن اُن کی الپ بُدھی ہے۔ اور اسی اُن کی اچھیاؤں کی اپورنی۔ کرموں کی نشیچھلتا
 تیار تھ گیا نہ ہونے کے سبب اُس کی نشیچھلتا ہے۔ ایسے راگھتشی اور اُسری پرکرتی والے موڑ
 موہ میں ڈال رکھنے والی اُسری پرکرتی کا اثر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اسے اچھیاؤں پرکرتی
 والے جہاتا ہیں۔ مجھ کو سب موٹوں کا کارن اور اناشی جان کر میری انیہ جھگتی، میرا گن، میری پراپتی
 کے لئے وڑھتا کے ساتھ بتن کیا کرتے ہیں۔ اور جھگتی کے ساتھ منسکار کیا کرتے ہیں۔ اور کرم یوگی بھی
 گیاں نہ پ یگیہ سے میری پوجا کرتے ہیں۔ اور سرُوپ نکت کی اُپاسنا نانا رُوپ سے کرتے ہیں
 کیونکہ میں ہی یگیہ کا سنگاپ ہوں۔ یگیہ ہوں۔ میں ہی اناج ہوں۔ میں ہی ادشدھی ہوں۔ میں ہی

منتر ہوں میں ہی آہوتی ہوں۔ میں ہی اگنی ہوں اور میں ہی جون کی ساگر ہی ہوں۔ میں ہی اس جگہ
 پتاتا تو دھاتا اور پتارہ سب کے چائٹوں کے یوگیہ یوتہ اور تکار رگ بھر اور سام میں ہی ہوں۔ کریم
 پھل امرن کرنے والا سو امی شبد اور اشبد کا سا کشی اشرا منتر آتھتی اور پہلے کا مقام اور انبانی
 بھی میں ہی ہوں۔ اور مرتبہ بھی میں ہی ہوں۔ مامرا بھی میں ہی ہوں۔ گہمی اور سر دی وہاں بھی میں ہی
 پیدا کرتا ہوں۔ تیتوں ویدوں میں ورت کہوں کے کرنے والے اور سوم رس کے پیچھے والے بابوں
 سے رہت پڑش بگیوں سے میری پوجا کر کے سورگ کی کامنا کرتے ہیں۔ مہر پنیہ کریموں کے پھل
 سرورپ سورگ کو پہنچتے ہوتے ہیں۔ اور دیوی جھوگوں کو جھوگتے ہیں۔ اور سورگ کے جھوگ جالی
 کو جھوگتے کے بعد پنیہ کال کے سہا پتہ جو جانے پر اس منشی کوک میں لٹا کرتے ہیں۔ دیو ک کریموں
 کے کرنے والے اس طور پر وہم پر پھل پیرا ہو کر آرائشیں میں لہتے ہیں۔ جو یوگی ایک بھادستہ میرے
 میں لیں ہوتے ہوئے میرا چہرہ کہتے ہیں۔ ایک ہی بھادستہ لگے ہوئے یوگیوں کے فضا نام کریموں کا
 بھا۔ میں اٹھاتا ہوں۔ اے کنتی پتر اشا ستر گیاں سے ہیں جو پرتش دوسرے دیوتاؤں میں شردہ اور

بھگتی رکھتے ہیں۔ وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ گرائوں کی پوجا و دھرمی پوجک نہیں ہے۔ کیونکہ اُن
 دیوتاؤں میں بھی ایشور ہی سہت ہے۔ سب یگیوں کی رکشا کرنے والا اور اُن کا پھل دینے والا میں
 ہی ہوں۔ مگر دوسرے دیوتاؤں کے بھگت میرے اس رُپ کو نہیں جانتے۔ لہذا صحیح راستے سے
 بھگت رہتے ہیں۔ نیم یہ ہے کہ دیوتاؤں کے پجاری اُن کو، بھگتوں کے پجاری بھگتوں کو اور میری
 پوجا کرنے والے مجھے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح سے جو پرانا کے سچے رُپ کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ
 کوکشی رُپ پھل کو حاصل کرتے ہیں۔ جو منش پتر، پشپ، پھل، اہل کچھ بھی پریم سے مجھے سمرپت کرتا
 ہے۔ اُس شاعر آتما دوار بھگتی سے سمرپت کیا ہوا ہے۔ تحفہ سہی کرتا ہوں۔ ارجن! سب کرم،
 ہانا پینا، یگیہ کرنا، دان کرنا، تپ کرنا سب میرے نمپر سن کر دو۔ اسی طرح سے کرنے سے شہ
 شہ پھلوں سے مُکت ہو کر تو پرانا کو پراپت کریگا۔ میں سب پرانیوں میں سم بھاری رہتا ہوں
 بھ کوئی پریم نہیں ہے۔ نہ ہی بھگت سے دیش ہی ہے۔ جو بھگتی پوجک میرا بھگت ہے۔
 میں بھی سدا اُن کے انت کرنا میں سہت رہتا ہوں۔ اگر کوئی دُر آچاری ہی ایک ماتہ بھاؤ سے

سے مجھے بھیجے۔ تو اُس کو سادھو ہی سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ نیشکام کرنے کے سفلپ سے وہ شیکمیری مُرتا بن جاتا ہے۔ اور پریم شانتی کو پرپا پت ہوتا ہے۔ ارجن! میرے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ جو پانی یونی ہیں۔ استری، ویش اور شودر جو میرا نیشکام کرم یوگ روپی بھگتی سے میرا سہارا لیتے ہیں۔ وہ بھی پریم گتی کو پرپا پت ہو جاتے ہیں۔ پھر دودان، برہمنوں اور راج رشی کھشتریوں کا تو کہنا ہی کیا! اس لئے تو اس ناش والے اور سکھ رہت لوک میں جنم لے کر ایشور کی آگیا میں رہ! ایشور میں من لگاؤ۔ اُس کی بھگتی کر، اُس کی ہی پوجا کر، اُسے نمسکار کر۔ اس پر کار بیکت ہو کر تو پر ماتما کو پرپا پت ہو گا۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری ناراین نے فرمایا۔ اے لکشی! ملک دکن میں بھاؤ موثر مانا نامی ایک شودر رہتا تھا۔ وہ شیطانی خصلت کا انسان تھا۔ ماض کھاتا، جوا کھیلتا اور آٹھوں پہر شراب کے نشے میں چور رہتا تھا۔ ایک دن کثرت نے نوشی کے سیب اُس کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اور اُس نے مر کر پرپیت ہو گیا۔

ایک درخت پر رہائش اختیار کی۔ اُسی شہر میں ایک برہمن اور اُس کی بیوی بھی جو کہ نہایت ہی سدا
 حق رہتے تھے۔ اُن دونوں نے بھی مکر اور پریت بن کر اُسی درخت پر رہائش اختیار کی جس
 پر کہ بھاؤ سو شرا رہتا تھا۔ ایک دن پشاپنی (براہمنی) نے برہمن سے کہا کہ کیا اسے اپنے گزشتہ
 جنم کی خبر ہے؟ پریت نے کہا ہاں میں اپنے گزشتہ جنم سے آگاہ ہوں۔ برہمنی نے کہا کیسے؟
 کون سے پنیہ سے؟ برہمن نے کہا۔ اور کوئی پنیہ کرم تو میں نے کیا نہیں۔ ہاں شرمید مہکوت
 گیتا کے نویں ادھیائے کے تین شلوک باقاعدہ طور پر ایک گیتا پامنی برہمن سے سُنا رہتا تھا
 پشاپنی (براہمنی) نے کہا مجھے وہ شلوک سناؤ۔ درخت کی سب سے اوپر والی شاخ پر بیٹھا
 پشاپریت (بھاؤ سو شرا) بھی اُن کی بات چیت سن کر اُن کے پاس آگیا۔ اور بتی ہوا کہ مجھے
 بھی وہ تین شلوک سناؤ۔ برہمن نے براہمنی اور پریت کو شرمید مہکوت گیتا کے نویں ادھیائے
 کے وہ تین شلوک سنائے۔ برہمن کا شلوکوں کا سُنانا تھا کہ نینوں نے ترنت ہی دیو دیہی
 پالی۔ بیکنٹھ سے ہمان آئے۔ اور دیو دوت اُن کو اُن میں بٹھا کر ملے گئے۔

س

خوشی زندگی کی نہ مرنے کا غم ہے یہ چولا بدلنے کا پھر کیوں بھرم ہے
 زمانہ میں نیشکام جس کا کرم ہے اُسے پھر کہاں داغ رنج و الم ہے
 ہمیں درسِ عبرت پڑھائی ہے گیتا تصوف کے دریا بہائی ہے گیتا

دسواں اوصیائے وہمبوتی یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔ اے مہاباہو! تم میری بات جس پریتی سے سن
 رہے ہو۔ اُسے دیکھتے ہوئے تمہارے ہر بات کی اچھیا سے میں تمہیں نتو کی بات اور بتاتا ہوں
 سنو۔ دیوتاؤں اور مہرشیوں کا بھی میں ہی کارن ہوں۔ مرنیوں لوگ میں رہتا ہوں۔ جو گیلی
 لوگوں کے مہیشور کو اجنا اور انا دی جانتا ہے۔ وہ سب پالیوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔

گیان کاشماستیہ اندریاں نگرہ، سکھ دُکھ، جنم مرتیو، جیجے، نڈرتا سلتوش، تپ، دان، ایش، اپیش
 نیکامنی اور بدنامی پرانیوں کے یہ عجیبے عجیبے بھاؤ کا پیدا کرنے والے ہیں۔ مہرشی کشپ، اترے
 بھارو، اج، وشنو، اتر، گوتم، جمدگنی اور وشنو، سپت رشی اور ان سے پہلے سنگ و غیرہ اور چودہ
 صنو میرے سنگھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے یہ لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ جو شخص میری اس
 پریشور پر روپ شکتی اور یوگ شکتی کو ٹھیک طور پر سمجھ لیتا ہے۔ وہ نشوونما سے کرم یوگی بن کر ایشور کا بھگت
 ہوتا ہے۔ مجھ میں چیت لگا کے والے، مجھے پران اور پن کرنے والے، باہم گیان چرچا کرتے ہوئے میرا
 ہنسی بھی کرتے ہوئے خوش رہتے ہیں۔ ان نہ نتر بھگن کرنے والے یوگیوں کو میں دہ سم تو بدھی یوگ دیتا ہوں۔
 جس سے کہ وہ مجھ میں بلین ہو جاتے ہیں۔ ایسے پُرسوں پر دیا کر کے میں اُن کے انت کرن میں سخت ہو
 کر میں اُن کے اگیان کو گیان دیپ سے روشن کر دیتا ہوں۔ ارجن نے کہا — بھگوان! آپ پریم پریم
 ہیں۔ پریم دھام ہیں۔ پریم پوتر ہیں۔ سارے رشی، دیورشی، نارداست، دیول اور ویاس آپ کو پریم پریم
 پریم دھام پریم پوتر دیو پریش بتاتے ہیں۔ اور آپ خود بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں۔ میں

سچ مانتا ہوں۔ بھگوان آپ کے سر و پ کونہ دیو جانتے ہیں اور نہ دانو! اے پر شوتم! اے حیووں کے پتا!
 اے دیووں کے دیو! اے بھگت کے سوامی! آپ خود ہی اپنے تئیں جانتے ہیں۔ جن دھموتیوں کے ذریعوں
 سے آپ ان لوگوں میں ویسا پت ہو رہے ہیں۔ آپ وہ مجھے اپنی وہ دھموتیاں و ستارے سے بیان فرمائیے کہ
 میں کس طرح چنتن کرتے ہوئے آپ کو پہچان سکتا ہوں۔ بھگوان شری کرشن چندر جی ہمارا راج نے فرمایا۔
 ارجن! میں اپنی مکھیہ دھموتیاں تجھ سے کہوں گا۔ ان کے و ستارے کا توانت نہیں ہے۔ ارجن! میں سب
 پرانیوں کے ہر دیہ میں ستھت آتا ہوں۔ میں ہی ان سب کا آدمی مدھیہ اور انت ہوں۔ آدمیوں میں
 و شنو، حیوتیوں میں جگمگا تا ہوا سور یہ میں ہوں۔ ہواؤں میں مریچی اور نکشتروں میں چاند میں ہوں۔
 دیدوں میں دید، دیووں میں اندر، اندریوں میں من، پرانیوں میں چیتنا، رُ دروں میں شکر، یکشوں
 اور اکشوں میں کبیر، دسودوں میں گنی، پریتوں میں سمیرو، پرہستوں میں برہسپتی، سیناپتیوں میں
 کارتیک، سروروں میں ساگر، مہر شوں میں بھرگو، بانی میں ایک اکھشتر، اوم، یگیوں میں جب یگیہ اور
 ستھر بنے والوں میں ہمالیہ، برکھشوں میں پیل، دیورشیوں میں نارد، گندھربوں میں چترتھ اور سدھوں

میں کپل مئی، گھوڑوں، اُچ شرّوا، ماتھیوں میں ایراوت، منٹوں میں راجہ، شستروں میں بکر، گھوڑوں
 میں کام، دھینو، سرپوں میں واسکی، ناگوں میں شیش ناگ، جل چروں میں ورن، پتروں میں اریٹا،
 ساشن کرنے والوں میں یکم، رکھشوں میں پرہاد، گنتی کرنے والوں میں سمیہ، بن پشوؤں میں سنیر،
 پرندوں میں گرڑ، پوتر کرنے والوں میں والو، شستردھاریوں میں رام، مچھلیوں میں سے مگر چم، ندیوں
 میں گنگا۔ سرشیٹوں کا آدمی، انت اور مدھیہ میں ہوں۔ ودیاؤں میں ادھیاتم دویا، اور وار ودار کرنے
 والوں کا دوار، اکھشروں میں اکارہ میں ہوں۔ ابناٹی کال میں ہوں۔ مرتیو اور آپن ہونے والوں کی
 کی اُپتی کا کارن میں ہوں۔ میں استریوں کی کیرتی، شریر، سوندریہ، شیریں زبانی، سمرن، شکتی، دھیرج اور
 کشا ہوں۔ میں سام ویدوں کے گیتوں میں بہ بہت، چھندوں میں گایتری، ہینوں میں مانگہ اور
 رتوؤں میں بسنت ہوں۔ میں چھل کرنے والوں کا چھل، ہوں۔ پر بھاؤ شالیوں کا پر بھاؤ، جیتنے والوں
 کی وجے، ساٹوک بھاؤ والوں کا ساٹوک بھاؤ۔ یادوؤں میں واسدیو، پانڈوؤں میں ارجن، مینیوں میں
 ویدویاس، شاعروں میں شنکر، آچار یہ ہوں۔ حاکم کا دند، فتح چاہنے والوں کی نیتی، دہیوں میں دہیہ کا

کارن گلیانیوں کا گلیان اور چراچر جگت کا بیج ہوں۔ کوئی ایسا چراچر پدارتھ نہیں ہے۔ جو میرے بغیر ہو۔ اس لئے سب کچھ میرا ہی سروپ ہے۔ میرے دو یہ سروپوں کا انت نہیں ہے۔ میں نے یہ جو بتایا ہے۔ وہ تو نام مارتے ہے۔ جو کوئی بھی و بھوتی مان لکشی دان یا پر بھاؤ شالی ہے۔ اسے تو میرے ہی انش سے اُتپن ہوا جان! لیکن تجھے دستار پور بک جانے سے کیا پر یو جن؟ میں اپنے ایک انش سے اس سارے جگت میں وی پت ہوں۔

دسویں ادھیائے کا مہاتم

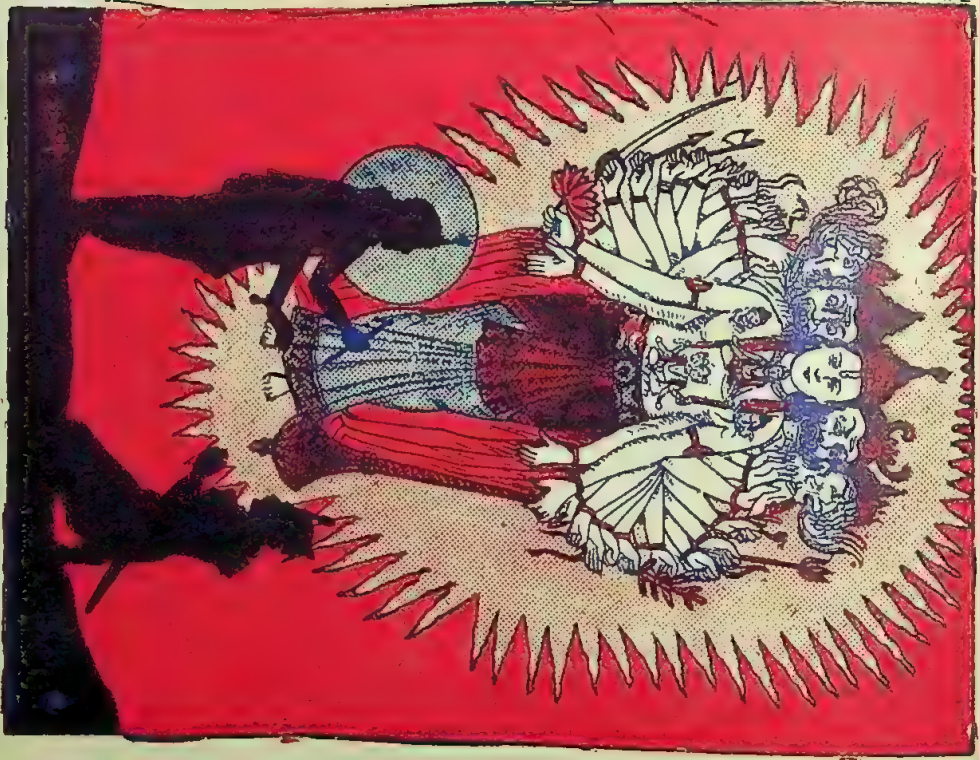
بھگوان شری نارائن نے فرمایا:۔ اے لکشی! بنارس میں دھیرج نامی ایک دھرماتما برہمن رہتا تھا ایک دن وہ بھگوان شنکر کے درشن کے لئے جا رہا تھا۔ کہ بوجہ گڑھی کے اُسے چکرا گیا اور وہ گڑھ پڑا اور گڑھا کے ساتھ ہی اُس کی رُوح قفس عنصری سے پر واز کر گئی۔ بھگوان شنکر کا بھرتگی نامی گن وہاں سے گزرا رہا تھا۔ اُس نے یہ ماجرا دیکھ کر بھگوان شنکر سے پرار تھنا کی کہ مہاراج کاشی نگر میں گنگا جی کے کنارے

اور آپ کے درشن کرتے ہوئے اُس کی مرتوی کن یونیوں کے کارن ہوئی ہے۔ جھگو ان شکر نے فرمایا۔ بھرنگی!
 میں تم کو اس کے گزشتہ جنم کا حال سُنانا ہوں۔ غور سے سُن۔ ایک دن میں اور پیارہ بتی کی تلاش
 پر بہت پرہیز کیے تھے۔ کہ میرے ایک گن نے مجھے بتایا کہ مہاراج! ایک ہنس آپ کے درشنوں کے لئے
 آ رہا تھا۔ جب وہ تحصیل مانسردور پر سے پرواز کر رہا تھا۔ تو ایک گل کے پھول کے اوپر سے گزرتے
 وقت وہ سیاہ فام ہو کر زمین پر گر پڑا۔ ہم اُسے یہاں لے آئے ہیں۔ میں نے جب اُس ہنس سے
 دریافت کیا کہ ہنس تو سیاہ فام کیوں ہو گیا ہے۔ تو اُس نے جواب دیا۔ مہاراج میں اس کا سبب
 نہیں جانتا۔ اتنے میں ایک دوسرے گن نے کہا۔ مہاراج! جس کلمنی پر سے گزرنے کی وجہ سے یہ
 ہنس سیاہ فام ہو گیا ہے۔ میں اُس کو لے آیا ہوں۔ وہ اس کی وجہ بتائیگی۔ کلمنی بولی مہاراج! میں
 اپنے گزشتہ جنم میں پسر اٹھی۔ میرا نام پدم وری تھا۔ شری گنگا جی کے کنارے ایک براہمن مٹری گیتاجی کے
 دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اُس کے پوئل کو دیکھ کر ہمارا جہ اند کو نکلا حق ہو گئی کہ کہیں یہ
 برہمن میرا راج پاٹ ہی نہ چھین لے۔ لہذا اُس نے مجھے اُس کا تپ بھنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ اُس

برہمن کے دستر سے جب میرا دستر چھو تو اُس نے مجھے شراب دیا کہ جا پاپن! تو کلمنی ہو جا۔ چنانچہ میں
 کلمنی ہو گئی۔ اب اگر کوئی گیتا پاٹھی برہمن شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سناے تو ہمیں
 اس جوں سے مخلصی حاصل ہو سکتی ہے۔ اُسی وقت ایک گیتا پاٹھی برہمن کو بلا کر شرید بھگوت گیتا
 کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کروایا گیا۔ جس سے ہنس اور کلمنی دونوں نے دیو دیہی پائی اور دیو دوت
 انہیں بمان میں بٹھا کر بیکینٹھ میں لے گئے۔ اے بھرتگی! یہ برہمن جس کا نام دھیرج ہے وہی ہنس ہے
 اور اس کی کاٹھی جی میں گنگا کے کنارے مرتیو کا کارن اس کا نت پرستی شرید بھگوت گیتا کے دسویں
 ادھیائے کا پاٹھ کرنا ہے۔

گیارہواں ادھیائے وشوروپ درشن یوگ

ارجن نے کہا۔ آپ نے مجھ پر کربا کر کے جو پریم گوپنیہ ادھیاتم اپدیش دیا ہے۔ اُس سے میرا گلیا



شرقی برتن جگوان کا آجین کو پناہ لڑتے ہوئے ملکا کر اس کی مودت سے مراد رکھنا

Handwritten text, possibly a list or notes, located in the bottom left corner of the page. The text is faint and appears to be written in a cursive or shorthand style. It includes several lines of text, some of which are partially obscured by the binding of the book.

نشٹ ہو گیا ہے۔ میں نے پرانیوں کی اُتپتی اور ناش کے بارے میں سب کچھ جان لیا ہے۔ اور آپ کا
 ابناشی مہاتم بھی سن لیا ہے۔ آپ اپنے تئیں جیسا بیان فرماتے ہیں۔ وہ بھی درست ہے۔ پرنہ تو اسے پرشوتم
 میں آپ کا ایشوریہ رُوپ پر تیکش دیکھوں۔ یہ میری اچھیا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کے اُس
 رُوپ کے درشن کر سکتا ہوں۔ تو مجھے اُس ابناشی رُوپ کے درشن کھوایئے۔ ارجن کی اس پر رتھنا
 پر جھگو ان شری کرشن چندر جی ہمارا لجن نے فرمایا۔ یار مہا امیرے سینکڑوں اور ہزاروں پرکار کے
 رُوپ دیکھ۔ وہ کئی طرح کے دویہ، علیحدہ علیحدہ رنگ اور آکار کے ہیں۔ آدتیہ، وسو، رُدر، نکشتر، رُدر
 پہلے کبھی نہ دیکھے ہوئے اُچھر یہ دیکھ۔ یہاں میرے شریہ میں ٹھہرا ہوا سارا جڑ جیتن جگت اور جو کچھ دیکھنا
 چاہتا ہے۔ آج دیکھ لے! مگر اپنی ان غاہری آنکھوں سے تو مجھے دیکھ نہیں سکتا۔ تجھے میں دویہ جکشو
 دیتا ہوں۔ تو میرا ایشوری لوگ دیکھ! سچے نے ہمارا جہ دھرت راشٹریہ کہا۔ راجن! ارجن سے ایسا
 کہہ کر جھگو ان شری کرشن چندر جی ہمارا لجن نے اسے اپنا پریم ایشوری رُوپ دکھایا۔ وہ کئی منہ اور کئی
 آنکھوں والا، کئی عجیب درشن والا، کئی دویہ بھوشنوں والا، اور کئی شستروں والا تھا۔ اُس نے انیک

دوہ مالین اور دستر دھارن کئے ہوئے تھے۔ اور کئی طرح کی خوشبو یا رے سے پیراستہ تھا۔ اکاش میں
ہزاروں سورجوں کا بیج اگر ایک ساتھ پرکاشت ہو اُٹھے تو وہ بھی اُس جہا تہا کے بیج کا مقابلہ نہیں کر
سکتا تھا۔ اُس دیوادی دیو کے شریہ میں ارجن نے انیک پرکار سے تقسیم ہوا ہوا اسارا جگت ایک روپ
میں موجود دیکھا۔ پھر حیران پریشان ارجن نے سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر جگوان سے اس طرح سے
کہا۔ جگوان! آپ کی دیہہ میں میں دیوتاؤں کے علیحدہ علیحدہ طرح کے سب پرانیوں کے سمواؤں کو
کمل آسن پر براجمان، ایش برہما کو، سب رشیوں کو، دوہ سانپوں کو دیکھتا ہوں! آپ کو میں انیک
ہاتھ، پیٹ، منہ اور آنکھوں والا اور انت رُوپ والا دیکھتا ہوں۔ آپ کا آد (آفاز) مدھیہ
اور انت نہیں ہے۔ ہے وشویشور! آپ کے وشورُوپ کا میں درشن کر رہا ہوں۔ مکٹ دھاری
گدا دھاری، چکر دھاری، تیج سے بھرپور، جگمگاتی جیوتی والے، ساتھ ہی کٹھناتی سے دکھائی دینے والے
بھدر اور دہکتی ہوئی اگنی اور سورج کے سمان، انویم آپ کا رُوپ دیکھ رہا ہوں۔ آپ کو میں جاننے
پو گئے، پرہم اکشر رُوپ، اس جگت کا انتم آدھار سناٹن دھرم کا ابناشی، رکشک اور سناٹن پرش

مانتا ہوں۔ جس کا آؤ، مدھیہ اور انت نہ ہیں۔ جس کی طاقت انت ہے۔ جس کے انت بازو ہیں نہیں
 کے سورج چاند نیتر ہیں۔ جس کا منہ جلتی آگ کی مانند ہے۔ جو اپنے ریش سے اس جلگت کو تیار رہا ہے
 ایسے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ آکاش اور پہرے تنھو ہی سکھ رہے اور تمام دشاؤں میں آپ اکیلے ویسا پت ہو
 رہے ہیں۔ آپ کا یہ اگر روپ دیکھ کر تینوں لوگ کانپ رہے ہیں۔ سارے دیوتا آپ میں براہمن
 ہیں۔ کئی ڈرے ہوئے آپ کا پیش گارہے ہیں۔ دہرشی اور سیدھہ "جلگت کا گیان ہو" کہہ کر آپ کی
 سنتی کر رہے ہیں۔ رُدر، آدتیہ، وسو، سادھیہ گن، وشو، لکشتر، مہرت، پتر، گندھرب، یکش،
 راکشش اور سیدھہ سب آپ کو دیکھ کر مجو حیرت ہیں۔ سب ہلایا ہوا۔ آپ کے انیک مکھ، نیتر، باہو
 جنگھا، پاؤں اور داڑھیوں والے اس بھیگے روپ کو دیکھ کر سب لوگ اور میں بھی کانپ رہے
 رہے ہیں۔ آکاش کو سپریش کرتا ہوا وشال، اور پہرے کاشمان اور بڑی آنکھوں والا روپ دیکھ کر میں
 بھی خوفزدہ ہو رہا ہوں۔ مجھے دھیریہ اور شانتی نہیں ہے۔ اپنے ساتھیوں سمیت دھرت، راشٹر کے
 پتر، بھیشم، ورون آچار یہ اور کرن آپ کے بھیگے مکھوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ بعض کے سر

آپ کے دانتوں میں اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح ندیوں کا جل سب طرف سے سمندر کی طرف بہتا ہے۔ اسی پر کاریہ یو دھا بھی سب طرف سے آپ کے ٹکھ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ ان لوگوں کو ننگل کر چاٹ رہے ہیں۔ آپ کا اگر پرکاش سارے جگت کو تیج سے بھر رہا ہے۔ اور تیار ہے بھگوان! بتائیے کہ روپ یعنی ڈرافنی صورت والے آپ کون ہیں۔ آپ پرسن ہوں۔ میں آپ کا ناتوک روپ (آپ کی اصلیت) جانتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی پرورتی کو میں نہیں جانتا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ میں لوگوں کا ناش کرنے والا مہا کال ہوں۔ جو یو دھا یدھ کے لئے یہاں اُپتھت ہیں۔ وہ تیرے یدھ نہ کرنے پر بھی نہ بچیں گے۔ اُن کا ناش یقیناً ہوگا۔ بس لے اے راجن! اگر کس! تیار ہو! کیرتی پراپت کر! شترو کو جیت کر دھن دولت سے بھرا ہوا راج بھوگ! ان کو تو میں نے پہلے ہی مار ڈالا ہے۔ تو صرف نِبت ہو جا۔ درون! بھیشم! بیدرتھ! تمہا انیہ ویر یو دھا میں پہلے ہی مار چکا ہوں۔ تو اُن کو مار! ڈرمت! یدھ کر! یدھ میں تو جیتے گا! سنے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی بات سن کر راجن

نے ہاتھ جوڑ کر بار بار منسکار کرتے ہوئے کہا۔ ہے انتربائی! آپ کے کیرتن سے لوگ پرسن اقدت
 چیت ہوتے ہیں۔ راکشس مارے ڈر کے بھاگتے ہیں۔ سدھ منسکار کرتے ہیں۔ اور وہ منسکار کریں
 بھی کیوں نہ؟ آپ برہما سے بڑے آدمی کرتا ہیں۔ آپ اکثر ہیں، ست ہیں، انت ہیں، اور اس
 سے پہلے جو ہے وہ بھی تو آپ ہی ہیں! آپ آدمی دیو سنا تن پریش ہیں۔ اس جگت کے پریم
 اشرا، جاننے کے یوگیہ ہیں، پریم دھام ہیں۔ آپ سے سارا جگت ویاپت ہے۔ والو، ایم، اگنی، ہن
 چندر اور برہما سب آپ کے ہی روپ ہیں۔ آپ کو بار بار ہزار بار منسکار ہو۔ آپ انت
 پر اکرم شالی اور سب میں ویاپت سرُوپ ہیں۔ آپ کو متر مان کر، آپ کی اس مہما کو نہ جاننے
 ہوئے مجھول سے یا بے خبری یا پریم سے "کرشن!" "پادوب!" اور "سگھا" آدمی ناموں سے جو سمجھو
 کیا ہے۔ اور کھیلے، سوتے، بیٹھتے اور کھاتے وقت اور اکیلے میں اور سب کے سامنے جو گستاخی کی
 ہے۔ میں اُس سے لئے کشا مانگتا ہوں۔ جڑ اور چیتن کے آپ پتا ہیں۔ اب مجھے اور سرلیٹ
 گوردھیں۔ تینوں لوگوں میں آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔ آپ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔

اس نے ساشٹانگ تسکا کر کے آپ پوجیہ ایشور سے پار تھا کرتا ہوں کہ جس طرح سے پتا پتر
 کے اور پتی پتی کے اپنا دھوں کو کشما کر دیتا ہے۔ ویسے ہی آپ بھی میرا اپنا دھ کشا کریں۔ اے
 دیو! آپ کے اور شٹ اپورپ روپ دیکھ کر میں پرست ہوں۔ مگر میرا من مجرم سے بیا کل بھی ہے
 لہذا پرس ہو کر آپ مجھے اپنا پہلا روپ دکھائیے۔ گدا گٹ اور چکر دھاری روپ میں دیکھنا
 چاہتا ہوں۔ اسے سہسرا ہوا! آپ اسی پتر پر روپ میں پرگٹ ہوں۔ جگوان شری کرشن چندر
 جی ہمارا ج نے فرمایا۔ ارجن! میں نے پرس ہو کر تجھے اپنی شکٹی سے اپنا تیج والا وشوویا پی 'اننت'
 سب کا آدمی بھوت روپ تجھے دکھایا ہے۔ اسے تیرے سوا اور کسی نے نہیں دیکھا۔ مرنیو لوک میں
 وہ پڑھتے، یگیہ، اوسین، دان کرنے اور کرٹی تپسیا سے بھی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ میرے اس
 بھیانک روپ کو دیکھ کر ڈرنے کی اویشکنا نہیں ہے۔ اب تو میرا پہلا روپ دیکھ! اس نے ہمارا ج
 دھرت راشٹر سے کہا۔ ارجن! یہ کہہ کر ارجن کو پھر اپنا اصلی روپ دکھا کر اس کی دھیرج بندھانی۔
 ارجن نے کہا۔ جبار دھن! آپ کا نقش روپ دیکھ کر اب میں شانت ہو اہوں۔ اور میرے سب مجرم

دور ہو گئے ہیں۔ مہگوان شری کرشن چند راجی بولے۔ ارجن! امیر اجویہ رُوپ تو نے دیکھا ہے۔
اس کا ورشن بہت درلیمہ ہے۔ دیوتا بھی اس رُوپ کے دیکھنے کے لئے ترستے ہیں۔ جو میرے ورشن
تو نے کئے ہیں۔ وہ ورشن وید، تپ، دان اور یگیہ سادھن سے بھی کسی کو نہیں ہو سکتے۔ اتم بھگتی
سے ہی اس رُوپ کو دیکھا اور جانا جاسکتا ہے۔ جو پرش سب کچھ میرا سمجھتا ہوا، یگیہ، تپ، دان
آدی کر تو یہ کرم کرتا ہوا امیرا بھگت ہے۔ کسی پرانی سے دولیش نہیں رکھتا۔ سرودا آسکتی رہت
(بے تعلق) ہے۔ وہ مجھ پر پیشور کو پراپت ہوتا ہے۔

گیارہویں ادھیائے کا پہلا

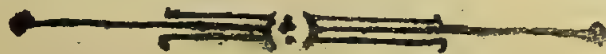
مہگوان شری نارائن نے فرمایا — اے لکشمی! مہاراجہ سکھانندہ والے تنگ بھدر ایک بہت
ہی دھرماتما راجہ ہو گئے ہیں۔ اُس کے راج میں، نت پریتی، گھر گھر بھگوت پوجا ہوتی تھی۔ مہاراجہ
سکھانندہ سادھوؤں سنتوں کی سیوا بڑی شردھا کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس کی راجدھانی

میں ایک برہمن منڈلی آئی۔ راجہ نے اُسے ایک بہت بڑی تویلی میں ٹھہرایا۔ راجہ رات کو بھری چڑچاکی
 اچھیا سے راجہ کو سواتھ لیکھا اُن مہاتماؤں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راجہ تو مہاتماؤں کے پاس
 بیٹھ کر اُن سے گیان اُپدیش سنتا رہا۔ راجہ کو لکھتا ہوا حویلی کے ویران حصے میں چلا گیا۔ وہاں پر ایک
 پریت رہتا تھا۔ اُس نے راجہ کو مار ڈالا۔ راجہ کے ملازموں نے راجہ کو مطلع کیا۔ یہ خبر سن کر راجہ
 بہت ہی دکھی ہوا۔ مہاتما نے اُسے تسلی دی۔ اور کہا۔ چلے چل کر دیکھیں کہ کیا ماجرا ہے۔ جب وہ
 اس جگہ پہنچے جہاں پر کہ راجہ مارا پڑا تھا۔ مہاتما جی نے پریت سے کہا۔ اے پریت! تو کون
 ہے؟ اور راجہ کو کس لئے مارا ہے۔ پریت نے کہا۔ مہاراج! میں اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔
 ایک دن ایک شہنشاہ ہی کمزور برہمن میرے کھیت میں آکر گریہ پڑا۔ اُس کے زخموں سے خون
 بہنے لگا۔ اور کوئے نوچ نوچ کر اُس کا مانش کھانے لگے۔ اور میں بجائے اس کے کہ ان کو مٹاتا۔
 تماشہ دیکھنے لگا۔ راستے میں ایک اور برہمن وہاں آ نکلا۔ اور میری لاپرواہی اور سنگدلی کو دیکھ کر
 اُس نے مجھے شراب دیا کہ تو پریت ہوگا۔ یہ سن کر میں ڈر کر اُس کے چہرہوں میں گر پڑا اور پرتھا

کی کہ مہاراج میرا ادھار کیسے ہوگا۔ ہمیں نے جواب دیا کہ جب تجھے کوئی شریذ بھگوت گیتا کے
گیارہویں ادھیائے کا پانچواں سلسلے گا۔ یہ سن کر نہاٹا جی نے شریذ بھگوت گیتا کے گیارہویں
ادھیائے کا پانچواں انہیں سنایا۔ جسے سن کر وہ برہمن (پریت) اور راجا جکار دونوں نے دیو دہی
پائی۔ دیو دہی ہمان لے کر وہاں آئے اور اُن کو بٹھا کر بیکٹھ میں لے گئے۔ اس کے بعد نہاٹا
سکھانند بھی نرت پرستی شریذ بھگوت گیتا کا پانچواں کرنے لگا۔

۵

میرا نام نامی وہ سوغات ہوگی	گندہ جس پہ بھگتوں کی دن رات ہوگی
میری ہے مثل ذات وہ ذات ہوگی	کرشمہ سراسر ہر اک بات ہوگی
جو تھی اصلیت کہ سنائی ہے گیتا	دل ار بن کا یونہی بڑھاتی ہے گیتا



بارھواں ادھیائے بھگتی یوگ

ارجن نے کہا۔ اس طرح سے جو بھگت نر نر آپ کا دھیان کرتے ہوئے آپ کی آپاسنا کرتے ہیں۔ اور جو آپ کے ابناشی اور جواوکیٹ روپ کا دھیان کرتے ہیں۔ ان میں کس یوگی کو سریشٹ ماننا چاہیے۔ شری بھگوان نے کہا۔ جو بھگت اپنے انت کرن کو میرے وشو روپ میں لگا کر نر نر کرم یوگ کے ذریعہ اتنی پریم سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ وہ سریشٹ کرم یوگی ہیں۔ سب اندریوں کو تالو میں رکھ کر سب کو ایک آنکھ کے سے دیکھنے والے جو درٹھ، اچل، دھیر، اچنتیہ، سہ رویائی، اوکیٹ، ابناشی، سر روپ کی آپاسنا کرتے ہیں۔ وہ بھی مجھے پر اپت ہوتے ہیں۔ ان اوکیٹ نر اکار برہم میں آسکتے ہوئے چت والے پُرتھوں کے سادھن میں پرتھرم بہت ہے۔ کارن یہ ہے کہ دھیہ ابھائی اوکیٹ گتی کو مشکل سے پر اپت کر سکتا ہے۔ اور جو سپورن کرموں کو

مجھے ارپن کر انبیہ مہکتی سے میرا بھجن جیتن کرتے ہیں۔ ان کو میں شیکھر ہی مرتیور مونی سنسار ساگر سے
 پار اُتار دیتا ہوں۔ اس لئے اے ارجن! تو مجھ میں ہی اپنے من اور بُدھی کو لگا۔ ایسا کرنے سے
 تو مجھ میں ہی نو اس کریگا۔ اس میں سندیہ نہ ہیں۔ اگر تو مجھ میں من کو اچل کر کے ستھاپت کرنے میں
 سمرتہ نہیں تو ابھی اس یوگ کے ذریعے مجھے پراپت ہونے کی اچھیا کر۔ ایسا ابھی اس رکھنے میں
 بھی تو اسمرتہ ہو۔ تو کرم ماتر مجھے ارپن کر اور اس طرح سے میرے منت کرم کرتے ہوئے موکھش
 پراپت کر۔ اور اگر تو میرے منت سب کرم پھلوں کو تیاگ دے۔ پت کو سنفر کرنے کے لئے
 گیان مارگ، ابھیاس مارگ سے اچھائے۔ اور گیان مارگ سے دھیان مارگ سریشٹ ہے۔
 دھیان سے کرم پھل تیاگ سریشٹ ہے۔ ایسے پھل تیاگ سے ترنت شانتی پراپت ہوتی ہے۔
 اتم گیانی شکرم کرم یوگی بھگت کے لکشن یہ ہیں۔ وہ سب پرانیوں میں دولیش رہت، سب بھاپریا
 دیالو، موہ داہنکار سے رہت، سکھ دکھ میں ایک سا اور کشادان ہوتا ہے۔ نہ تر دھیان میں
 لگے رہنے والے اندریوں کو بس میں رکھنے والے درٹھ نشیہ اور من اور بُدھی کو میرے ارپن کر

دینے والے بھگت کو میں بہت پیار کرتا ہوں۔ جس سے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ جس سے لوگوں کو دکھ نہیں ہوتا۔ جو ہر شے کو دودھ وغیرہ سے نکلت ہے۔ وہ مجھے بہت پیارا ہے۔ بہتر شہنشاہ مان ایمان، سر دی گری، سکھ، دکھ میں سم بدھی جس نے آسکتی چھوڑ دی ہے۔ جو نہ ابد استی کو برابر ہے۔ خاموشی پسند ہے۔ جو کچھ ملے اس میں سنتوش کرنے والا ہے۔ جس کا اپنا کوئی بچی سستھان نہیں ہے۔ جو ستر بدھی والا ہے۔ ایسا بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔ اس پوتر امرت روپ گیان کا جو مجھ میں پرائین زہ کر شر دھالو پور بک پالن کرتے ہیں۔ وہ بھگت مجھے بہت ہی پیارے ہیں!

بارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری ناراین نے فرمایا۔ اے لکشی! دکن میں اتنگ نامی ایک شیطانی خصلت والا شخص رہتا تھا۔ دنیا بھر کے عیب اتنگ میں موجود تھے۔ ایک ویشیا کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات تھے۔ وہ اس کو ساتھ لے کر ہر روز رات کو دیوی بھگوتی کے مندر میں جا کر

شراب میانس کا استعمال کیا کرتا تھا۔ اور دنیا پر یہ ظاہر کرتا تھا کہ میں بھگتی کے لئے مندر میں جاتا ہوں۔ ایک برہمن جو کہ دیوی کا بھگت تھا وہ بھی مندر میں جا کر دیوی کی بھگتی کیا کرتا تھا۔ ایک دن بھگوتی نے پرسن ہو کر اُسے ساکشات درشن دئے۔ برہمن نے دیوی سے نویدن کیا کہ میرے ہاں سنتان نہیں ہے۔ دیوی بولی تیرے ہاں سنتان ضرور ہوگی۔ پہلے تو ان دونوں کا کلیان کر یہ کہہ کر دیوی انتر دھیان ہو گئی۔ برہمن سوچنے لگا کہ ان کا کلیان کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ اتنے میں آکاش بانی ہوئی۔ بھگت راج! تو ان دونوں کو شرمید بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا۔ برہمن نے ایسا ہی کیا۔ شرمید بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے کا پاٹھ سن کر اتنگ اور اُس کی داشتہ نے دیو دھری پائی۔ دیو دھوت آئے اور ان کو بیکنڈھ میں لے گئے۔ اس کے بعد دیوی کے ودان کے مطابق اُس کے ہاں ایک نہایت خوبصورت لڑکا ہوا۔ یہ بھی نہیں بلکہ دیوی نے پرسن ہو کر ایک بار پھر اُس کو درشن دیئے۔ اور کہا تو راجہ ہو گا۔ چنانچہ اُس شہر کے راجہ نے برہمن کو اپنا راج پاٹ سونپ دیا اور خود بھگتی کرنے کے لئے بن میں چلا گیا۔

تیرھواں ادھیائے کھشیترا کھشیترا گیتا و بھاگ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن ! اس دیہہ کو کھشیترا کہتے ہیں۔ اور شری کر
جانیئے والا کھشیترا گیتا کہلاتا ہے۔ سب کھشیتروں میں مجھے کھشیترا گیتا جان ! یہ کھشیترا گیتا ہے، کیا
ہے، کیسے وکار والا ہے۔ کہاں سے آیا ہے، کھشیترا گیتا کون ہے؟ اس کی شکتی کیا ہے۔ یہ مجھ سے
سن ! کئی چھندوں میں 'رشیوں' مہرشیوں نے کھشیترا کھشیترا گیتا کا ستو سمجھایا ہے۔ تانا پر کار ست
وید منتروں کے ذریعے اس کی ویا کھیا بھی کی ہے۔ یکتی ٹیکٹ مہلی بھانتی فشت بزم سوتروں نے بھی
یہی راگ گایا ہے کھشیترا کا سروپ ہے۔ اکاش 'وايو' 'اگنی' 'جل' اور 'پرتھوی' کا سو کھشم بھاؤ اہنگار
بدھی مہل پر کرتی 'گیارہ اندریاں' اندریوں کے پانچوں وشے 'شید' 'سپرشن' 'رُوپ' 'رس' اور گندہ
اچھیا 'دولیش' 'وکر' 'ستھول' دیہہ کا پنڈ 'چتینتا' وھرتی ! کھشیترا گیتا کے گیان کے سادھن ہیں۔ ابھیان

کا اجماع و وجہ کا اجماع پڑی بات کو کسی پر کار بھی نہ ستانا کٹھا اجماع منہ بانی کی سرلتا گورو کی سیوا باہر
 اندر کی شدھی انتر کر ن کی سترنا بھوگوں میں آسکتی کا اجماع جنم مرتیو بڑھاپا روگ آورو کہ
 آدمی دوشوں کا وجہ پتر استری آدمی میں آسکتی دھما کا اجماع ہر حالت میں یکساں رہنا مجھ الیشور
 روپ میں درڑھ بھگتی تنہائی پسند ہونا لوگوں کے جمع میں طبیعت کا لگاؤ نہ ہوگا نئی ادھیاتم
 گیان میں تپتی تنو گیان کے لکش روپ الیشور کو سرور دیکھنا یہ سب گیان کے سادھن ہیں اس
 اس کے دہریت جو کچھ ہے وہ گیان ہے جسے جان کر پرش موکش کو ہر اپت ہوتا ہے وہ کھیتیرگی
 قدرت ہم ہم نہ مست ہے نہ است ہے جہاں دیکھو وہیں اُس کے ہاتھ پاؤں آنکھ سر منہ اور کان
 ہیں سب جگہ وی اپت ہے سب اندریوں کے وشیوں سے پر بھت ہے وہ سب کا پالن پو شن
 کرنے والا ہے آسکت رہت ہے گنوں سے رہت ہونے پر بھی گنوں کا بھوگتا ہے وہ سب
 بھوتوں کے اندر بھی ہے اہد باہر بھی ہے چر اچر روپ بھی ہے سوکشم ہونے کے سبب وہ
 ہلنا نہیں جاسکتا پرانیوں میں وہ بانٹا نہیں گیا اور بانٹے ہوئے کے سمان بھی موجود ہے جو جلتے

یوگیہ بہیم پرانیوں کا پالن کرنے والا پیدا کرنے اور ہلاک کرنے والا ہے۔ وجیو تپوں کی بھی جیوتی ہے۔
 اندھکار سے پہلے ہے۔ گیان رُوپ ہے۔ اور جو گیان سے پر اپت ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی ہے۔
 اور سب کے ہر دیہ میں سخت ہے۔ میں نے یہ کشتیر کھشیر گمہ کا گیان سادھن اور جاننے یوگیہ
 کھشیر گمہ کے متعلق سنکشیپ سے کہا ہے۔ اسے جان کر میرا بھگت مجھے پالنے کے یوگیہ ہوتا ہے
 پر کرتی اور پُرش دونوں کو انا دی جان! و کار اور گن پر کرتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا جان! ا
 کار یہ اور کارن کا ہیئتو پر کرتی کہی جاتی ہے۔ اور پرش سُکھ و کھ تے مہوگ میں ہیئتو کہا جاتا
 ہے۔ پر کرتی میں ٹھہرا ہوا منش پر کرتی سے پیدا ہونے والے گنوں کو بھوگتا ہے۔ اور یہی گن بجلی
 بڑی یونی میں اس کے جنم لینے کا کارن بنتے ہیں۔ یہ پُرش اس دیہ میں انومتی دینے والا مارا گن
 کا انو بھو کرنے والا ہمیشہ اور پرما کہا گیا ہے جو منش اس طور پر پُرش اور گن والی پر کرتی کو
 جان لیتا ہے۔ وہ سر دیہ کا سہ کرم کو تا ہوا بھی پھر جنم نہیں پاتا۔ پُرش کو جاننے کے ایک سادھن
 ہیں۔ کتنے منش سو کشم بدھی تھا دھیان سے ہر دیہ میں دیکھتے ہیں کتنے گیان یوگ دوارا اور

کتنے نیشام کرم یوگ دوار پر لٹا کو دیکھتے ہیں۔ دوسرے ہندو بھی والے جو اس پر کار جاننے کی سمرتھ نہیں رکھتے۔ وہ دوسروں سے سن کر ہی اپنا سنا کر لیا کرتے ہیں۔ یہ سن کر سادھنا کرنے والے بھی سنسا رساگر کو پار کر جاتے ہیں۔ ارجن استھاد اور جنگم جو کچھ بھی اُتین ہوتا ہے۔ وہ کھشیت اور کھشیترگیہ کے یوگ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ایشور کو ہمیشہ دیکھنے والا پُرس ہی سچا گیارنی ہے۔ وہ سم بھاؤ سے دیکھنے والا اپنے تئیں نشٹ نہ کر کے پر م بھگتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جو پُرس کریموں کو پر کرتی دوارا کئے ہوئے سمجھتا ہے۔ اور اُنکا کو کرتا ہے برتر دیکھتا ہے۔ وہی سچا تو گیارنی ہے۔ یہ جب پُرس پر تھک پر تھک بھوتوں کو ایک پسنا میں سترت انو سمجھ کر لیتا ہے۔ اور اُس سے ہی اس کے دستار کو سمجھ لیتا ہے۔ تب وہ جو ہم کو پا جاتا ہے۔ ارجن! وہ اپنا شی پر لٹا ادا دی اور نہ گئی ہونے کے کارن شری میں رہتا ہوا بھی نہ تو کچھ کرتا ہی ہے۔ اور نہ ہی لپٹ ہوتا ہے۔ جس طرح سرودہ یا پی، اکاش، سوکشم ہونے کے کارن لپاٹا نہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی یہ اپنا شی ہوتا تھا جی شری میں سترت ہو کر بھی نہ کچھ کرتا ہے۔ اور نہ لپٹ ہوتا ہے۔ جیسے ایک سور یہ

سارے ملک کو یہ کاشت کر دیتا ہے۔ ویسے ہی کشیتزر کو آتما یہ کاشت کرتا ہے۔ جو گیان کی آنکھ کے ذریعے کشیتزر اور کشیتزگیہ کا بھید آہ پر کر لیتی اور اُس کے دیکاروں سے چھوٹنے کے اپنے کو جان لیتے ہیں۔ وہ مہاتما جن پارہ بھیم پرماتما کو پاپت بد جانتے ہیں۔

تیرھویں اور چھیانے کا مہاتم

جنگوان مٹری نارائن نے فرمایا۔ اسے کشی! کن کے شہر ہری نامی میں ایک بیکار عورت رہتی تھی۔ ایک دن اُس نے اپنے ایک آشنا سے وعدہ کیا کہ وہ جنگل میں اُس سے ملے گی۔ وہ وقت مقربہ پر جانے ملاقات پر پہنچ گئی۔ مگر اس کا آشنا کسی سبب سے وہاں نہ پہنچا۔ وہ ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو کر اُس کا انتظار کرتی رہی۔ حتیٰ کہ شام ہو گئی۔ اور چاروں طرف تاریکی مسلط ہو گئی۔ اتنے میں اُس کا آشنا آگیا۔ دونوں نے ملنا نہ نیاز کا قہقہہ چھیرا۔ اتنے میں ایک مہیب شیر وہاں آپہنچا اور اُس بدکار عورت سے کہنے لگا۔ اے لنگا! میں تجھے کھاؤں گا۔ عورت نے

پوچھا کیوں؟ تو مجھے کس وجہ سے کھائیگا۔ شیر بولا۔ میں گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔ دنیا بھر کے عیب میرے اندر موجود تھے۔ ایک دن صبح میں بازار میں چلا جا رہا تھا کہ سر چکر پیا میں لگے پڑا۔ مرنے کے ساتھ ہی میری روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ پید دت مجھے دھرم راج کی کچھری میں لے گئے۔ دھرم راج نے فرمایا کہ ہم تجھے شیر بناتے ہیں۔ تو ہرید سیرت شخص کو کھایا کہ مگر یاد رکھنا کسی شخصے آدھی کو نہ کھانا۔ لہذا تیرے ایسی بیکار عورت دنیا میں شاید ہی کوئی اور ہو۔ اس لئے میں تجھے ضرور کھاؤنگا۔ یہ کہہ کر شیر نے اُس عورت کو کھالیا۔ ہم وقت اُس چڑیل سیرت عورت کو دھرم راج کے دربار میں لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اس کو چند انی کیڑوں میں ڈالو۔ چنانچہ وہ چند انی بنا دی گئی۔ ایک دن وہ دریائے گنگا کے کنارے چلی جا رہی تھی۔ وہاں پر ایک سادھو شرمیدھ جھکوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پانچواں کمرہ رہا تھا۔ اُسے سن کر اُس نے اُسی وقت دیو دیوی پائی۔ دیو دوت پمان لے کر اُن کو لینے کیلئے آگئے۔ جب پمان آکاش کو چڑھنے کیلئے تیار ہوا تو گنگا نے ہانپا سے کہا۔ مہا لرج جی! یہ ساتھ والے جنگل میں ایک شیر رہتا ہے۔ اُس کا بھی اُدھار کر دیجئے۔ اُس کے اتنا کہنے کے بعد دیو دوت پمان کو بیکٹھ میں لے گئے۔ نراں بعد اُس سادھو نے بیٹے میں جا کر اُس شیر کو بھی

شرید بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پانچواں سنا یا۔ جسے سن کر اُس نے بھی موکمش حاصل کیا۔

چودھواں ادھیائے ترگن و مہاک یوگ

بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج نے فرمایا۔ گیانوں میں اتم پر میشوروشے گیان کو میں پھر تجھے بتاؤں۔ اس کو جان کر سب رشی مہرشی موکمش کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس گیان کے انوسار اچرن کرنے والے پرش پر میشور میرے ساتھ ایک روپ ہو جانے کے کارن نہ کرشی کے اودی میں ہی جنم لیتے ہیں اہ نہ ہی انہیں پرے کا دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ ارجن! پرکرتی یونی ہے۔ میں اس میں گر بھادان کرتا اور اس سے پرانی ماتر کی پیدائش ہوتی ہے۔ ان کی پیدائش کا استھامیری پرکرتی ہے۔ میں اس میں بیج ڈالنے والا ہوں۔ پرکرتی کے تین گن ست، راج اور تم اس کشیتر میں کشیتر گیہ جیو کو باندھے رہتے ہیں۔ ان تینوں میں ستوگن نرمل ہے۔ یہ سکھ اور گیان کی آسکتی سے جو اتما کو باندھتا ہے۔ رجوگن کا مٹا اور آسکتی سے اُپن

کہتا ہے اور راک روپ ہے۔ یہ جیو کو کرم اور کرم پھل کی آسکتی سے باندھتا ہے۔ ارجن! تو گن اگیان سے
 آتین ہوتا ہے۔ اور شریروں کو غفلت میں پھنسانے والا ہے۔ یہ جیو آتما کو غفلت میں پھنسا کر اگیان سے
 آلیہ اور نیند کے ذریعے شریر میں باندھے رکھتا ہے۔ ستوگن سکھ میں 'رجوگن' کرموں میں اور توگن
 اگیان کو ڈھانپ کر اگیان میں پھنسا دیتا ہے۔ 'رجوگن' اور توگن کو دبا کر ستوگن بڑھتا ہے۔ 'رجوگن' ستوگن
 اور توگن کو دبا کر بڑھتا ہے۔ اور توگن ستوگن اور 'رجوگن' کو دبا کر بڑھتا ہے۔ جب اس دیہہ میں انتہ
 کرن اور بودھ شگتی جاگرت ہو۔ اُس وقت ستوگن کو بڑھا ہو اسمھنا چاہیے۔ ارجن! جب 'رجوگن' کی
 مدھی ہوتی ہے۔ تب بوجھ پر درتی کرموں کا آرنجہ شانتی اور اچھا پیدا ہوتی ہے۔ جب توگن کی مدھی
 ہوتی ہے۔ تب اگیان امدتا اور موہ پیدا ہوتا ہے۔ ستوگن کی مدھی کے سیمہ جو دیہہ دھارہی اس شریر کا
 تباہ کرتا ہے۔ وہ اتم گیانیوں کا نہ مل لوک پاتا ہے۔ 'رجوگن' میں مرتیو ہونے پر دیہہ دھارہی کرم نشٹوں
 کا جنم پاتا ہے۔ توگن کے بڑھنے پر مرنے والا موڑھ یونیوں میں جنم لیتا ہے۔ ساٹوک فشکام کرم کا پھل
 سکھ گیان آدمی ہیں۔ راجس کرم کا پھل ٹوکھ اور تامس کا پھل اگیان کہا گیا ہے۔ بہت سے گیان راج

سے لوجھ اور تو گن سے پر ماہ موہ اور گیان اُتپن ہوتے ہیں۔ سا تو ک منش اُونچے چڑھتے ہیں۔ راتیں دیہان میں رہتے ہیں اور تانمکوں کی نیچ گتی ہوتی ہے۔ گیان جب دیکھتا ہے کہ گنوں کے سوا اور کوئی کستلا فاعل نہیں ہے۔ اور گنوں سے جو پرے ہے۔ اُسے جان لیتا ہے۔ تب وہ میرے بھاؤ کو پالیتا ہے۔ دیہہ کے سنگ سے پیدا ہونے والے ان تینوں کو جو منش پار کر جاتا ہے۔ وہ جنم، یڑھاپے اور موت کے دکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور موکش پاتا ہے۔ ارجن نے کہا۔ پر مجھوا ان گنوں کو جاننے والا کن لکشنوں سے جانا جاتا ہے۔ اُس کا اُچار کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ ان تینوں گنوں کو کس طرح پار کرتا ہے۔ مہکوان شرعی کرشن چندر جی تھاڑج نے فرمایا۔ جو پرور تپ اور موہ پیدا نہ ہونے پر اُن کی اچھیا نہیں کرتا۔ اداسین کی بھانتی جو ستھیر ہے۔ جسے گُن و چلت نہیں کرتے۔ گُن ہی اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ سمجھ کر جو ستھیر رہتا ہے۔ ڈالوا ڈول نہیں ہوتا۔ جو شکھ دکھ میں ایک جیسا رہتا ہے۔ مٹی، پتھر اور سونے کو یکساں سمجھتا ہے جس کے لئے اپنی نندا اُسنت ایک سمان ہے۔ جو متر اور شتر کو یکساں دیکھتا ہے جو کسی کام کے آرنجہ کی اچھیا نہیں کرتا۔ وہ گناہیت کہلاتا ہے۔ جو ایک نیشٹھا والا بھگتی یوگ کے ذریعے میری سیوا کرتا ہے۔

مردان گٹوں کو پار کر کے برہم روپ بننے کے یو گئے ہو تے۔ اور برہم کی ستمی میں ہی ہوں۔ نرتر کو کوش
کی ستمی میں ہی ہوں۔ سنا تھی دھرم اور اتم سنگھ کی ستمی بھی میں ہی ہوں۔

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

مجلو ان شرعی تارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! ایک بار کا ذکر ہے کہ واسن کشمیر کو واسن لٹکانے
بہت سے قیمتی تحائف ارسال کئے۔ اور واسن کشمیر نے واسن لٹکانے کو شکاں ہی کرتے بھیجے۔ واسن لٹکانے ان گٹوں
کو ساتھ لے کر شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ اس نے اپنے گئے کو ایک خرگوش کے پیچھے لگا دیا۔ خرگوش
اور کتا دوڑتے ہوئے ایک سادھو کی جھونپڑی کے چھو میں ایک چوہڑ میں جا گئے۔ اور گرتے گئے
ساتھ ہی انہوں نے دیو دیوی پائی۔ اور دیو دوت ان کو بیکٹھ میں لے گئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر راجہ بڑا
حیران ہوا۔ اور اس نے سادھو سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ سادھو نے جواب دیا۔ راجا!
اس چوہڑ کے پانی میں اشنان کر کے میرے گور دھر روتہ یہاں پر شرعی گیتاجی کے چودھویں ادھیائے

کیا ٹھہ کیا کرتے تھے۔ اُس پوتہ جل میں گرنے کے سبب کتا اور خرگوش موکش کو پراپت ہو گئے ہیں۔ راج
 نے کہا۔ مہاراج! آپ مجھے ان کے گدشتہ جنم کی گفتھا سنائیے۔ سادھو نے کہا۔ یہ کتا اپنے گدشتہ جنم
 میں برہمن تھا اور یہ خرگوش اس کی استری تھی۔ یہ دونوں بد نصبت انسان تھے۔ مرنے کے بعد جب یہ
 دھرم راج کی پہری میں پیش ہوئے۔ تو انہوں نے پتر گیت کو حکم دیا کہ ان کو بالترتیب کتے اور خرگوش
 کی جُون میں ڈالو۔ دھرم راج کا یہ فیصلہ سن کر کتے نے کہا۔ مہاراج! مہاراج ادھار کب ہو گا۔ دھرم راج
 بولے۔ جب شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کا پانچم کر نے والے سنت کے اشنان کا جل تھا ہے
 اوپر پڑے گا۔ تب تمہارا ادھار ہو جائے گا۔ سو آج وہ موکش کو پراپت ہو گئے ہیں۔ مہاراج! لنگا بھی
 اُس دن سے 'باقاعدہ' طور پر ایک وید پانچھی برہمن سے شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کا پانچم
 سننے لگا۔ اور مرنے کے بعد موکش کو پراپت ہوا۔

پندرھواں ادھیائے

پہر شو تم یوک

بھگوان شری کرشن چندر جی ہمارے جتنے فرمایا۔ ارجن! جس کی جڑ اونچی ہے۔ اور شاخیں نیچی اوبیدیں
کے پتے ہیں۔ ایسے ابنہاشی پیل کے برکش کو جو جاننے والے ہیں۔ وہی وید کو جاننے والے ہیں۔ گنوں کے
سپیش دو اربڑھی ہوئی وشنہ روپی کو نیلوں والے اس پیل کی ڈالیاں ادھر ادھر پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سنسد
برکش ستھول روپ میں دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا آدی اُنت اور ورتمان نہیں ہے۔ اس مضبوط
جڑوں والے درخت کو ویراگ کے شستر کے ذریعے کاٹ کر اُس پر ہم پریشور کو پہنچنا چاہیئے۔
جہاں پہنچ کر مہرباز گشت نہیں ہوتی۔ جس پریشور سے اس پڑاوتن سنسار برکش کی پرورتی ہے۔ اُس
آدی پریش نارائن کی شرن میں ہوں۔ ایسا سمجھ کر مان اور موہ کو نشٹ کر کے ہم سکتی کو جیت کر نرتر بھگوان
میں ستھت ہو کر کامائیں نشٹ کر کے ہمکھ دکھ وندوں سے ملکت ہو کر گیانی جن اُس ابنہاشی مقام

پر جا پہنچتے ہیں۔ جس سویم پر کاش مے پد کو سور یہ چندر ماں یا اگنی پر کاشت نہیں کر سکتے۔ اور جن کو
 پراپت کمر کے پھر باز گشت نہیں ہوتی۔ وہی میرا پریم دھام ہے۔ میرا ہی سناشن انش جیو لوک میں، جو
 ہو کر یہ کرتی میں موجود پانچ اندریوں اور من کو آکھٹ کرتا ہے۔ جیسے ہوا گندھ کے ستھان سے
 گندھ کو کھینچ لے جاتی ہے۔ یہ جیوکان، آنکھ، کھال، زبان، ناک اور من کا آئٹرا گہ بن کر کے وشیوں
 کا سیون کرتا ہے۔ شرید کو چھوڑ کر جاتے ہوئے، مجھ گ کرتے ہوئے تینوں گنوں سے ٹیکت رہتے اس
 جیو کو اگیانی جن نہیں دیکھ سکتے۔ اس کو تو گیانی ہی تتو سے جانتے ہیں۔ یوگی جن بھی جتن کر کے اسے اتما
 میں مستھت دیکھ پاتے ہیں۔ جن کا انتہ کرن شدھ نہیں ہے۔ وہ اگیانی تو جتن کر کے نہ پھچھی اسے نہیں دیکھ
 سکتے۔ سورج کا تیج جو سارے بھگت کو پر کاشت کرتا ہے۔ وہ تیج جو چندر ماں اور آگ میں موجود ہے۔
 میرا ہی جان! میں پر تھوہی میں پر ویش کر کے اپنی شکتی سے پرانیوں کو دھارن کرتا ہوں۔ اور اس پیدا
 کرنے والے چاند بن کر نباتات کا پوشن کرتا ہوں۔ پرانیوں کے شرید کا آئٹرا لے کر دایو کے ذریعے چار قسم
 کا ان پچاتا ہوں۔ سب کے ہر دیوں میں موجود میرے ذریعے سمرتی، گیان اور اس کا ابھا ہوتا ہے۔ ویل

کے دو اڑ جاتے یو گئے میں ہی ہوں۔ دیدوں کا جلنے والا بھی میں ہی ہوں۔ دیدانت کا پرگٹ کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔ اس ٹھک میں کشر ہوا کشر یعنی فانی اور غیر فانی دو پہلار کے پرش ہیں۔ جموت مارتو ہیں وہ فانی ہیں۔ اور ان میں سحر ہوا ہوا جو جیو آتا ہے وہ کشر ہے۔ اُس کے پرے اُتم پرش ایک تیسرا اور بھی ہے۔ وہ پر مانتا کہ لاتا ہے۔ یہ کبھی نہ نشٹ ہونے والا تینوں لوگوں میں پریش کر کے سب کا پالن کرتا ہے۔ کیونکہ میں کشر سے پرے اور کشر سے اُتم ہوں۔ اس لئے دیدوں اور لوگوں میں پرش تو تم نام سے پریش ہوں۔ پار تھ! جو گئی پرش مجھے اس طرح سے جانتا ہے۔ وہ مجھے پورے بھاء سے مجھتا ہے۔ ارجن! میں نے اتینت گو پنیہ شاستر جو میں نے تجھ سے کہا ہے۔ اس کو جان کر نش گیان وان اور کرتار تھ ہو جاتا ہے

پندرہویں اوصیائے کا مہاتم

مہا گوان شری تارین بولے۔ اے لکشی! اُتم پریش میں نہ سنگھ نامی ایک راجہ راج کرتا تھا۔ اُس کے منتری کا نام سبھگ تھا۔ مہاراجہ نہ سنگھ کو سبھگ پر بڑا اعتبار تھا۔ مگر سبھگ شیطانی خصلت

والا انسان تھا۔ اُس کی نیت اچھی نہ تھی۔ ایک دن جب مہاراجہ نرسنگھ سوار ہوا تھا۔ سبھگ نے اُسے مار ڈالا۔ اور خود راج مہو گئے لگا۔ جب وہ مرا اور دھرم راج کے دربار میں پیش کیا گیا۔ تو دھرم راج نے حکم دیا کہ پہلے تو اس مہاپاتی کو ترک میں ڈالو اور زراں بعد گھوڑے کی بٹون میں اپنا نچہ سبھگ کا نئی عرصہ تک رنگ میں کشت مہو گئے کے بعد گھوڑے کی بٹون میں پڑا۔ راجہ نرسنگھ بھی تب تک دوبارہ جہنم لیکر اپنے شبہ کر موں کے کارن راجہ ہی بن چکا تھا۔ سبھگ (گھوڑے) کو خرید کر ایک سو داگہ اسپان نرسنگھ کے پاس لے گیا۔ راجہ نرسنگھ نے اُسے واجبی داموں پر خرید لیا۔ اور اس پر سوار ہو کر جنگل میں شکار کھیلنے کیلئے گیا۔ ایک سادھو کا آشرم دیکھ کر راجہ اُس کے درشن کرنے کے لئے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھ کر آشرم کے اندر چلا گیا۔ سادھو نے اپنے لڑکے کو شرید مجھوت گیتا کے پندرہویں دھی کا ایک شلوک ایک پتے پر لکھ کر حفظ کرنے کو دیا ہوا تھا۔ سادھو کا لڑکا آشرم کے باہر کھیل رہا تھا۔ گھوڑے نے جب وہ پتہ دیکھا تو اسی وقت دیو دیہی پاکر میگنڈ کو چلا گیا۔ راجہ جب آشرم سے باہر نکلا۔ تو دیکھا کہ گھوڑا مرا پڑا ہے۔ اُس نے سادھو سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ سادھو نے اسے

بتایا کہ یہ گھوڑا تمہارے کوششہ جہنم میں تمہارا منتری تھا۔ اس نے تمہیں مار ڈالا تھا۔ آج میرے لڑکے کے ہاتھ میں 'درخت' کے ایک پتے پر شریڈ جھگڑا لیتا ہے پندرھویں ادھیائے کا ایک شلوک دیکھو کہ یہ موکش کو پراپتا ہو گیا ہے۔ راجہ نرسنگھ اپنی راجدھانی میں آکر اپنے لڑکے کو اپنا یو راج بنا کر خود بین میں جا کر جھگڑاں شری کرشن چندر جی مہاراج کی بھتیجی میں لین ہو گیا۔

سولھواں ادھیائے دیو اُسر سمپدا و مہا لک یوگ

جھگڑاں شری کرشن چندر جی مہاراج بولے۔ اے پارٹھ! اندر تانتہ کرن کی شدھی کیان اور یوگ میں نشٹھا 'وان' 'دم' 'گیہ' 'سوا' 'ادیائے' 'تپ' 'سرلتا' 'آہنسا' 'ستیتہ' 'اکرودھ' 'تیاگ' 'شانتی' 'فراخ' 'ولی' 'پرائیوں' 'پر دیا' 'لج' 'کانہ' 'ہونا' 'نمرتا' 'گہمیرتا' 'پوترتا' 'اجیمان' 'کانہ' 'ہونا' 'اننے' 'گن' 'دیوسی' 'صفات' 'لیکر پیدا' 'ہونے' 'والوں' 'میں' 'ہوتے' 'ہیں'۔ چھل 'گھنڈ' 'اجیمان' 'اکرودھ' 'سنگدلی' 'کیان' 'یہ' 'گن' 'شہطان' 'فی'

خصلت والوں میں ہوتے ہیں۔ دیوی سمید موکش دینے والی اور آئری سمید موہ میں باندھنے والی مافی گئی ہیں۔ مگر ارجن! تو فکر نہ کر۔ تو تو دیوی سمید والی ہے۔ اس لوک میں دو پرہ کا سکی ہر شئی ہے دیوی اور آئری! ارجن! دیوی کا بیان تو سن چکا ہے۔ اب آئری کا حال سن! اپہ ورتی اور نوہرتی کیا ہے۔ آئری سمید والے یہ نہیں جانتے۔ نہ ہی ان کو پونہرتا اور اچار کا جھان ہی جوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جگت جھوٹا نہ آدھار اور ایشور رہت ہے۔ صرف نرادیہ کے میل سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں وشے بھوگ کے سوا اور کیا میتو ہو سکتا ہے۔ جھنکر کام کرنے والے، مورکھ اور وشٹ لوگ جگت کے ناش کے لئے اس مت کو لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ نہ ترپتا جھنے والی کا مٹاؤں سے بھرپور گھنڈی، بڑے طریقوں کو اختیار کر کے اپو تر جیون گزارتے ہیں۔ سدا تک ختم نہ ہونوالی جیتا کا اثر الیکر کاموں کے پرہم بھوگی "بھوگ ہی سب کچھ ہے" یہ نشیہ کر کے، وشے بھوگ کے لئے اپنا پوربک سے دولت کمانا چاہتے ہیں۔ آج میں نے یہ پایا۔ یہ میں اب پوماکروں گا۔ اتنا دھن میرے پاس ہے۔ اتنا کل اور ہو جائے گا۔ اس دشمن کو تو میں نے مار لیا ہے۔ دوسرے کو بھی ماروں گا۔

میں سب سے یکت ہوں۔ جھوگی ہوں، ایدھ ہوں، پورن ہوں، سکھی ہوں، میں نثریمان ہوں،
 خاندانی ہوں، میرے جیسا اور کون ہے؟ میں یگیہ کر دوں گا۔ دان دونگا۔ موج کروں گا۔ ایسے لوگ ادیا
 میں پیسر رہتے ہیں۔ اور غلط فہمی کا شکار ہو کر وہ حال میں پھنستے ہوئے ترک میں گرتے ہیں۔ اپنے تئیں بڑا
 ماننے والے، گھمنڈی، دھن اور مان میں مست یہ لوگ پھل سے نام کیلئے برائے نام یگیہ کرتے ہیں۔ اسکاڑ
 بل، گھنڈ، کام اور کرودھ کا اثر لینے والے، ان میں تنہا دوسروں میں سبقت بچھ سے دوش کرتے ہیں۔ ان
 پنج اشخاص کو میں ہمیشہ اُسر می یونی میں ڈالتا ہوں۔ اور یہ جنم جناتروں میں بھی مجھے نہ پا کر اور بھی زیادہ
 پنج گنی کو پر اپت ہوتے ہیں۔ کام، کرودھ اور لوبھ یہ ترک کے دروازے ہیں۔ منش کو ان تینوں کا تیاگ
 کرنا چاہیے۔ ترک کے ان تینوں دروازوں کو ترک کر کے جو اپنے آتما کے گھیاں کیلئے کوشش کرتا ہے۔
 وہ پریم گنی کو پاتا ہے۔ جو منش شاستر ودھی کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے جھوگوں میں لین بوتا ہے۔ وہ نہ سیدھا
 کو پہنچتا ہے۔ نہ سکھ پاتا ہے۔ اور نہ ہی پریم گنی کو پاتا ہے۔ اس لئے تیرے لئے لازم ہے کہ کرموں کی ودھی اور
 نشیدھ کو دیکھتا ہو، شاستروں کے انوسار چلے، شاستر ودھی کیا ہے؟ یہ جان کر تجھے کرم کرنے چاہئیں۔

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

مہکوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشی! سورٹھو دیش میں کھراگ باہونامی ایک دھرماتما راجہ
 راج کر تا تھا۔ اُس کے پاس بہت سے ہاتھی تھے۔ اُن میں ایک غوفی ہاتھی تھا۔ جب وہ بدست
 ہو جاتا تھا تو بے ہی طرح سے تباہی مچاتا تھا۔ ایک دن وہ ہاتھی بازار میں اُدھم مچاتا ہوا بھاگا جا رہا
 تھا۔ سامنے سے ایک سادھو آ رہا تھا۔ اُس کو دیکھ کر یہ گیروں نے کہا۔ مہاراج! ایک طرف ہٹ
 جائیے ایسا نہ ہو کہ کہیں ہاتھی آپ کو نقصان پہنچائے۔ سادھو نے کہا۔ یہ ہاتھی مجھے کچھ نہیں کہے گا
 اتنے میں ہاتھی نے سادھو کے نزدیک آ کر ہاتھی پر سوٹڑ رکھ کر اور سر جھٹکا کر سادھو کو پیغام کیا۔
 سادھو نے کہا۔ اے گجیندر! میں تیرے گزشتہ جنم کا حال جانتا ہوں۔ اتنا کہہ کر اُس نے کندل سے
 جل لے کر ہاتھی پر چھڑکا جس سے وہ اُسی وقت موکھش کو پراپت ہو کر سیکنت کو چلا گیا۔ جب راجہ
 نے یہ حال سنا تو سادھو کو محل میں بلایا اور اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے، یہ ہاتھی کون تھا؟

اور اس کو گنتی کا حصول کس طرح ہوا ہے؟ سادھو نے کہا۔ میں نے اسے شریذ جھگوت گیت کے سولہویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیا تھا۔ جس سے کہ یہ سیکٹھ کو چلا گیا ہے۔ یہ ہاتھی پچھلے جنم میں بدہمن تھا۔ گور کے مشرم میں رہتا تھا۔ اس کا گور و اس کو مشرم میں چھوڑ کر خود تیرتھ یا ترائی چلا گیا۔ گور و کے پر تاپ کے سبب جھگوت منڈل اس کی ویسی ہی تعلیم کرنے لگا۔ جیسی کہ اس کے گور و کی کرتا تھا۔ دو سال کے بعد جب گور و تیرتھ یا ترائی سے واپس آیا تو گنتی شروٹھا لو پر چھو پر ہی اس کے درشنوں کیلئے آئے ہوئے تھے۔ گور و کو دیکھ کر اس نے سوچا۔ اگر میں نے اس وقت اٹھ کر اس کا ستکار کیا۔ تو میری عزت میں فرق آئے گا۔ لہذا اس نے اٹھ میں بند کر لیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس کے گور و نے مشراپ دیا۔ اسے سو کر کہ! تو غور کر تا ہے۔ تو ہاتھی کی جوٹ پر لیگا۔ چنانچہ اس مشراپ کے مطابق مرنے کے بعد یہ ہاتھی بنا۔ اب میں نے اسے شریذ جھگوت گیت کے سولہویں ادھیائے کا پاٹھ سنا کر اس کی گنتی کر دی ہے۔ یہ سن کر راجہ نے سادھو کے چرنوں میں پر نام کیا اور اس کے بعد وہ ریت پر قی برہم چھوٹ میں اٹھ کر اٹھنا ہی سے غار رخ ہو کر شری گیتا جی کے سولہویں ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔ جب اس

کانت سم نزدیک آیا تو دیو دوت وہاں آکر اُسے سیدھا بیکٹھو میں لے گئے۔

ستر دھواں اومہائے شر دھائے دھماگ یوگ

ارجن نے کہا۔ مہاراج! شا ستر دھواں کے انوسار یا مہاتماؤں کے کتھن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تو لوگ کیوں شر دھائے ہی پوجن کرتے ہیں۔ اُن کی گتھی کسی ہوتی ہے۔ راجسی یا تاملسی یا جھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ نشیوں میں سبھاؤ سے ہی تین پرکار کی شر دھائے ساتوک راجس اور تاملس ہوتی ہے۔ سب کی شر دھائے سبھاؤ کا انوسرن کرتی ہے۔ ریش میں کچھ نہ کچھ شر دھائے اوشیہ ہی ہوتی ہے۔ جس کی جیسی شر دھائے ہوتی ہے۔ ویسا ہی وہ ہوتا ہے۔ ستوگنی دیوتاؤں کی اور جوگنی کلا اور راکشوں کی، توگنی مہوت پریت تھاگنی کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔ دھبہ اور اہنگار والے کام اور راگ سے پریت ہو کر بنا شا ستر دھواں کے گھورتپ کر کے شریہ میں موجود نیچ جھوٹوں تنقا

انتہ کران میں موجود مجھ کو بھی کشت دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آسٹری نشہ کا پابند سمجھنا چاہیے۔ کمان پان
 بھی تین پر کار کا پر یہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے تپ اور دان بھی تین پر کار کا پر یہ ہوتا ہے۔ آلو بڑھانے
 والے، بل، بڑھانے والے، سکھ بڑھانے والے، رس دار، چکنے، دل پسند آہر ستو گن والے، اشخاص کو
 پسند ہوتی ہیں۔ ٹیکے، کھٹے، کھائے، بہت گرم، چڑچڑ، روکھے، جلن کرنے والے کھانے راجس
 لوگوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ جو دکھ، شوک اور روگ پیدا کرنے والے ہیں۔ باسی، بے رس، بدبودار
 جوٹھے اور پوتر آہار، تمو گنوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ جو یگیہ، پھل کی اچھیا نہ رکھ کر، ودھی پوربک
 اور کر تو یہ سمجھ کر کیا جاوے۔ وہ ساتوگ یگیہ ہے۔ جو پھل کے ادیش کے ساتھ، دنبہ سے کیا جاوے۔
 اُسے نم رجو گن سمجھو۔ ودھی، آن، دان اور منتروں کے بغیر جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ بدھیمان اُسے تاس
 یگیہ کہتے ہیں۔ دیو، برہمن، گورو اور گیانی کا پوجن پوتر تا، سرتا، اہنسا یہ شاریک تپ کہلاتے ہیں۔
 جس کے سننے سے کسی کو دکھ نہ ہو۔ سچی اور سب کو پیاری لگنے والی، حل پسند اور ہتکار سی گفتگو،
 نیر سوادھیائے یہ واک تپ کہلاتا ہے۔ من کی خوشی، مٹھاس، مون، سبم، معاون کی شدھی کو

مانسک تپ کہتے ہیں۔ سم بھا دی پُرش جب مچل کی اچھیا تیاگ کر کے پر م شر دھا پور بک یہ تین پرکا
 کا تپ مگرتے ہیں۔ تو بدھیمان لوگ اسے سائوک تپ کہتے ہیں۔ جو تپ 'مان' پو جا بھیلے دھبہ
 پور بک کیا جاتا ہے۔ وہ راجس تپ کہلاتا ہے۔ جو تپ کشت اٹھا کر قند سے یا دوسرے کے ناش
 کے لئے ہوتا ہے۔ وہ تپ تپ کہلاتا ہے۔ جو دان کر تو یہ سمجھ کر اور مچل کے آٹا کے پنا دیش
 کال اور پاتر کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اُسے سو گنی دان کہتے ہیں۔ جو دان مچل کی آٹا کو لکش کر کے، دھو
 کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ وہ راجسی دان کہلاتا ہے۔ دیش کال اور پاتر کا د چار کئے بغیر تر سکار کے
 ساتھ جو دان دیا جاتا ہے۔ وہ تپ تپ کہلاتا ہے۔ اوم ست ست تینوں شبدوں کے ذریعے پراچین
 کال میں براہمن 'وید اور یگیہ بنائے گئے تھے۔ اس لئے برہمچاری 'اوم' کا اچارن کر کے مچل
 کی آٹا کے بغیر یگیہ تپ اور دان اُدی کر یا نہیں کرتے ہیں۔ سٹیہ اور کھان کے ارتھ میں "ست"
 شبد استعمال کیا جاتا ہے۔ یگیہ تپ اور دان میں درڑھتا کو بھی "ست" کہتے ہیں۔ اور ان کے نمت
 جو کر م کیا جاتا ہے۔ وہ بھی مست کہلاتا ہے۔ پار تھ! جو یگیہ 'دان' تپ یا دوسرا کر م بغیر شر دھا کے

کیا جاتا ہے۔ وہ آست کہلاتا ہے۔ اُس کا پھل نہ تو اس لوک میں ہوتا ہے اور نہ پر لوک میں!

سترھویں ادھیائے کا ہمام

مجھ کو ان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! والے سودیر کی شرتاں ہمارا جہ منڈ لیک والی کپور
ویپ سے تھی۔ ہمارا جہ منڈ لیک نے والے سودیر کو بہت سے تحفے ارسال کئے۔ ان میں ایک ہنس بھی
تھا۔ جو کہ نہایت ہی خوبصورت تھا۔ یہ ہنس نہ کچھ کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا۔ آٹھوں پہر گر یہ دزاری
میں مصروف رہا کرتا تھا۔ راجہ نے ہنس کے دل بہلاوے کے بہتیرے سامان کئے۔ مگر سب کے سب
بے سود ثابت ہوئے۔ ایک دن ایک سادھو راجہ کے پاس آیا۔ اُس نے جب ہنس کی یہ حالت دیکھی
تو اسے شری گیتا جی کے سترھویں ادھیائے کا پانچواں ٹکڑا دیا۔ جسے سن کر ہنس نے دیو دیہی پائی۔ دیو
دوش آئے۔ اور اُسے بیکٹھ لے گئے۔

دراودیکہ چشم حقیقت سے کیا چوہا میں اس جسم انسان میں پر ماتا ہوں

میں صورت و سہاٹ میں خود خدا ہوں جو میرے ہیں میں اُن کی پشت و پناہ ہوں
میرا نام گیتا، میرا نام گیتا، میرا نام گیتا، میرا نام گیتا

اٹھارہ سوال اور چھپائے سنیاس یوگ

ارجن نے کہا۔ اے مہا بامو! اے رشی کیش! اے کیشو نندن! میں سنیاس اور تیاگ کے
نتووں کو علیحدہ علیحدہ سُننا چاہتا ہوں۔ کرپاکر کے کہئے۔ مہنگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے
فرمایا۔ ارجن! کامنا سے پیدا ہوئے کرموں کے تیاگ کو گیان سنیاس کا نام دیتے ہیں۔ سارے
کرموں کے پھل کے تیاگ کو بدھیان تیاگ کہتے ہیں۔ کئی و چار شیل پُرس کہتے ہیں۔ کہ کرم ہاتھ دوش
والے ہونے کے کارن تیاگنے کے لائق نہیں۔ دوسرے لوگوں کا یہ قول ہے۔ کہ یگیہ والن اور تپ یوگ
کرم تیاگنے کے لائق نہیں۔ تیاگ کے بارے میں میرے نسخہ سن! تیاگ تین پرکار کا کہا گیا ہے۔ یگیہ

دان اور تپ روپی کرم تیاگنے کے لائق نہیں ہیں۔ بلکہ کرنے یوگیہ ہیں۔ یگیہ دان اور تپ دو کی پُریش
 کو پوتر کرنے والے ہیں۔ یہ کرم بھی اُسکتی اور پھل کی اچھا تیاگ کر کرنے چاہئیں۔ یہ میرا نچھ مت
 ہے۔ جن کرموں کا کرنا شاستروں میں لکھا ہے۔ اُن کا تیاگ اُچت نہیں۔ کیونکہ اگر اودیا سے یا اہنگا
 سے ان کا تیاگ کر بھی دیا گیا تو وہ تیاگ تانس کہلائے گا۔ جو کرم ہیں وہ سبھی دُکھ کے دینے والے
 ہیں۔ ایسے سمجھ کر شریر کے کشٹ کے ڈر سے اگر منش کرم کرنا چھوڑ دے تو ایسے راجسی تیاگ سے
 وہ تیاگ کے پھل کو پراپت نہیں کر سکتا۔ کرم کرنا کہ تو یہ ہے۔ ایسا سمجھ کر خوشاستر میں کئے گئے ہوئے
 کرموں کو پھل کی اچھا تیاگ کر کرتا ہے۔ اُس کا یہ تیاگ سانوک ہے۔ بنشٹ شدھ مہا ونا والا تیاگی
 اور بدھیمان کشٹ دینے والے کرم سے دیش نہیں کرتا ہے۔ نہ ہی سکھ دینے والے کرم میں لیں
 ہوتا ہے۔ کرم کا ہر پرکار سے تیاگ دیہہ دھاری کے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن جو کرم پھل تیاگ
 کرتا ہے۔ وہی تیاگی کہلاتا ہے۔ تیاگ نہ کرنے والے کو مرتیو کے بعد تین پرکار کے پھل پراپت
 ہوتے ہیں۔ ایشہ شہہ اور بے جگے! لیکن جو کرم پھل کا تیاگی ہے۔ اُسے کوئی پھل پراپت نہیں ہوتا!

کرم ماتر کی سدھی کے لئے سائیکہ شاستر میں پانچ کارن کہے گئے ہیں۔ کشتیر کرتا، کرم اندریاں، گریاں اور ایشور سی شکتیاں! شریہ بانی اور من سے جو کوئی بھی کرم نیستی کے انوسار یا اس کے برعکس کیا جاتا ہے اس کا کارن یہی پانچ ہوتے ہیں! ایسا ہونے پر جو اپنے تئیں کرتا مانتا ہے۔ وہ مورا کہہ بھی نہیں سمجھتا جس میں استکار بھاد نہیں ہے۔ جس کی بدھی ملین نہیں ہے۔ اگر وہ اس جگت کو مارتا ہو یا بھی نہیں مارتا۔ جدر میں ہی پڑتا ہے۔ کرم کی پرہیزنا میں تئیں تھوڑا بھوکہ نہیں۔ گیان اچانک لو گیا اور پرہیز گیا تا! کرم کے انگ تین پر کار کے ہوتے ہیں۔ اندریاں، کرہ پا اور کرتا۔ گیان، کرم اور کرتا گن جمید کے انوسار تین پر کار کے ہیں۔ جس کے ذریعے منش سارے پرانیوں میں ایک ہی ابتاشی بھاد کو علیحدگی میں اگیتا کو دیکھتا ہے۔ اسے سا توک گیان جان! مین مین ہونے کے کارن، منس کے کارن، منش سارے پرانیوں میں مین مین دیکھتا ہے۔ ایسے گیان کو را جس جان! جو گیان صرف شریہ کہہ ہی سب کچھ سمجھتا ہے۔ اور اسی میں مٹو ہے۔ دیہم رہتا ہے۔ اس گیان کہلاتا ہے پھل کی اچھیا سے رہتا ہے۔ شریہ کا آسکتی اور آگ دیشی لے کر گیا جو کرم سا توک کہلاتا ہے۔ پھل کی

اچھیا سے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ راجس کرم کہلاتے ہیں۔ جو کرم پر نیام 'انانی وغیرہ کے دھار کے بنایا جادو ہے۔ وہ تانس کرم کہلاتا ہے۔ جو آسکتی اور اہنکار سے رہت ہے جس میں درڑھتا ہے۔ جو کامیابی اور ناکامیابی میں ہر ش اور شوک نہیں کرتا۔ وہ ساٹوک کرتا ہے۔ جو راگی ہے۔ کرم پھل کی اچھیا والا ہے۔ لو بھی ہے۔ ہنا وان ہے۔ ہر ش اور شوک ٹیکٹ ہے۔ وہ کرتا راجس کرتا ہے۔ جو شاستر وکت وشیوں میں آسا و دھان 'و دیک سے رہت کسی سے نر نہیں 'اوروں کا اچان کرنے والا 'انس ٹیکٹ شوک سے بھرا ہوا ہے۔ اور کام کو وقت پر نہیں کرتا۔ وہ تانس کرتا کہلاتا ہے۔ اے دھنچے! بدھی اور دھیرج کے تین پر کار کے گن ورنن کرتا ہوں۔ سن! جو بدھی پر رتی 'نور تی 'کار یہ 'کار یہ 'بھے 'بھے 'بندھ 'موکش کا بھید بھلی بھانتی جانتی ہے۔ وہ ساٹوک بدھی کہلاتی ہے۔ جو بدھی دھرم اور ادھرم 'کار یہ اور کار یہ کو ٹھیک طور پر نہ جانے وہ راجسی بدھی ہے۔ جو بدھی اندھکار سے گھری ہوئی ہے۔ ادھرم کو دھرم سمجھتی ہے۔ جسے سب باتیں اٹھی ہی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ بدھی تانس ہے۔ جس کی طاقت سے من پران اور دوسری اندریوں کو

قابو میں رکھا جاتا ہے۔ وہ دھیرج ساٹوگ ہے۔ جس دھیرج میں پھل کی اچھیا رکھ کر دھرم
 کا یہ کیا جاتا ہے۔ وہ دھیرج راجھی ہے۔ جس دھیرج سے دُردھی منش ندراجھے، شوک
 نراشا اور مد کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ تامسی دھیرج ہے۔ ارجن! اب تین پرکار کا شکہ سن!
 جس کے اہمیاس سے منش پر سن رہتا ہے۔ جس سے دکھ کا انت ہوتا ہے۔ جو آرنجھ میں نہر
 کی بھانتی پر تیت ہوتا ہے۔ اور انت میں امرت کے سمان ہوتا ہے۔ وہ ساٹوگ شکہ کہلاتا ہے۔
 وشے اور اندریوں کے سنجوگ سے جو آرنجھ امرت سمان پر تیت ہوتا ہے۔ وہ شکھ راجس کہا
 جاتا ہے۔ جو آرنجھ اور آخر میں اتما کو مورچیت کرنے والا ہے۔ نندا اور آلس سے پیدا ہوا ہے
 وہ شکھ تامس ہے۔ پر تھوی میں یا دیووں کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں جو پر تھوی سے
 پیدا شدہ ان تین گنوں سے مُکت ہو۔ پر مہن، کھشتری، ویشی اور شودر کے گرموں کے بھی
 اُن کے سبھاؤ سے پیدا شدہ گنوں کے کارن و بھاگ ہو گئے ہیں شرم، دم، تب، شوچ، کشا
 سرتا ابو مہو سے اُتم گیان، اُسکتیہ، یہ برہمنوں کے سو بھاوک گن ہیں۔ شور ویرتا، تیج و دھرم

یہ دھ میں پیٹھ نہ دکھانا، وان پر جا کو نیم بدھ رکھنا، یہ سب کھٹری کے گن ہیں۔ گو پالن تہات
 لین دیں یہ وشیووں کے لکشن ہیں۔ تینوں درتوں کی سیوا کرنا یہ شودھوں کے سوجھا دک کرم ہیں
 اپنے اپنے کرم میں لگا ہوا منش پر م سدھی کو پہنچتا ہے۔ مگر کس پر کار؟ بہ من! جو منش اپنے اپنے کرم
 میں تپ رہتے ہیں۔ وہی اس سنار میں سدھی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جس انتریا می پر ناتما سے
 سمپورن پرائیوں کی پرورتی ہوتی ہے۔ اور جس کارن روپ پر میثور سے یہ دیاپت ہے۔ اس پریشو
 کو جو کوئی پوجتا ہے۔ وہی سدھی کو پراپت ہوتا ہے۔ پرایا دھرم اپنے دھرم سے اتم ہو، تو بھی اُس سے
 اپنا گن نہیں دھرم اچھا ہے۔ کیونکہ اپنے سوجھا دک دھرم کے کسے سے پاپ نہیں لگتا۔ جیسے گنی
 دھوئیں سے دیاپت ہونے کے کارن دوش ٹیکت ہے۔ پر نتو دوش روپ انش چھوڑ کر تیج روپ
 گرہن کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی نچ کرم دوش روپ انش کو تباگ کر چت کی شدھی کے لئے گن روپ منش
 گرہن کرو۔ اب جس پر کار برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔ اُسے سنکشیپ کہتا ہوں۔ جو پش سا تو کی بدھی
 سے ٹیکت ہے۔ جس کو کسی پدارتھ کی اچھیا نہیں ہے۔ جس نے کامناؤں کا تباگ کر دیا ہے۔ سنیا

کے ذریعے وہ منش پر م نیش کرم سیدھی کو پراپت کرتا ہے۔ جس کی بدھی شدہ ہو گئی ہے۔ ایسا یوگی درڑھنا پور وک اپنے تئیں قابو کر کے شبد آدی وشوئوں کا تیاگ کر، راگ دولیش کو جیت کر، ایکات سیون کر کے نفور اگھا کر، من وچن اور شریر کو قابو میں رکھ کر دھیان یوگ میں منت پرائیوں رو کر، ویلک کا آشر لینا ہوا کام کر دودھ موہ، لوبھ، اسنکار کا تیاگ کر، رہت اور شانت ہو کر برہم بھاؤ کو پانے یوگیہ بنتا ہے۔ برہم بھاؤ کو پراپت، پرسن چت منش نہ تو شوک کرتا ہے۔ نہ کسی دستو کی اچھیا کرتا ہے اور سمپورن پرائیوں میں سمان بھاؤ رکھتا ہے۔ وہی میری پر م تو مہکتی کو پاتا ہے۔ ار جن! اس سریشٹ بھگتی سے میرے سر و دیانی روپ کا پرمان اور میرے سچا اندھ گھبراؤپ کو تو سے جانتا ہے۔ اس تو گیان ہونے پر پھر مجھ میں پرولیش ہوتا ہے۔ کیول میرا ہی آشر ار کھنے والا پڑش جو سدا نتیہ کرموں کو کرتا رہتا ہے۔ وہ میری کرپا سے وہ انادی اور اننت پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس سے من کو مجھ میں لگا کر ساودھان ہو کر سب کرموں کو مجھے ار پن کر اور گیان یوگ کا آشر لیکر نفرت اپنا چت مجھ میں سفر کر! مجھ میں چت لگانے سے تو میری کرپا سے منسلک ساگر سے پار ہو جائیگا۔ لیکن

اہنکار کے بس ہو کر میری بات نہ سنے گا تو ناش کو پراپت ہو گا۔ اہنکار کے بس ہو کر، اگر تو میں بدھ
 نہیں کروں گا۔ "تو تیرا یہ نپٹو متھیا ہے۔ تیرا کھشتری دھرم تجھے زبردستی بدھ میں شامل کر دے گا۔
 ارجمند! جو تو موہ و دش ہو کر ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن تو بے بس ہو کر ایسا کرے گا۔ البتہ سب پرانیوں
 کے ہر دیہ میں نواس کرتا ہے۔ اور اپنی مایا کے بل سے چکر پر چڑھے ہوئے گھڑے کی طرح ان کو گھماتا ہے۔
 تو سمجھو! ان بھادوں سے اُس کی مشن میں جا۔ اُس کی کرپا سے تو پر م شانتی کو پراپت ہو گا۔ یہ پوشیدہ سے
 پوشیدہ گیان میں لے تجھ سے کہا ہے۔ اور جتنے میرے پراپتی کے سادھن ہیں۔ وہ بھی میں نے تجھ سے
 کہہ دیئے ہیں۔ کیونکہ تو میرا پر م مہتر ہے۔ تیری بدھی میرے چرنوں کے ساتھ ساتھ درڑھ ہے۔ اس
 لئے تیرے کلیان کیلئے کہتا ہوں۔ سب دھرموں کو تیاگ کر ایک میری مشن لے۔ میں تجھے سب پاپوں
 سے مکت کر دوں گا۔ شوک مت کر! جو تپسو ہی نہیں ہے۔ جو بھگت نہیں ہے۔ جو سُنا نہیں چاہتا۔
 جو دیش کرتا ہے۔ اُسے تو نے یہ گیان نہ کہنا۔ لیکن جو یہ پر م گوہیہ گیان میرے بھگتوں کو سنائے گا۔
 وہ میری پر م بھگتی کے کارن سندھ بہ مجھ کو ہی پراپت کرے گا۔ اُس سے براہ کرم منشوں میں مجھے کوئی اور

پیارا نہیں ہے۔ ہمارے اس دھرم سمواد کا اجمیاس کریگا۔ وہ مجھے گیان دیگ دوارا بھیجے گا۔ ایسا میرا
 مت ہے۔ اور جو منش ویش رہت ہو کر شر دھما پور بک سنے گا۔ وہ بھی نکلتا وان ہو کر پنیہ وان
 جہاں بستے ہیں۔ ایسے شیو لوک کو پر اپت کریگا۔ پارتمہ! یہ گیان تو نے ایک گرچت سے سنا ہے۔ تجھے
 جو موہ ہوا تھا کیا وہ لٹٹ ہو گیا ہے؟ ار جن نے کہا۔ مہنگوان! آپ کی کرپا سے میرے موہ کا ناش
 ہو گیا ہے۔ مجھے گیان ہو گیا ہے۔ شنکا کا سمدھان ہو گیا ہے۔ آپ کے شری مکھ سے جو بدھ کرنے کا گیا
 ہوئی ہے۔ سو میں بدھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ سچ نے دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! مہنگوان شری
 کرشن چندر جی اور ویدار جن کا یہ سمواد سنا کر میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شری ویاس جی کی کپا
 سے میں نے یہ گوہیہ گیان سنا ہے۔ جسے مہنگوان نے اپنے شری مکھ سے کہا ہے۔ اس کا دھار کر کے
 میں پریم ہریش کو پر اپت ہوا ہوں۔ راجن! یوگیشوہ کرشن ہیں۔ جہاں دھنٹی دھار ہی ار جن ہیں
 اسی طرف ہی وجے ہوئی۔ ایسا میرا مت ہے۔

اٹھارہویں ادھیائے کاہنام

مہنگو ان مٹری نامہ اپنی بولے۔ اے لکشمی! جیسے نکستروں میں چند ماں اندیوں میں گنگا برکشوں
 میں پیل تیر تقوں میں کور و کھشتر پر بتوں میں سہالیہ سریشٹ ہے۔ ویسے ہی گیتا میں اٹھارہواں
 ادھیائے سریشٹ ہے۔ اس سنسار میں جو منش سوگیہ کرتا ہے۔ وہ اندر اس کو پاتا ہے۔ اس
 پر تقویٰ پر پور سوگیہ کسی نے نہیں کیا۔ کیونکہ اشو میدھ یگیہ کرنیوالے کے ساتھ اندر ایریشا کر کے
 وگھن ڈال دیتا ہے۔ اندھ کا سو بھاؤ بھی ایسا ہے۔ ایک راجہ بڑا ہی دھرماتما تھا۔ جب اس نے شریہ
 کیا تو میرے آدیش سے دیودوت اُسے اندھ کے پاس لے گئے۔ اور اُس سے کہا کہ اس کے لئے
 سنگھاسن خالی کر دو۔ اندر نے اُس راجہ کو اپنے اس پر بٹھا دیا اور اپنے گور و برہستی سے دریافت
 کیا مہاراج! اس راجہ نے کونسا پنیہ کیا ہے۔ جو مہنگو ان نے اس کو یہ پد دی دی ہے۔ مٹری برہستی
 بولے۔ راجن! اس نے سکھ مہوگ کے لئے مٹری گیتا جی کا ابھاس کیا تھا۔ اس لئے مہنگو ان نے اگیا دی

ہے۔ کہ پہلے اسے اندر لوک کا سکھ بھوگئے دو۔ اس کے بعد میرے دھام کو لے آنا۔ اے لکشی! وہ مہرتا
راجہ عرصہ تک اندر لوک کا سکھ بھوگئے کے بعد میرے دھام کو آیا تھا۔

شری کرشن ارجن کی یہ گفتگو ہے دلیریوں کا سن کر اُبتلا لہو ہے
کوئی روسیہا ہے کوئی سرخرو ہے جو چرنوں میں آیا وہی نیک ہو ہے
بظاہر جو ہے جنگ کا ساز و سامان
شری شyam برکی ہے لیلا منسایاں



مہاراجہ ہارت

دوسرا حصہ

ہنگوٹا شہری کرشن چندر جی کے مکھ سے گیتا سن کر جب ارجن کا موہ دور ہو گیا تو اس نے ایک بار زور سے اٹھا
 شکستہ چھوٹا جھکی بابے بچنے لگے جنہیں سن کر یو دھوا پھیل پڑے۔ اور جھوٹے ہوئے ایک دوسرے کی طرف پلٹے
 تین اس وقت مہاراجہ یدھشٹر کو ردال میں جا کر شہری جھیشتم پتا مہ جی کے چہلوں میں گر کر پرار تھنا کی۔ پتا مہ
 میں مجبور ہو کر لڑنے کی اجازت لینے آیا ہوں۔ مہاراجہ یدھشٹر کے اس دھرم آچرن کو دیکھ کر دشمن بھی غسل غسل
 کر اٹھے۔ شہری جھیشتم دیو جی بولے پتر اتم دھرم کی مورتی ہو۔ تمہارے اس دھرم آچرن کو دیکھ کر میں بہت ہی
 خوش ہوں۔ جاؤ تمہاری دھپ ہو گی! شہری جھیشتم دیو جی سے ایشور یاد لے کر مہاراجہ یدھشٹر شہری ورون اچاریہ
 جی کے پاس گئے۔ اور ان سے مہازت کے خواہاں ہوئے۔ ان سے بھی ایشور یاد پا کر اپنی سینا میں واپس آ گئے۔ اس
 کے بعد وہ گھسان یدھ ہو آ کر جس کی نظیر دنیا کی کتابیں میں نہیں ملتی طرفین کی سپاہ کے ٹکڑے کھا بہادری مہمت کی نیند

سو گئے۔ لڑائی جاری تھی۔ دونوں طرف کے سپاہی مارے جا رہے تھے۔ مگر لڑائی ختم ہونے میں نہ آئی تھی۔ لوہوں والا
 راجہ کو پانڈو و جنگوان شری کرشن چندرجی مہاراج کی قیادت میں بہادر شری بھیشم دیوجی کے ڈیرے پر گئے۔ انہ
 ان سے اپنے وجے کا آپاٹے دریافت کیا۔ شری بھیشم دیوجی نے ان کے استفسار پر فرمایا کہ جب تک میں زندہ
 ہوں۔ تم تو کیا دیوتا تک بھی وحشی نہیں ہو سکتے۔ مجھے دکھ ہے کہ انیلے کے یکرہ میں مجھے کور ووں کی طرف سے
 لڑنا پڑ رہا ہے۔ اور میری اچھا اب ان کی طرف سے لڑنے کی نہیں ہے۔ لہذا میں اب اپنا انت چاہتا ہوں۔
 بہادر دودھ پدکار لڑکا شکندری مجھے مارنے کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اس نے تپسیا کر کے میرے مارنے کیلئے در حاصل کیا
 ہوا ہے۔ وہ میرے گزشتہ جنم میں میری استری امبا تھا۔ میں نے اسے سوکار نہیں کیا تھا۔ تو اس نے تپسیا کر کے
 مجھ سے بدلہ لینے کی ٹھانی تھی۔ اب اس جنم میں وہ مجھ سے بدلہ لیگا۔ تم اسے اپنا سینا پتی بنا کر آگے کرو۔ جب وہ
 میرے سامنے آئیگا میں ہتھیار ڈال دوں گا۔ اس وقت تم مجھے مار سکتے ہو۔ جاؤ تمہارا کاہید سیدھ ہوگا۔ پانڈو
 مطمئن ہو کر اپنے ڈیرے پر واپس آ گئے۔ اگلے دن شری بھیشم دیو کے کہنے کے مطابق پانڈووں نے شکندری کو
 سپہ سالار بنالویا۔ شری بھیشم دیوجی نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور وہ زخمی ہو گئے۔ ان کے زخمی ہونے پر کور ووں
 نے شری ورون آچاریہ جی کو سینا پتی بنا دیا۔ لڑائی پھر شروع ہو گئی۔ لوہا سے لوہا بچنے لگا۔ بہادروں کے
 سر گاجر مولی کی طرح کٹنے لگے۔ تیرحوں دن شری ورون آچاریہ جی نے چکر دیوہ کی رچنا کی۔ دیوہوں نے

اپنے رفقا کے ذریعے ارجن کو دیوہ سے دُور بٹھایا۔ مہاراجہ بدھ شتر کو اس بات کا علم تھا کہ ارجن اس وقت دُور کہیں لڑ رہا ہے۔ اور میرا اب اس دیوہ کو کھنڈ توڑے۔ اُن کو متفکر دیکھ کر دیر ارجن کے دیر سِپتر اجمینو نے کہا۔ آپ فکر کیوں کرتے ہیں۔ میں چکر دیوہ کو توڑنا جانتا ہوں۔ مگر میں اس سے باہر آنا نہیں جانتا۔ مہاراجہ بدھ شتر بولے ہا بھینو یہ دیوہ کا توڑنا تم نے کب سیکھا تھا۔ اجمینو نے جواب دیا۔ چکر دیوہ کے توڑنے کی کھات پتا جی نے جب میں گرجہ میں تھا ماما جی کو سنائی تھی۔ مگر جب ماما جی سو گئیں۔ پتا جی نے کھات سنانی بند کر دی۔ وہاں تک مجھے یاد ہے۔ مجھے اجازت بخشے تاکہ میں چکر کو توڑ ڈالوں۔ آپ سب میری سہا یوتا کھلے پیچھے رہے گا۔ دیر اجمینو کی مالی حوصلگی دیکھ کر مہاراجہ بدھ شتر نے اُسے اشیر باد دیکر غصت کیا۔ اجمینو نے چکر دیوہ کے اندہ جا کر افراتفری مچا دی۔ کورودوں نے بدھ شتر، جیم، نکل اور مہدیو کو تودہ دازے پر ہی روک دیا۔ اور خود دیر اجمینو کا مقابلہ کرنے لگے۔ مگر اُس دیرلے کو دھول کے بڑے بڑے ہار تھیوں کے چھلکے چھڑوا دیے۔ جب کورود اُس پر کسی طرح سے بھی غالب نہ آ سکے۔ تو سارے ہار تھیوں نے اُسے گہر کر دھوکہ کے ساتھ مار ڈالا۔ دیر اجمینو کی موت کی خبر سن کر پانڈو دل میں صحت قائم ہو گئی۔ تب تک ارجن بھی واپس آ چکا تھا۔ اُس نے عہد کیا کہ کل غروب آفتاب سے پہلے مگر میں دیر اجمینو کے قاتل ہو جاؤں گا۔ تو خود چتا بنا کر جل مرو گا۔ دوسرے دن جیدہ تمہارے ارجن کے خوف کے چھپتا چھرتا رہا۔ اب بھگوان نے اپنی سیلا بھائی سے وقت سے پہلے ہی ترو ب ہو گیا۔ ارجن چتا بنانے لگا۔ جیدہ تھو تھو

دیکھنے کیلئے وہاں آیا۔ بھگوان نے اُس کو آتا دیکھ کر اپنی مایا سے تار کی دُور کر دی۔ بھگوان نے ارجن کو اشارہ کیا۔ اُس نے جیدر تھکا سر پہنے کی مانند اُڑا دیا۔ جیدر تھکا کے مرنے سے انور دُل میں صفتِ ماقم بچھ گئی۔ چونکہ شام ہونے والی تھی۔ اس لئے لڑکھن کی اواج اپنے اپنے ڈیروں کو چلی گئیں۔ پانڈوؤں کے گیمپ میں ارجن کے پر تل گیا پُورن کر نے فیو جیدر تھکا کے مرنے کے سبب خوشی کے شاد ہونے بج رہے تھے۔ اُدھر در یودھن شری درون آچار یہ جی کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں جلی کٹی سنانے لگا۔ کہ وہ دُل سے پانڈوؤں کی فتحیابی کے خواہشمند ہیں۔ اس لئے بے دلی کے ساتھ لڑتے ہیں۔ لیکن در یودھن کی بات سن کر جب شری درون آچار یہ جی نے اُسے اور اُس کے رفقا کو بچھ لٹا سنا میں تو سب کے سب کان لپیٹ کر وہاں سے چلے آئے۔

پندرہ سو میں دن جب لڑائی شروع ہوئی تو آئندہ بھگوان شری کرشن چندر جی ہمارا ج نے دیکھا کہ جہادیر کرن ارجن سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتا ہے۔ اُدھر کرن کے پاس دیو راج اُند کی دیا ہوئی شکتی ہے۔ اگر اُس شکتی کو بیکار نہ کیا گیا تو ارجن کی جان کا خطرہ ہے۔ یہ سوچ کر انہوں نے ارجن سے کہہ کر مجیم کے پتر گھٹونک کو کرن کے مقابل پر کھڑا کر دیا۔ اُس نے کرن کے چمکے چہرہ اُدھے۔ مجبور ہو کر کرن کو شکتی استعمال کرنی پڑی۔ جس سے گھٹونک مارا گیا۔ پانڈوؤں میں کہرام مچ گیا۔ لیکن جب بھگوان شری کرشن چندر جی ہمارا ج نے شکتی کے بیکار ہونے کی بابت اُن سے کہا تو سب کی تسلی ہو گئی۔ اور لڑائی ایک بار پھر پوری سرگرمی کے ساتھ شروع ہو گئی۔ اگلے دن لڑائی پھر چھڑائی۔ اور

اُس میں مہاراجہ دروہ پدا اور جہاراجہ وراثت مارے گئے۔

سترھویں دن میدان جنگ میں جانے سے پہلے پانڈوؤں نے عزم کر لیا تھا کہ وہ آج درون آچاریہ اور کرن کو خرو
ختم کر دیں گے۔ لڑائی جب شروع ہو گئی تو جھگوان شرما کر شمشیر چنہر جی مہاراجہ نے کہا کہ درون آچاریہ بغیر کسی چالاک
کے کھیلنے کے ہرگز نہ مارے جاسکیں گے۔ اگر انہیں اُن کے لڑکے اشوتھما کی موت کی خبر سنادی جائے اور
وہ رنج و غم کے مارے نہ چل سکیں تو اس وقت انہیں ختم کر دیا جائے۔ جھگوان کے فرمان کو پانڈو باہم پیٹھ کر فور
کرنے لگے کہ جھگوان کے ارشاد کے مطابق شرما درون کا خاتمہ تو کیا جاوے۔ مگر کس طرح سے اور کیسے؟ جہاراجہ
یہ ہنسنے لگا کہ میں سے ایک کا نام "اشوتھما" تھا۔ مجھ نے اُس کا مٹی کو مار ڈالا اور دھرم راج یہ ہنسنے
شرما درون آچاریہ سے کہہ دیا کہ اشوتھما مارا گیا۔ درون نے اُن کا کہنا سنا جان کر مارے رنج کے ہتھیار مینک
لیئے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر درشت دیوہ نے اُن کا سر کاٹ ڈالا۔ درون آچاریہ مارے گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر
کوہلو کی فوج میدان چھوڑ کر بھاگ گئی۔ لیکن جب یہ خبر اشوتھما کی مٹی تو اُس کے غم و غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔
وہ غداشی "ستر" لیکر پانڈوؤں کی فوج پر ٹوٹ پڑا۔ اور آں واحد میں ہزار بہادروں کو جام شہادت نوش کر دیا۔
پانڈوؤں کے درمیان تھکے لگے گئے۔ ناراضی سے اُس نے اُس کو شانت کرنا جھگوان شرما چنہر جی جانتے تھے۔ انہوں نے
سب کو حکم دیا کہ سب کے سب اس اسٹرو کو پر نام کر دے۔ سب نے ایسا ہی کیا۔ اسٹر شانت ہو گیا۔ اب اشوتھما

نے اگلی ستر چلایا۔ مگر جہابی طور پر دیر آجی نے برہم ستر چلا کر اُسے بیکار کر دیا۔ جب رات کی تاریکی چاندوں طرح
مستط ہو گئی تو طرفین کی فوجیں لڑائی بند کر کے اپنے اپنے ڈیروں کو واپس چلی گئیں۔

مشری درون آچار یہ کہ مرنے کے بعد فوج کی گمان، دیر کرن کے سپرد کر دی گئی صبح ہوتے ہی گھسان کی
لڑائی شروع ہو گئی۔ دھرم راج یو دھشن نے حکم دیدیا کہ کرن کو ختم کر دیا جاوے۔ آج کو ر و پنیترے بدل بدل
لڑ رہے تھے۔ کرتا اور یو دھشن اور اشوتھماں سب باری باری سے ڈٹ کر لڑے۔ اُن کے بہت سے سپاہی
مارے گئے۔ اُن کو آج کی لڑائی میں شکست فاش نصیب ہوئی۔ اعد شام کے وقت ایک ہوار سی کی مانند جس نے
اپنا سب کچھ مار دیا ہو۔ وریو دھشن ماور اُس کے رفقا میدان جنگ سے چلے گئے۔ صبح ہوئی۔ سب سے پہلے ہی
بھیم اور دوشاسن ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ یہ جنگ بڑے معرکے کا تھا۔ دونوں ہی بڑے بلوان
تھے۔ جہان دیر ایسے لڑ رہے تھے کہ جس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن بھیم گدایدھ میں پر دین تھا۔ اُس نے
وہ چار ہاتھ ایسے چلائے کہ دوشاسن زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اور گرتے کے ساتھ ہی اُس کی رُوح قفسِ عنصری سے
برواز کر گئی۔ بھیم نے اپنے عہد کے مطابق دوشاسن کا سینہ چیر ڈالا اور اُس کا خون پیا تو تسکین ہوئی اور اس طرح سے
جھرے دیوار میں درپردی کی بے عزتی کرنے کا بدلہ لیا۔ یہی نہیں درپردی کو وہاں بگا کر اُس پاپی کے خون سے
اُس کے بال سینچے اور اس کو شانت کیا۔

دو شاہن کی مصیبت سے گوہدوں پر کوہ الم ٹوٹ پڑا۔ مارے غصے کے در یودھن بار بار دانت پیستا تھا۔ مگر پیش
 کچھ نہ چلتا تھی۔ اشو تھا ماں نے تو اُسے جنگ بند کرنے کیلئے رائے دی۔ مگر در یودھن ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔
 نے کرن کو مشتعل کرنے کے اگلے دن میدان فتح کرنے کیلئے تیار کر لیا۔ صبح ہوئی تو کرن نے در یودھن سے درخواست
 کی کہ اُس کا ساربتھی بالکل مجھ کو ان شری کرشن چندر ایسا ہونا چاہیے۔ در یودھن کو اس کام کیلئے شلیہ موزوں
 نظر آیا۔ اُس نے اُسے بلایا اور سارا حال سنایا۔ شلیہ در یودھن کا حکم بجا لایا۔ اُن واحد میں رتھ سجا لایا۔ شلیہ کے
 ہمارے بننے سے گوہدوں کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ وہ اس فن کا ماہر تھا۔ وہ کرن کو رتھ میں بٹھا کر
 میدان جنگ میں پہنچا۔ اور جلتے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ کرن اور ارجن دونوں کی لڑائی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔
 دونوں بہادر کمال بہادری سے لڑ رہے تھے۔ کبھی کرن کا پلہ بھاری رہتا تھا اور کبھی ارجن کا۔ دونوں نے
 مارنے مارنے کی ٹھان لی تھی۔ نئے سے نیا استر نکالتے تھے۔ اور ایک دوسرے پر وار کرتے تھے۔ ان واروں کو
 نزدیک سے دیکھنے کی سہاہ میں بہت مہم تھا۔ لہذا افریقین کے سپاہی دھڑکھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے۔ شلیہ جانے
 کتنا ہی با کمال کیوں نہ تھا۔ مگر مجھ کو ان شری کرشن چندر سے اُس کا کیا مقابلہ لہنا کرن کے کئی وار خالی گئے۔
 اس نے طیش میں آکر شلیہ کو چلی گئی سنائیں۔ اسی دوران میں ارجن نے ایک ایسا شکاری بان چلایا کہ کرن اس کی تاب
 نہ لاکر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے بعد ارجن نے اس پر وار نہیں کیا۔ گو روگھن کو چاروں طرف سے گھیر کر اُس

کے بچاؤ کا اہم کر لے لگے۔ مگر پانڈو بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے اُن سب کو تیز ہجر کر دیا۔ اتنے میں کرن کو ہوش آگئی۔ اور وہ ایک بار پھر نئے ہوش اور حوصلہ کے ساتھ ارجن سے لڑنے لگا۔ لڑائی پھر بڑے زور و شور سے ہونے لگی۔ لڑتے لڑتے کرن کے ہتھ کا پہیہ زمین میں دھنس گیا۔ اس نے ارجن سے درخواست کی۔ کہ جب تک وہ پہیہ نہ زینا میں سے نہ نکال لے۔ لڑائی ملتوی کر دی جاوے۔ لیکن جب ارجن نے اس بات کی طرف رتی بھر بھی دھیان نہ دیا۔ تو اس نے ایک بان سے اُس کو یہ ہوش کر دیا۔ ارجن بے ہوش ہے۔ اس خیال سے وہ ہتھ کے پیچھے کوڑیوں میں سے نکالنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں ارجن کو ہوش آ گیا۔ جھگو ان شرعی کرشن چندر راجی بھادرا نے اس سے کہا۔ ”دیکھتے کیا ہو۔ ایسا اوسر پھر کب ملیگا۔ انیائی دریو دھن کے ساتھی کا سنگھار کر دو۔“ جھگو ان کے ارشاد کے مطابق ارجن نے ایک بان سے کرن کا سر کاٹ ڈالا۔ اور دھڑکھڑکھٹانے کے ساتھ سنگھار چھوٹا۔ اور کور و دل میں کہرام مچ گیا۔ اگلے دن سچو کہ غالباً لڑائی کا ستر چھوٹا دن تھا۔ دریو دھن نے شلیہ کو قائم بنا کر میدان جنگ میں بھیجا۔ اُس کے ساتھ دریو دھن کا ماموں شکنی ایہ لڑے تو دونوں بڑی بہادر مہر کے ساتھ۔ مگر بالترتیب یہ جھنڈر اور سہیل کے ہاتھوں سے مارے گئے۔ اب صرف دریو دھن باقی رہ گیا تھا۔ اس پاپ آتما کے اب پاپ کا نیب اُٹھ۔ وہ ایک تالاب میں جا کر چھپ گیا۔ اُس کے اس طرح سے چھپنے کی بات بھلا کب تک چھپتا رہ سکتی تھی۔ جھیم نے اُسے مارنے کا جو عہد کیا تھا۔ اُسے پورا کرنے کیلئے وہ بیتاب ہو اُٹھا۔ سب لوگ تالاب کی طرف

بڑھے، کورہوئی کی طرف سے اشو تھاہاں وغیرہ بھی پہنچ گئے۔ مہنگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے ایسا سے
 مہاراجہ پدمیشتر نے دریودھن کو جنگ کھیلنے لگا کر ا۔ وہ غصہ میں مہرا ہوا تالاب سے باہر نکلا۔ اور کہنے لگا میرے
 پاس اس وقت ہتھیار نہیں ہیں۔ آپ سب مجھے مارنے کے لئے آئے ہیں۔ میری وجہ سے آج بھارت دیڑوں
 بجے خالی ہو گیا ہے۔ چاہے کچھ ہو میں بھی آج ضرور لڑونگا۔ میرا مقابلہ کرنے والا آپ کی طرف صرف گدا دھاری
 مجھیم ہی ہے۔ اُسے آگے کہیں جو ہو گا دیکھا جائیگا۔ یہ بات چیت ہو ہی رہی تھی کہ تیرتہ یا تیرا سے واپس آتے ہوئے
 مہنگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے بڑے بھائی شری بلرام جی وہاں پہنچے۔ سب نے اُن کا برجوش استقبال
 کیا۔ شری بلرام جی سلم ہکا دریودھن اور مجھیم کو گدا یدھ کی تعلیم دی تھی۔ انہوں نے دونوں کو گلے لگا کر لڑنے کی
 اجازت دی۔ دریودھن کو اُس کے افعال قبیلہ کے لئے لعنت علامت بھی کی۔ دونوں شری بلرام جی کو پرنام کر کے
 میدان میں اُترے۔ دریودھن کا جسم پھرتیلا تھا۔ اور مجھیم کا جسم بھاری۔ لہذا مجھیم کا اُس پر غالب آنا محال دکھائی
 دیتا تھا۔ کیونکہ وہ پھرتیلا ہونے کی وجہ سے اکمال ہوشیاری کے ساتھ بار بار پینتر ابدل جاتا تھا۔ مہنگوان نے
 لڑتے ہوئے مجھیم کو اشارے سے اُس کو اُس کا دھمک دلا دیا۔ جو کہ اُس نے درپردہ چیرہ رن کے وقت کیا
 تھا کہ ”اپنی جس ران پر تیرا دو پیچا کو بٹھانا چاہتا ہے۔ میں تیری دہ ران ٹوڑ دوں گا۔ اور تیرا سینہ چیر کر تیرا خون
 بیوں گا۔“ مجھیم اشارہ سمجھ گیا۔ اور مشتعل ہو کر دریودھن کے خاتمہ کی ٹھان لی۔ گدا یدھ میں مکر سے نیچے وار

کہنے کا دستور نہیں ہے۔ مگر موش پاکر جھیم نے اپنی گداسے دریودھن کی ران توڑ کر رکھ دی۔ وہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جھیم کی طرف سے کی گئی یہ دستور جنگ کی خلاف ورزی دیکھ کر بلرام جی کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ تو جھیم کو مارنے کیلئے تیار ہو گئے۔ بھگوان شری کرشن جی چندر جی مہاراج نے دریودھن کے انیائے اور پاپ کی داستان سنا کر مشکل انہیں ٹھنڈا کیا۔ تاہم بھی وہ جھیم کو کوستے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ دریودھن تو وہیں پڑا رہا۔ پانڈو خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے اپنے ڈیرے کو واپس چلے گئے۔ کرپا چارویہ، اشوتھاماں اور کبرت ورمات نے دریودھن کے سامنے عہد کیا کہ وہ پانڈوؤں سے ضرور بدلہ لیتے۔ کرپا چارویہ، اشوتھاماں اور کربت ورمادوئوں ہی پانڈوؤں سے ڈرتے تھے۔ اور اُن میں اتنی اہمت نہ تھی کہ میدان جنگ میں ان پر غالب آسکیں۔ لہذا وہ باتم بیٹھ کر اس بات کا فیصلہ کرنے لگے کہ پانڈوؤں کو کس طرح سے بچاؤ کیا جائے۔ یہ طے ہوا کہ آدھی رات کے وقت پانڈوؤں کے کیپ میں جھک کر اُن کے سر کاٹ ڈالے جاویں۔ اور اپنے اس ارادے کی تکمیل کیلئے وہ آدھی رات کو پانڈوؤں کے ڈیرے میں جا داخل ہوئے۔ اور پانڈوؤں کے سر کاٹنے میں درپردہ کے پانچوں پتروں کے سر کاٹ لائے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہ تینوں وہ کہتے ہوئے سر میکے دریودھن کے پاس پہنچے کہ سر اُسے دکھائے۔ اُس نے پہچان لیا کہ یہ درپردہ کے پتروں کے سر ہیں۔ دریودھن اُنکی اس حرکت کیلئے ان پر سخت ناراض ہوا۔ اُسکی جان نبوں پر تو اسی چکی تھی کہ کرپا چارویہ وغیرہ کے اس فعل نے اُس کی تکلیف میں ایسا

اضافہ کیا کہ اُس کی رُوح قفسِ غمصری سے پرواز کر گئی۔ صبح ہوئی اور پانڈوؤں کو پتہ چلا کہ رات کو اشوتھماں نے اُن کے رتھوں کو کائیٹھ کا سہارا لیکر ختم کر دیئے ہیں۔ تو اُن کے غم۔ غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ بیکے ہوئے جائے وقوعہ پہ پہنچے۔ درویدی کا بہت برا حال تھا۔ وہ تو زخمی ہرنی کی مانند تپ رہی تھی۔ اس نے عہد کیا کہ جیتک اشوتھماں بے بدلہ نہ لیا جائیگا۔ تب تک وہ اُن محلِ گرہن نہیں کرے گی بھیم نے کہا۔ وہ ابھی ابھی اشوتھماں کا کام تمام کر کے آتا ہے اُس نے نکل کر رتھ تیار کرنے کیلئے کہا۔ جب رتھ تیار ہو کر آ گیا تو بھیم اُس پر سوار ہو کر اشوتھماں کی تلاش میں چلا گیا۔ اتنے میں بھگوان شری کرشن چندر ہی مہاراج وہاں آپہنچے اور کہنے لگے یہ کام اچھا نہیں ہوا ہم سب کو جلد ہی بھیم کے تعاقب میں جانا چاہیئے کیونکہ اشوتھماں کے پاس "بہم شرا" نامی ایک ایسا عجیب و غریب شہ تر ہے جس کا دار کبھی خالی نہیں گیا لہذا تم سب جلدی کرو۔ چلو اُن کی بات سُن کہ پانڈو جلد تیار ہو کر رتھوں میں سوار ہو کر بھیم کے تعاقب میں گئے۔ گھوڑے تھے کہ ہوا سے باتیں کر رہے تھے۔ راستے میں ہی انہوں نے بھیم کو جالیا۔ اب سب مل کر اشوتھماں کو تلاش کرنے لگے۔ اشوتھماں شری گنگا جی کے تن پر بیٹھا اُن دیاس دیو کے پاس بیٹھا تھا۔ اُسے دیکھ کر بھیم نے اُسے للکارا۔ مجبور ہو کر وہ مسامحہ فرمایا اور کوئی بھی صورت اس پر نہ بچاؤ گی نہ دیکھ کر اُس نے "بہم شرا" نامی استر چھوڑ دیا۔ بھگوان پر غافل نہ تھے۔ انہوں نے ارجن کو آگیا دسی کہ "اشوتھماں" نامی استر چھوڑ دے۔ دونوں دو یہ استر راستے میں ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ جس ایسا معلوم ہوا کہ بھیم نے اپنے "بہم شرا" کو لے کر اُسے دیکھ کر ہر شری دیاس دیو چلے گئے۔ دیکھا کہ اپنے اپنے استروں کو

روکو۔ نہیں تو پر لے آجائیں گی۔ ارجن نے تو پاشو پات ”کو واپس منگوالیا۔ کیونکہ وہ اُس کی واپسی کا طریقہ جانتا تھا۔ مگر اشو تھا ماں ایسا نہ کر سکا۔ کیونکہ وہ برہمن اسٹر کو چلانا نہ جانتا تھا۔ مگر اُسے واپس منگوانا نہ جانتا تھا۔ اب چونکہ وہ بغیر کسی تباہی و بربادی کے وہ واپس نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے منتق الرائے اُسے ابھنیو کے مگر بھرت پتر پر بھیجے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اشو تھا ماں نے اتر کے پتر کے بدھ کے خیال سے اُسے آگے کر دیا۔ جو کہ بھرت پتر کی موت کا باعث بنا۔ اس کے بعد اشو تھا ماں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ پانڈوؤں نے اُس سے اُس کی پیشانی میں جو منی تھی۔ وہ اس سے طلب کی۔ جو کہ اُس کو دینی مڑی۔ پانڈو واپس آ گئے۔ اشو تھا ماں نے اپنے بقیہ ایام زندگی ہرشی دیا س جی کے چرنوں میں رہ کر جھگڑتھیں میں گزارنے کا فیصلہ کیا۔ پانڈو اس طرح سے فحیاب ہو کر درویدی کے پاس آئے۔ اور اُسے سارا حال سنا کر اُس کی ہر طرح سے تسلی و تشفی کی۔ اشو تھا ماں سے حاصل شدہ وہ منی ہمارا جیدھشٹر کے مکٹ میں جڑی گئی۔

درویدھن کے مرنے کے بعد جنگ نہا بھارت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ یجی کھی فوج اپنے اپنے قلعوں میں واپس آ گئی۔ سارے عالم میں پانڈوؤں کی فتح کا ڈنکا بج گیا۔ ہستنا پور میں کھرام مچا ہوا تھا۔ دھرت راشٹر پھلی باتوں کو یاد کر کے بار بار ٹھنڈی آہیں بھرتے تھے۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ آخر میں ہمارا جیدھشٹر نے ہر ایک کی تسلی و تشفی کرنے کے راہ بیان عدم کی آخری رسوم کی ادائیگی کی صلاح دی۔ دھرت راشٹر کنتی گندھاری اور عزیز

اقارب کے ہمراہ میدان جنگ کو گئے۔ اپنے عزیزوں کی لاشیں دیکھ کر عورتوں نے بڑے ہی دلدوز بن گئے۔ دھرت راسٹر اور یودھن کو مارنے والے بھیم سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ جب وہ میدان جنگ میں کھڑے ہوئے تو ان پر پانڈو بھی پہنچ گئے۔ دھرت راسٹر نے ان کو دیکھ کر ظاہر وار ہی شروع کر دی۔ اور کہا۔ بھیم جو کچھ ہونا تھا سو ہو چکا۔ اب تو مجھے تم لوگوں کو دیکھ کر ہی اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اؤ تو ذرا میرے گلے سے لو لگ جاؤ۔ انتریاہی جھگو ان شری کرشن چندر جی جہاراج کو اس بات کا پہلے ہی سے علم تھا۔ لہذا انہوں نے اس مطلب کے لئے پہلے ہی ایک لوہے کا بھیم بنوا رکھا تھا۔ انہوں نے بجائے بھیم کے اُس لوہے کے بُت کو آگے کر دیا۔ دھرت راسٹر نے اُسے اصلی بھیم سمجھ کر ایسا دبا یا کہ وہ چور چور ہو گیا۔ جب وہ اپنے دل کی خواہش پوری کر چکا تو جھگو ان نے اُسے سارا قصہ سُنا کہ بہت ہی شرمندہ کیا۔ جھگو ان کے اُپدیش سے اسے گیان ہو گیا۔ اور اُس کا دل صاف ہو گیا۔ اب اُس نے بڑی محبت سے باری باری پہلے سب پانڈوؤں کو گلے سے لگایا۔ اس کے بعد مرے والوں کے کر یا کر م کی تیاری ہونے لگی۔ جہارانی گندھاری نے جب ہرشی دیاس دیو کے عطا کردہ دویہ نیتروں کے ذریعے دریودھن کی لاش دیکھی تو اس کے صبر کا بند ٹوٹ گیا۔ اُس نے جنگ کا باعث جھگو ان شری کرشن چندر جی کو ہی سمجھ کر اُن سے کہا۔ یہ سب کچھ آپ کا کہنا نہ ماننے کی وجہ سے ہوا ہے۔ مگر میرے لوگوں کی بربادی اور صدمہ سے کی گئی ہے۔ اس بات کا مجھے بڑا بھاری دکھ ہے۔ جہارانی گندھاری کی اس بات

کا مجھ میں نے یہ جواب دیا۔ اگر آپ یہ صحیح خیال کرتی ہوں۔ تو آپ مجھے اس کی سزا دے سکتی ہیں۔ گندھاری بہار
یہ مشترکہ بے حد ناراض تھیں۔ مگر خاندان کی تباہی و بربادی کے خوف سے انہیں شراب نہ دے سکتی
تھیں۔ اس نے صرف جھگوان شری کرشن چندر جی سے اتنا ہی کہا۔ کہ جنگ کے نتیجہ کو دیکھ کر میرا کلیجہ
پھٹنی ہو گیا ہے۔ اور واقعی بہارانی گندھاری میدان جنگ میں کام آئے ہوئے بہادر و دل کی بیویوں کے
بین سن کر بہت ہی دکھی ہو گئی تھیں۔ جھگوان نے اس سے کہا کہ آپ کو اپنے متناہن شانت کر لے کے لئے
شری گنگا جی کے تیل پر چھایا جیئے۔

بیوہ شتو نے جنگ میں مرنے والوں کی تعداد کو جھگوان شری کرشن چندر جی سے دریافت کیا۔ تو
جواب میں جھگوان نے فرمایا کہ اس جنگ میں اڑسٹھ کروڑ ایک لاکھ تیس ہزار راجگان۔ سات ہزار
پچاسی بہار جگان اور چودہ لاکھ چودہ ہزار سپاہی مارے گئے ہیں۔ اس کے بعد بہار راجہ یوہشٹر کی ہدایت
کے مطابق بہا منتری سنجے نے شہیدان جنگ کی آخری رسوم باقاعدہ طور پر ادا کیں۔ بہار راجہ یوہشٹر نے
کہا کہ اس جنگ میں متذکرہ بالا بہادر وں کے علاوہ جو دیگر سرفروش کام آئے ہیں۔ وہ گندھرب ہوئے
ہیں۔ اور جو لیش اور کیرتی کے لئے لڑے ہیں وہ سیدھے برہم لوک کو گئے ہیں۔ جب کہ یا کر م کی رسوم ادا
کی جا چکیں تو بہار راجہ یوہشٹر نے جھگوان شری کرشن چندر جی بہار راج سے کہا۔ کہ آپ ار جھگوان کو راج تک

دسے دیویں کیونکہ میں اپنے بقیہ ایام نہ زندگی میں گزارنا چاہتا ہوں۔ جھگو انہی نے فرمایا یہ مصیبت! ہاتھ لالو گول
 کا یہ فرض نہیں ہے۔ جن کے لئے تم کو کبھی موجودہ ثواب تمہیں ملنے سے ہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہے۔ وہ سب کل
 کی گنتی سے ہوا ہے۔ لہذا اس کے متعلق تمہیں کسی قسم کا رنج نہیں کرنا چاہیے۔
 یہ مصیبت بولے۔ ”پر جھگو! پرتھو اور گورو دیو کے بدھ کے پاپ کا پورا تسلیت میں کبھی بھی نہ کہ پاؤں گا۔“
 یہ کہہ کر ان کی آنکھوں میں آنسو جھرا آئے۔

ہرشی دیاس بولے۔ ”یہ مصیبت کشتہ زخم و دھرم تو یہ سکھاتا ہے کہ جنگ کی فرض سے آئے ہوئے گورنہ
 کو بھی مار کر کھنٹری کو راجہ کا پالن کرنا چاہیے۔ جو ایسا نہیں کہتے وہ ترک کے بھاگی ہوتے ہیں۔ اگر
 اس کے متعلق تم کو کچھ شک و شبہ ہو۔ تو تم جیہشتم دیو سے دریافت کر سکتے ہو۔ وہ اس وقت ”بان شیا“
 پر پہنچے ہوئے ہیں۔

ہرشی دیاس کے ایسا ارشاد کرنے پر مہاراجہ یو مصیبت جھگو ان شری کرشن چندر ددہاگر افراد کنبہ کے ساتھ
 شری جیہشتم پتاماہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جھگو ان نے شری جیہشتم پتاماہ جی کو مہاراجہ یو مصیبت
 کو دھرم اپدیش کرنے کے لئے کہا۔ جھگو ان شری کرشن چندر جی کے ارشاد پر مہاراجہ یو مصیبت نے شری جیہشتم
 پتاماہ جی سے پہلا سوال یہ کیا کہ راج دھرم کیا ہے۔

شری بھیشم پتاماہ جی نے جواب دیا۔ دھرم راج! اسمپتی دھرماتماؤں کی سیوا سے ہی سنجو بھگت ہوتی ہے۔
جوراجہ سداگوں برہمن کی سیوا کرتا ہے۔ اور وقت کے مطابق شانتی اور ذکر و فطرت کا اہم ریت ہے وہی دھرمی ہوتا ہے۔
دھرم راج نے کہا۔ پتر پتا آدمی کے کھٹے ہونے پر منش کس پر کار شوک نہی ملکت ہو سکتا ہے۔
بھیشم پتاماہ جی بولے۔ اس کاشم دم آدمی ایک ہی آپائے ہے۔ اس پر سنگ میں میں نہیں ایک کھٹا
سناٹا ہوں۔ نرت نامی ایک برہمن کے پتر نے میدھاوی سے دریافت کیا کہ پتا جی! اسلہار کے برہمنوں کی
آیوہ ہونے کا کیا آپائے ہے؟ میدھاوی نے جواب دیا۔ بیٹے! اوپر ارجیہ اور برہمن پر یہ کاشٹرا لیتے والے کبھی بھی
الپا یو نہیں ہوتے ہیں۔

یہ بھیشم نے دریافت کیا۔ پتاماہ! است پرشوں کے شکوک کس پر کار آویدہ ہوتے ہیں؟ شرعی بھیشم پتاماہ
نے جواب میں بتایا۔ یہ بھیشم! اسلیک نامی ایک برہمن اتنا غریب تھا کہ اس کی عورت بھی ہر وقت اس کی بیجزنی
ہی کرتی رہتی تھی۔ اس کا جب آخری وقت آیا تو اس نے کہا کہ منش آتین ہونے کے ساتھ ہی مگر عورت آدمی کا تیاگ
کر دے تو وہ نہ سکھ سے ملکت ہو جاتا ہے۔

اس طرح سے کئی قسم کی مثالیں دیکر شرعی بھیشم پتاماہ جی نے دھاراجہ کے شک و شبہات کو رفع کیا اور کہا کہ
مور کہ سدا دھن کی چنتا ہے دکھی نہ ہتے ہیں۔ لیکن حقیقت راحت تو یوگ کے پرکاش میں ہی ہے۔

اس کے بعد مہاراجہ بدھ شتر نے کہا۔ مہاراج! میں نے آپ کا دیا ہوا اپدیش سن کر ہر دیہ میں دھارن کر لیا ہے۔ اب مجھے یہ بتائیے کہ یہیم مصائب کے سبب جو راجہ ہر طرح سے نریل ہو۔ اس کے لئے کیا کرنا لازم ہے؟

شری بھیشم پتار نے جواب دیا۔ جو راجہ مصیبتوں میں گھر گیا ہو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے دشمنوں سے مل جائے اور حکم علی سے اپنا کیا ہوا مال و زر آن سے حاصل کرے۔ اگر دشمن زبردست ہو اور اپنے اندر بہت نہ ہو تو قلعہ میں بند ہو کر بیٹھ جائے اور مصیبت کا زمانہ گزار دے۔ لیکن اگر قلعہ وغیرہ نہ ہو تو سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرے۔ اگر لڑتا ہوا مرے گا تو سیدھا سورگ کو جائیگا۔ راجہ کو کبھی بھی برہمن آدمی کا دھن گڑھ نہ کرنا چاہیے۔ نیتی پورہ یک اپنے کوش کو بڑھائے۔ دھنیوں سے میل رکھے۔ ایام مصائب میں راجہ کے لئے مصلحت سے اپنی جان کی حفاظت کرنی لازم ہے۔ اگر موقع پا کر دشمن کو گھر کر ختم کر دینا چاہیے۔ دشمن چاہے اب کتنی ہی میٹھی میٹھی باتیں کیوں نہ بنائے۔ ہرگز ہرگز اس کا اعتبار نہ کرے۔ اگر راجہ کے مشرعی دانا ہوئے۔ تو وہ مصیبتوں سے بچا۔ ہیگا۔ موکش دھرم کے متعلق پوچھنے پر مشرعی بھیشم دیو جی نے کہا کہ راجہ کیلئے لازم ہے کہ دولت کی فکر نہ کر کے درازی عمر اور موکش پر اپنی کی تدبیر کرتا رہے۔

مہاراجہ بدھ شتر نے پھر سوال کیا۔ "مہاراج! میں نے جو اپنے پوجیہ گھمہ جنوں کو رن بھوی میں مار کر گھور پاپ کیا ہے۔ میری گنتی بھلا کس پر کار ہو سکتی ہے؟"

شری بھیشم پتار نے جواب دیا۔ "دھرم راج! ہم سب کی مرتیو کال دوارا نہ ہو کر کم دوارا ہوئی ہے۔ اس لئے تم

دوشی نہیں ہو۔ تم شوک کو تیاگ کر مجھ کو ان کا سہارا لے کر شہ کر م کر سکتے رہو۔ کیونکہ مجھ کو ان کے م انسا رہو کھش چلے آتا ہیں۔
 شرعی مجسٹریٹ پیامہ جی اس طرح سے اپدیش کر رہی رہے تھے۔ کہ ایک اُجیول جیوتی اُن کے کپال کو مجید لہ کر کے نکلی
 اور مجھ کو ان کے چہرے میں سما گئی۔ اُس کے ساتھ ہی وہاں دیر شرعی مجسٹریٹ پیامہ جی کی جیون لیلہ سماپت ہو گئی۔ وہاں راج
 یدھشٹر نے چتا بنا کر ان کا واہ سنسکار کیا۔ اور سو پو پوار گنگا تپ پہ جا کر اُن کو تیل پٹی دی۔ پیامہ کی مرثیہ کا سماچار سن کر
 اُن کی مانا گنگا نے دلہہ دیکھ کر کہے۔ یدھشٹر جی نے اُن کی تسلی و تشنہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سنسار میں کوئی بھی پیامہ کو
 مارنے میں سمر تہ نہ تھا۔ اُن کی مرثیہ اُن کی اپنی اچھیا کے انسا رہی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کو شوک نہ کرنا چاہیے۔ یہ
 سن کر گنگا جی نے صبر کیا۔ اور دھرم راج اُن کو یہ نام کر کے بہت پور واپس چلے آئے۔

دھرم راج وہاں راج یدھشٹر سنگھ کا سن اپر بیٹھے۔ اشو میدھ یگیہ ہی نہیں کیا بلکہ اُسے بھی کئی یگیہ کئے۔ اُن کے راج جی
 کوئی بھی دُکھی نہ تھا۔ اُنہوں نے عرصہ تک راج سکھ مجھ لگا۔

جن لوگوں نے وہاں بھارت کا مطالعہ نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں اُس لڑائی کا ذکر ہے جو دو عہدہ زاد
 بھائیوں کو رول اور پانڈوؤں کے درمیان ہوئی۔ اگر اتنا سچی مان لیا جائے۔ تب بھی وہ ایک باتیں سمجھنے کے قابل
 ہیں۔ منشی جیون بھی ایک یدھہ یا سنگھ رام ہے۔ اس سنگھ رام میں ہر ایک وہی ہونا چاہتا ہے۔ فتح پانا چاہتا ہے۔ اس
 فتح کو حاصل کرنے کیلئے وہاں بھارت کا یدھہ ہمیں بے شمار سبق دیتا ہے۔ وہاں پر اتنی گنجائش نہیں کہ ان تمام اسباق

کی تفصیل بیان کی جائے۔ پھر دوسری بات اور دیکھئے۔ مہا بھارت کا وہ بدبو تھا جس کے نیم بنائے گئے تھے۔ اصول رکھے گئے تھے۔ مثلاً کسی استری، بالک، مریض، سوسے ہوئے، نہتے اور لڑنے کی خواہش نہ رکھنے والے پر کسی طرح بھی نہ کیا جاتا تھا۔ آج جو جنگیں ہو رہی ہیں۔ اُن میں جو بے اصولیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہزاروں میل کا رقبہ ہی اڑا دیا جاتا ہے۔ آج کل کا انسان جیون سنگرام میں ان اصولوں کی پستہ نہیں کرتا۔ اور اصول شکنی اپنا ایمان سمجھتا ہے۔ لیکن مہا بھارت کے زمانہ میں سورج نکلنے کے بعد جب لڑائی کا بگل بجاتا تھا۔ تو باب بیٹے کا کوروشاگر دکا دوسرے دوست کا حق نہ دیکھتے ہوئے ایک دوسرے پر دھمکی کی طرح وار کرتے تھے۔ مگر سورج غروب ہونے پہاڑی طرح اپنے ریشمے کو جوڑ لیتے تھے۔

مہا بھارت وہ شاستر ہے جس میں انسان کے وہ تمام فرائض بتائے گئے ہیں جو اُس کی اپنی ذات کے متعلق ہیں۔ اپنے خاندان کے لئے ہیں۔ اپنی جاتی کے لئے ہیں۔ اپنے سماج کے لئے ہیں۔ اپنی گل کے لئے ہیں۔ اپنے دیش کے لئے ہیں۔ اور سارے سنسار کے لئے ہیں۔ اور مجھے ان کے لئے ہیں۔ مہا بھارت میں جہاں روزانہ کاروبار کے متعلق اپدیش دیا گیا ہے، دھرم کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ وہاں نیکی کو بھی اس خوبی اور عُدگی سے بیان کیا گیا ہے کہ انسان پر تھوکر عیش عیش کر اٹھتا ہے۔ کاش کہ مغربی مصنفین کی زبانزدانی پر فدا ہونے والے ناولوں اور سینماؤں کے گیتوں کے عاشق اس جہاں گرنفقہ کا مطالعہ کرتے تو آج جو اُن کی عقل پر پردے پڑے ہوئے نظر آتے

وہ ایک ایک کر کے اٹھ جاتے ہیں۔ دُنیا کا سب سے بڑا اساتر دُنیا کی سب سے بڑی کتاب علم و عرفان کی گنگا سنسار ساگر سے ترنے کے لئے روشنی کا مینار ہادی اعظم کی ہدایات کا شاندار محبوبہ

شرید مہکوت گیتا

مہا بھارت کے مجیشم پر ب کا ہی ایک حصہ ہے۔ شرید مہکوت گیتا کیا ہے؟ یہ وہ پارس ہے؟ یہ وہ چنتا منی ہے۔ جو انسان کو ہر قسم کے خزانوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ مہکوت گیتا کی تعریف کہنے یا سُنے میں نہیں آسکتی۔ اس کی عظمت کو اس کی شان کو اس کی قدر و منزلت کو وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جو اس کو سمجھ کر مطالعہ کریں۔ اس کے دقیق مسائل پر ایکانت میں بیٹھ کر فور و غرض کریں۔ اس کی تعلیمات کو اپنا جزو زندگی بن کر لکھیں۔ اس کے امرت گنڈ میں سے امرت کے گھونٹ نوش کر کے لافانی ہو کر ابدی راحت کو حاصل کریں۔

ہمارا اس شرید مہکوت گیتا کو نمسکار ہے۔ جو مجیشم پر ب میں شامل ہے۔ ہر شی دیدہ یا س کو نمسکار ہے۔ جنہوں نے اس پاکیزہ کتاب کو تصنیف فرمایا۔ آئندہ کند مہکوت ان مثری کرشن چندر جی مہاراج کو نمسکار ہے۔ جن کی کردار ششی سے یہ سب کچھ ظہور میں آیا۔

مہا بھارت کا گرنتھ بھارتی سبھیتا کا درپن ہے۔ ویدک سنسکرتی کا سرچشمہ ہے۔ انسانی دھرم کا منبع ہے۔
نیتی کا بھنڈار ہے۔ گیان کا سمندر ہے۔

شرید بھگوت گیتا کی تعلیمات ایسی روح افزا جہاں بخش ہیں کہ دنیا کی کوئی زبان نہیں جس میں اس
کاترجمہ ہوا ہو۔ دنیا کے بڑے بڑے عالموں اور فلاسفروں نے اس کی تعریف کے پل باندھے ہیں۔ بھگوت گویہ
بھگتی کا گرنتھ دکھائی دیتی ہے۔ کرم یوگی کو کرم شاستر دکھائی دیتی ہے۔ گیانی کو گیان کی پوئتی معلوم ہوتی ہے۔ اکیلی
گیتا نے بھارت کے نام کو روشن کیا ہے۔ مہاتما گاندھی تو گیتا کو ماں کے نام سے پکار لے تھے۔ انہوں نے تحریر
فرمایا ہے کہ جیسے چھوٹی عمر میں جب کہ میری بدھی کام نہ کرتی تھی۔ میری ماں مجھے ٹھیک راہ بتایا کرتی تھی۔ بڑا
ہونے پر جب جہنم دینے والی ماں اس دنیا سے چل بسی تو اس وقت سے یہ گیتا روپی ماں مجھے ہر کام میں راہ دکھاتی
ہے۔ جب کبھی کسی مسئلے کے متعلق میری بدھی کام نہیں دیتی۔ تب گیتا ماں سے سوال کرتا ہوں۔ وہ مجھے ہدایت
کرتی ہے۔ اور ہر مسئلے یا سوال کا حل بتاتی ہے۔ جو مجھے گھبراہٹ میں ڈالتا ہے۔

شرید بھگوت گیتا ایک رُپوں میں ایک رُپ دکھاتی ہے۔ ایک آتماؤں میں ایک آتما درشانی ہے۔ یہاں
پریم باقی ہے۔ جو گائے، کتے، چندال اور برہمن کے انترگت ایک ہی آتما کا درشن کراتی ہے۔ جو صاحب
نقل اس آدمی کو بتاتی ہے۔ جو سب سے پریم رکھے۔ کسی سے نفرت نہ کرے۔ اپنے فرض کا خیال رکھے۔ سب کو

شرید بھگوت گیتا

سب سے اونچا دھرم مانے۔ ایسی شرید بھگوت گیتا اور ایسی جہا بھگوت کے کرتا ہرشی وید ویا س کو بار بار پڑھا
 دیا بھارت کے متعلق جو کچھ سمجھیں اور کہہ آئے ہیں وہ پورن یا نامکمل رہے گا۔ اگر ہرشی وید ویا س کی تعلیم کی
 چند باتیں پانچلوں کے سامنے نہ رکھی جائیں :-

جہا بھارت کے متعلق انہوں نے جو کچھ خود فرمایا ہے پہلے وہ ملاحظہ فرمائیے :-

پیرائے اس جہا بھارت میں وید کی تعلیم، اپنشدوں کا خلاصہ، ویدوں کی تشریح، تواریخ، اپدالوں کا
 مقصد، مطلب، چاروں درجوں کا دھرم گرہ، نکشتر ستاروں وغیرہ کا بیان، نیائے، شکشا، چکشا، دان،
 تیرتھ، متبرک مقامات، اندیوں، پرتوں، جنگوں اور سمندروں وغیرہ کا بیان کیا ہے۔ (آدھی پیب، دھیاہے
 پہچا شلوک ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰)

اب گرہست، اسکے متعلق جو تعلیم ہے۔ اُس کے ایک دوشلوک سنئے۔

وہ استری استری ہی نہیں جس کا بیتی اس سے خوش نہیں جس استری کا بیتی اُس سے خوش ہے۔ اسی

سے سارے دیوتا خوش ہو جاتے ہیں۔ (شانتی پرک ۱۴۵، ۱۴۶)

استری ایسا نہ ہو گا آدھا، شک ہے۔ وہ اُس کا بہتر تینا تر ہے۔ وہ اُس کے دھرم، تہ اور کام کی پابندی

وہ اُس کی ملتی کا سادھن ہے۔ وہ اس کی پرستش کا موجب ہے۔ اُس کی موجودگی سے دھرم، اسی پابندی ہے۔ اسی

نے پُرش کو کوئی بھی کام اپنی استرعی کو ناراض کرنے والا نہ کرنا چاہیے۔ (آدمی پر سب اذھیائے ۷۴)

اب صحت و تندرستی کے متعلق مہا بھارت کا فرمان ملاحظہ فرمائیے :-

جو آدمی وچار پورے بیک مُقید صحت غذا کھاتا ہے۔ وہ لمبی عمر پاتا ہے لیکن جو تیارک پر نگاہ کے بغیر ضرر رساں مہو جن کرتا ہے۔ وہ جلدی مرتیو کے مُنہ میں چلا جاتا ہے۔ (شانتی پر سب ۱۳۹، ۷۹، ۸۰)

جو آدمی پر قی دینا اشنان کرتا ہے۔ اُسے دس چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ طاقت، حُسن، خوش رنگ، تیز حواس، غصہ، پاکیزگی، دولت، صحت، اور نیک جیون ساتھی وغیرہ (آدلوگ پر سب)

جو آدمی ہاتھ پاؤں دھو کر کھانا کھاتا ہے۔ اور صونے سے پہلے مُنہ دھو کر اور انہیں خشک کر کے سوتا ہے۔ وہ لمبی عمر پاتا ہے۔ (انوشاسن پر سب ۱۰۴، ۶۳)

انسان کے گرد ذہن باطنی یا دھرم کے متعلق مہا بھارت کی آگیا ملاحظہ فرمائیے :-

جو لوگ اپنے کرتوبہ کا خیال رکھتے ہیں۔ اچھے برائیوں کا پالن کرتے ہیں۔ اپنے کلام میں صداقت اختیار کرتے ہیں۔ وہی دنیا میں غلبہ پاتے ہیں۔ (شانتی پر سب ۱۱، ۳۵)

کاہلی مصلحت سے۔ پریشارت سے۔ سرسرت کا درویش سے۔ خوشحالی اور خود زندگی پر شارتی آدمی کے حصہ میں آتا ہے۔ کامل یا نیک کے نہیں۔ (شانتی پر سب ۷۴، ۴۰)

انسان کے انسان کے ساتھ سلوک کر لے کے متعلق بہا بھارسی میں اس طرح سے لکھا ہے :-
 تمام ذمی رُوحوں کا ظاہر و باطن اپنا ہی رُوپ سمجھو۔ جو تمام جانداروں کو اپنا ہی رُوپ سمجھتے ہیں۔ وہ
 نرجینتا کو پرستہ ہوتے ہیں۔ (شانتی پرک ۱۳، ۱۱)
 ابتدا میں کوئی تقسیم انسان کی نہیں تھی۔ سب مخلوق پریم کا رُوپ تھی۔ بعد میں انسان اپنے افعال و
 اعمال کے لحاظ سے مختلف فرقوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ (شانتی پرک ۱۳)



شہری گیتا جی کی آرتی

کر د آرتی شہری گیتا جی کی

جگ کو تارن ہار تہ بینی	سورگ وہاں کی سکھ لینی
اپرا پار شکتی کی دینی	جے جے ہوسدا پونیتا کی ... کرو
گیان دیپ کی ویر جوتی ماں	سکل جگت کی تم بھوتیاں
موہ نشا بہت پر ما پور نہاں	پر بل شکتی جے بھیکر کی ... کرو
ارجن کی تم سدا دلاری	سکھا کرشن کی پران پیاری
شوڈش کلا پورن بستاری	چھایا نمر بنیتا کی کرو
شیام کا بہت ہرنے والی	من کامل ہرنے والی
نوامنگ نیت بھرنے والی	پریم پریم کا سیتا کی ... کرو

کر د آرتی شہری گیتا جی کی

روزانہ پانچ گھنٹے کی یہ
آرتیاں ستوترہ بھیجی۔ منتہر۔ ارداس وغیرہ

اتھ شری ہنومان چالیسہ

دو

سہری گوردچون سردج راج اُچ من مگر سدھار
بر نور گھو برہل یش جو دایک پھسل چار
بھسی ہین تو جان کے سسر و پون کار
بل بھسی دو یاد ہو موہے ہر کھلیش و کار
چو پائی

جے منو مان گیان گوساگر | جے کیش تھور لوگ اباگر

رام دوت اتو لیت بل دھانا
 دھسا دیہ بکرم بحسرتی
 کینن درن دراج سودیشا
 ماتھ وجر اور دھجا دراج
 شکرسون کیشری اسدنا
 دویا وال گنیا اتی چپ شہ
 میری چپ شہ شہ شہ شہ شہ
 شہ شہ شہ شہ شہ شہ
 شہ شہ شہ شہ شہ شہ
 شہ شہ شہ شہ شہ شہ

انجمن پیرپون سٹا ناما
 کو متی نواز سومتی کے سنگی
 کانن کنڈل کخت کیشا
 کاندھے مونجے جینو سا جے
 تیجہ پتہ تابہا جگ بندھن
 رام کاج کر دیکھ کوا تہ
 رام لکھن سہیتا من بسیا
 وکٹ رپ دھرنک جواوا
 رام چندر کے کاج سنواے

مجھوت پشاج نکت نہیں ائے
 نکتے روگ ہرے سب پیرا
 سنکٹ سے ہنومان چھڑا دیں
 سب پر رام تپسوی راجا
 اور منور تھے جو کوئی لائے
 چاروں رنگ پر تاب تھا را
 سادھو سنت کے تم رکھو اے
 اسٹ سدا لوندھ کے داتا
 رام رہا تھرے پاسا
 تھرے بھجن رام کو بھاوے
 انت کال رکھو پتی پر صفا
 اور دیوتا چت نہ دھرتی
 سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا
 مہا ویر جب نام مناوے
 جیت ترنتر ہنومت دیلا
 من کرم بجن دھیان جولاہری
 تن کے کاج سکل تم سایا
 تا سوامت جیون پھل پائے
 ہے پر سدا جگت اُجیارا
 امر ٹکندن رام دلا رہے
 اس بر دین جانا کی ماما
 سدا رہو رکھو پتی کے داسا
 جنم جنم کے دکھ بسر اے
 جہاں جنم ہر جگت کہاٹی
 ہنومت اُسے ترے کہہ گئی
 جو تھرے ہنومت بل پیرا

لائے سنجیون لکھن جیائے
 رکھو پتی کینی بہت لڑائی
 سہس بدن ترویش گادیں
 سنا کا دک بر ہادی منیشا
 ہم کو بیرو گپال جہاں تے
 تم اپکار سنگر یو مہ کینا
 ترو منتر و جھیشن مانا
 یک سہسریو جن پر بھانو
 پر بھو مد کا میل مکھ ماہیں
 دوک کاج جگت کے جیتے
 رام دوارے تم رکھو اتے
 سب شکھ ہے تہا رہی تھرا
 اپنا تیج سہسرا داپے
 شری رکھو ہر ہر ش ارا لائے
 تم تم پر یہ بھرت سم بھائی
 اس کہہ شری پت کنتھ لگاویں
 نار و شار دسہت اہیشا
 کوئی کو وہ کہی سکین کہاں تے
 رام ملائے راج بد دینا
 لنکیشور تھے سب جگ جانا
 بلیو تا ہی مدھر پھیل جانا
 جلدھ لائکھ کے اچرج ناہیں
 شکم اناگرہ تھرے تیتے
 ہوت نہ آگیا بن پلیسارے
 غم رکھشک کا ہو کو ڈر نا
 تینوں لوک مانگتے کا پے

جے جے سنومان گسائیں
یہ شست بار یا تمہ کر جوئی
جو یہ پڑھے سنومان چالیا
تلسی داس سدا ہر چیرا
دو

پون تنے سنکٹ ہرن نکل مورت موب
رام لکھن سیتا سہت ہر دے بسو مہر محبوب
اتھ سنکٹ موچن سنومان اشک

بال سے ربی بھکش لیو تب
تاہم سو تر اس بھئی جگ کو
دیون آن کر سی بنی
کو نہیں جائت ہے جگ میں کی
تینہ لوک بھویا اندھیا رو
یہ سنکٹ کا ہو سے جات نہ تار
تب چھانڈ دیو دی کشت نوار
سنکٹ موچن نام تہا رو

بال کی نراس کپیش بے
جو کی ہامنی شراب دیو تب
شکے دوج رپ لیلے ہا پر بھو
انگد کے سنگ لین گئے سیتا
جیوت نا بھپوں ہم سوں جو
باری تھکے تھ سندھ بے تب
راون ترا س دی سیا کو
تاہم سے سنومان ہا پر بھو
ست چاہیا اشوک سوں آگ سوئے
مان لگیو ا رو لکشن کے تب
لے گرہم وید سکھیں سمیت
لائے سنجیون ہاتھ دی
ماتن بدھا جان کیو تب

گری جات ہا پر بھو پنتہ نہا رو
چلے کو ن وچسار وچار
سو تم داس کے سنکٹ تار کو نہیں
کھوچ کیس یہ بن اچارو
بنا سندھ لے اہل پگ دھار
لائے سیتا پان ابارو
تب رکشک ہو کر شوک نوارو
جائے ہا رجنی چر مارو
دیے پر بھو مدر کا شوک نوارو
پران تجو ست راون مارو
تب گری درون سویرا اپارو
تب لکشن کے تم پران ابارو
ناگ کی پھانس ہے ہر وارو

شری رام چند جی کی اوستی

شری رام چند کس پال ہی من ہرن بھو بھو دارم
 تو کج لوچن کج مکھ کر کج پد کجبار نم
 کند پ اگنت امت چھی لونیل نیرج سندرم
 پٹ پست مایہو ترپت رچی سوچی فومی جنگ ستاوم
 ہج دین بندھو نیش دانو دشت و نش نکند نم
 رکھونند آند کند کوشل کند و شرمہ سندرم
 سر کر پٹ کندل تلک چار اداہ انگ میوشنم
 آ جالو ہج شرچاپ دھر سنگرام جت کھرد کھنم
 اتی بدتی تلسی داس شکر شیش منی من رنجسم
 مم ہرود کج لو اس کہ کامادی کھل دل کجغم
 من جا ہی رانچو طے سو ہی سو دہ سچ سندرم اور

مہو بھو یہ سنگٹ بھارد
 بندھن کاٹ سوتراں نوارد
 لے رکھونا تھ پتال سدارد
 بل دین بسے ملی منتر و چارد
 اہہ راون سیں سمیت سنگٹ
 تم جا بیر پر بھو دیکھ و چارد
 جو تم سونہیں جات ہے مارڈ
 شری رکھونا تھ سمیت بسے دل
 آن لکیش تے ہنومان جو
 بندھو سمیت جیے اہہ راون
 دیو بنیہ پوج بھلی و دیھی سوں
 جائے ٹھہارے مجھے تب ہی
 کاج کیو برٹ دیون کے
 کون سو سنگٹ مور غریب کو
 بیگ ہرو ہنومان مہا پر بھو
 جو کچھ سنگٹ ہوتے ہمارے... کو نہیں

دو ۱

لال دیہہ لالی لے اردھر لال سنگور
 بگردیہہ دانو دلن جے جے جے کیشور

کرونا ندهان بجان شبل سینه جانت رادرو
ایهی جعانت گوری اسپس سن سیاست میا شرت الی
تغلی بهوانی پون میانی ندت من مندر هلی

کونول فیر

سری گول نیرکٹ پیتا میرا دھرم کی گردھرم
 ملک کٹل کر لکٹیا سا لورے رادھے درم
 کول پینا حصین آگے سکل گو پیاں گے من ہرم
 بیت ہرگز نہ دامن چہ نہ سکھ نہ سا گرم
 کرت کیل کول نشدن کج مچون اُجا گرم
 آچل امر آڈول نشچل پر شو تم اپرا پر م
 دینا ناتھ دیال گرو دھرم کنس ہرنا کش ہرم
 گل چھول مال بشال لاچن ادھک سندر کیشوم

نبی دھرو سد یو چھلیا بلی چھو شعی دامنم
جل ڈوبتے گج ۔ اکھ لینو لٹکا چھو یو راو نم
سیت دویپ نو کھنڈ چو دم بھون کینو رام ایکو یلم
در دیدی کی تاج را کھی کہانی لوں آپس کر م
دینا ناتھ دیال پورن کر ونا سٹے کر ونا کر م
کو دیت واس بلاس لیشن نام پیٹ نیت نا کر م
پر تم کر کے چرن بندو یش گیسان پر کاشتم
آدو لٹو جگا در بہا سیوے تے شتو سنگرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدیتی کیشوم
شری رام رگھو برام رگھو برام رگھو برام رگھو م
شری رام کرشن گوند مادھو شری باسدیو شری دامنم
مجھ کچھ دراد نر سنگھ پاہ رگھو پتی پا ونم
شری مقرر میں کیشو رائے براہین کوکل میں بالکنڈی

شری بند را بن میں مدد ہو بن گونی ناتھ کو بند جی
 نیز متھرا تر کو کل جہاں شری پتی اوتھے
 دھن مینا کانیر نرمل گوال بال سکھا بے
 لونیت ناگر کرت نر نیت شو ورنج من موہتم
 کاندھی تنط کرت کر پڑا بال اد جعت سندرم
 گھال بال سب سکھا وراجیں سنگ رادھ بھامنی
 بنسی بٹ ٹٹ نکٹ مینا مری کی ٹیر سناد ہی
 بھج رادھ رگودنش اٹم پر م راج کسا بھج
 سیتا کے پتی بھگت نگن بھگت پران ادھاری
 جنگ راجہ پران راکھو دھنیش بان چڑھاو ہیں
 ستی سیتا نام جا کے شری راجندر پر نام ہیں
 جنم متھرا کھیل کو کل مند کے ہر دے مند نم
 بال لیسلا پتت پادون دیو کی بد دیو کم

شری کرشن کی دل ہرن جل کے جو بھج ہری چرن کو
 بھگتی اپنی دیو مادھو مہو سا گھر کے ترن کو
 جگناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ بشبرم
 دوار کا جی کے ناتھ شری پتی کینٹوم پر نسہم
 شری کرشن اشٹ پد پڑھت نشدن و سولوک سنگھم
 شری گورد راما نندا و تار سوامی کو ہی ادت واس سماپم

گچیند موش

ٹیک - ناتھ کیسے گج کو پھند چھڑا دیو
 یہ اچسرج موہے آ دیو
 گج اور گراہ لڑات جل جھیتڑ لڑات لڑات گج ہارو
 جو جھوٹو نڈر ہی جل باہر تب ہری نام پکارو ... ناتھ
 رشوری کے پیر سدا کے تندرل رچ سج بھوگ لگایو

دریو دھن کے میواتیا گو ساگ پدر گھر کھایو... ناتھ
 بیٹھ پانال کالی ناگ ناتھو۔ پھین پر نرت کر ایو
 گنگو در دھن کر دھارن۔ نشد گھر لال کھایو... ناتھ
 اکھا سر مارو۔ یا کا سر مارو۔ دا بائل پان کر ایو
 کھمب چھاڑ ہرن کش مارو۔ نرسنگھ نام دھرایو... ناتھ
 اجا بل گنج گنج تار سی۔ در ویدی کے چیر بڑھایو
 پے پان کرت پوتن مار سی۔ کجھا کے روپ بنا یو... ناتھ
 کور ویا نڈو کویدھ ر چایو۔ کور و مار ہٹا یو
 دریو دھن کا مان گھٹایو۔ موہے مہر و سو نہ آ یو... ناتھ
 سب سکھیاں بل کنگن باندھو۔ ریشم گانٹھ بندھایو
 چھٹے نہیں رادھا جی کی کنگن۔ کیسے گو در دھن اٹھایو... ناتھ
 جوگی کا جو دھیان دھرت ہیں دھیان دھرت نہیں یو
 سورشیام تہاے ملنے کو۔ بیشو دھا کی دھینی چرایو... ناتھ

سنت ترہری ہر

پریم گنتی جی کا لیجے جو نام
 کرے بیتی داس سر ہر کا دھیان
 ترانام ہے دکھ ہرن دینا ناتھ
 رکھا تم گوالوں کوٹے کے ہاتھ
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 اُس نے جو باندھا تھا پر ہلا دکو
 کیا شاد و درشن دے ناشاد کو
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 گچ کو گراہ لے تھا گھر اجلی
 مشکل بنی شرن آیا جی
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 جو ہو دیں سبھی کان پورن تمام
 جو کسپا کر سی آپ گردھری ہر
 جو برسن لگا اندر غصے کے ساتھ
 دہاں نام اپنا رکھا گردھری
 ہری بار کیوں دیر اتنی کر سی
 وہ کرتا تھا نرسنگھ تیری یاد کو
 نرسنگھ ہو اُس کی پیر طاہری
 ہری بار کیوں دیر اتنی کر سی
 لیا نام اس نے نہ تھا گو کبھی
 سُدرشن تھم نے تھی رکھا شکر سی
 ہری بار کیوں دیر اتنی کر سی

رکم باندھ رکن کو لائے ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 ساحل شاہ کے اوپر دوا پلا پوری
 سالوں پہ ہوا سکی ہنڈی ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کیے بادشاہ مردہ گائے جلا
 گلری سات میں لگائے فندہ کری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 تر لوچن میٹر ہنس کے بیٹہ دیا
 جھوٹن کیا دُور کی لے کلی
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 معوجن چھکن کی جو کینی تھی آس
 دہاں ناتھ پانڈوں کی بیٹا ہری

دیا اُس کے دل کو تھا جا کے آرام
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 نرسی جھگٹ ایک ہنڈی گری
 پھرین سادھو ڈھنڈے کو چھٹی
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 جو سنکٹ بنا ایک نائے کو آ
 ناما مشرن آپ کی تب پڑا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 جو دھننے جھگٹ مانگ ٹھا کر لیا
 جھگٹ کا درٹھ لٹپو دیکھا ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 دُرباسا گیا شیش لے پانڈو نکلیں
 تب راجہ چھکانے کی اچھیا کری

چکھے پریم سے جو تھے بھیلنی کے پیر
 سدا مان کے سب کدہ در ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 در وید ستا کو سئلے لکے
 رکھی شرم اُس کی ننگن نہ کری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 اُسی وقت وہ بن گئی تعی سلا
 چھو کر چرن مکت اُس کی کری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 جا کر اُسے واں بہت دق کیا
 رسیا پھر لے آئے ایو دھیا پوری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 پہنچے ترث آپ عالی مقام

اجاہل ادھارے نہ کینی ہے دیر
 دکھ دُور کرتے نہ کینی ہے دیر
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کو رو فلم جب کمانے لکے
 زبردستی پھیرا تر وائے لکے
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 اہلیا کو گوتم نے دی بد دنا
 پڑی راہ میں وہ رہی بے گناہ
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 راون اُسے جب سیتا لے گیا
 اُسے مار کر مکت تم نے کیا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 پڑھا جس وقت رکن کا پیام

ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 نزانت سوانی جی آوے کہاں
 چھربند ہو کے پہنچے وہاں
 ہری ہری ہری ہری ہری
 مانا کا اپدیش دھرو نے سنا
 اک پاؤں پر تپ دھرتے لگا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 سارے عمر کنس دشمن رہا
 اگر سب کو راج متھرا دیا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کپڑا ہند نے نہ ہر قافل دیا
 گھڑی نہ نہ ڈولا یا جیسا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری

ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 مادھو داس کو جاڑا لگا جہاں
 چھربند ہو کر اُسکی بیکٹا کر دیا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 چلے گھر سے پن کا تھا رستہ لیا
 کیا داس اُس کو گھر لایا ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 پلک میں تھا اُس کا ادھار نہ کیا
 سندھ میں کا بیٹا جو آیا ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 میراں نے ترا نام لے کر لیا
 اسی روشنی سے بن سکوا کرتا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری

دینا نام تیرا ہری ہری ہری
 اپنے نام کی لاج راقم ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 ہری عرض سن لیجئے کو پال جی
 کرو مجھ کو دنیا میں خوشحال جی
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 تو ہی ہے جگت بیچ تارن ترن
 پڑا تیری جو ناتھ دل سے شرن
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کرے بیٹی داس سن لیجئے
 طرف داس کی تم نظر کیجئے
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کرشن داس کی بیٹی ہر شنی

ہری جان ہوں شرن میں ہری ہری
 مرے دلکشی کاٹ راکھو ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 ہوا سخت ابتر میرا حال جی
 تیرے پن میں اکھن ہر ہے ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 تو ہی سکل ہر شنی کا کارن کن
 سدا تو نے اُسکی بچہ رکھ کر دیا
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 کرو دھور دھور دھور دھور
 تو کر پال ہے سب جگت کا ہری
 ہری ہری ہری ہری ہری ہری
 سرب سکھ دیئے تم سرب سکھ دی

ہر
ستون پر پڑھے پریم سے شخص جو
دیو پوری میں جا بسے بھگت سو
بھگت اپنے کی ادھی اُست کری

میری بارکیوں دیر اتنی کری
شیخ جنم اس کا ترو کی میں ہو
زند اور ہم اُس کی جھا کری
میری بارکیوں دیر اتنی کری

گائیتری منتر

اوم مجبور مجبور سوہ تہ سوسہ تہ
وینیم جگر کو دیو سیہ دھی ہی دھیو یو نہ

پرتو و بات

مشرقی تا قلم جہاں مغتر

رام رامیتی رمے رامے منوں
 سہسرام تت تلیم رام نام درانے

سہری کرشن جہا ہنتر
اوم نو جھگوئے واسو دیو اے
اوم سہری یادھا کرشنائے نمہ
شیو جہا ہنتر
اوم نمہ شوائے

مہنگوان کے وہ بیان کا منتر

شانتا کارنگا بھنگ شینیم پدم نا بھم سریشم
 وشوا دھارنگ گون سدیشم میٹھ ورم شرجا تلم
 لکشی کانتم۔ کل نیلم یو گر بھی دھیان گجسم
 بندے وشنو جھو جھتے ہرم سر دیو کٹی کے نا بھم

سہ ماہی

تو میو ماما چه پستا تو میو
تو میو بند صو چه سکا تو میو

تومیو دیا درونم تو میو !
تومیو سہم تم دیو دیو !

ناگ لیلہ

گیند کے مس کو دینا جل میں اترے پر مجبوجی دہائیکے
جتنے ناگ ناگنی دلوں بیٹھے شری کنو برجی اترے جائیکے
کہت پر مجبوجی کو شکمہ پدمنی جاوے بالک بھاگ کے
تیرا سچ ویکہ من دیا جو اچھی مت ناگ ماری جاگ کے
کہت پر مجبوجی شکمہ پدمنی اب بھا کیا کیسے بنی
جیہری جونی سی سو جو رہا ہے سن ری ناگن پدمنی
کیا رے بالک پنتہ بھولیا کیا دیوی بھسایا
کیا تیرے من کرودھ اچیکو کیسا گرہ نارستایا

نہ ری پدمنی پنتہ بھولیو نہ دیسی بھسایا
نہ میرے من کرودھ اچیکو نہ گرہ نارستایا
کون تمہارا دیش کہے کون تمہارا گرام ہے
کون تمہارے مات پتا اور کیا تمہارا ونام ہے
برج ہمارا دیش کہے گوگل ہمارا گرام ہے
نندیشو دھاں مات پتا سرسی کرشن ہمارا ونام ہے
اسر راجا کنس سیتی رار باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
راجا کنس سیتی رار باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
لیو بالک گل بھولی مالا سوا لکھے کیساں بوریان
ایٹھ لے گھر جاوے بالک دیواں میں ناگاں سے چڑیاں
کیا کروں تیریاں بھول مالاں سوا لکھے کیساں بوریان
بند رہی میں بھول ہنڈو لاپاواں میں ناگاں لاپاواں
نہ ری پدمنی دچو براہمن سندھی کا میں لاڈلا !

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا

مات تیری پاروتی پستھا دیوا

ایک دنت دیا دنت چار بھجوا دھاری

مستک سندھور سببہ موش کی سواری جے گنیش جے

اندھن کو آنکھ دیت کوڑھن کو کایا

بانجن کو پتر دیت نہر دھن کو مایا جے گنیش جے

مودک کا بھوک لگت سنت کرت سوا

ہار چڑھیں بھول چڑھیں اور چڑھے میو! جے گنیش جے

دینن کی لاج را کھ شہو پتر داری

منور تھ کو پورا کرد جاؤں بلہاری! جے گنیش جے

مات لیشودھما رانی دہی بلودے نیترا منگے کالی ناگ کا
چرن چاب کر بھجوا مروڑی ناگنی ناگ جگایا
اُٹھو رے منڈلیک راجا بالک جھوٹھن آیا
جب اُٹھے منڈلیک راجا اندر جوں کر جایا
میر پر بھوجی کے منگے پر چھٹا رسی شری کاہن جی منگے بجایا
بنسری سیتی کالی ناگ نا تحقیو پھن پھن بین بجایا
اٹھاراں بھارہ رومال باندھو کالی پہ لاد چلایا
گلی گلی متھرا کی تگر سی پھول پھول کھلایا
مات لیشودھما کرت آرتی دیو کی منگل گایا
بال گوپال سب سکھا برا جے جے جے کار بلایا
بھگتوں کے پر بھو پھون سوامی نرگن نام دھرایا
(ناگ لیسلا سمپت)

ترگن آر تی شو جی کی

جے شیوا اونکارا۔ ہر شیوا اونکار۔ ہر ہما دشن سدا شرو
ار دھنکی دھارا۔ جے شیوا اونکارا
ایکھن جیتران پچانن جے ہنسائن۔ گہڑا سن برکہ باہن سلجے جے شیوا
دھنکی پاد جیتران دھن کی سونے ترگن دیپ گھاتا رہون جن موہے ॥
اکھش بالابن بالامند لادھار سی۔ چندن مرگ مد چنڈا بھلے شہ کارا ॥
شویتا مہریتا مہر باگھیرا گے۔ ہر ہما ک سنگا دک بھوتا دک سنگے ॥
کرکہ مدھیکر نڈل چکر تر سول ہوتا۔ جگ کرتا۔ جگ بھوتا سنگھار کرتا ॥
نیتے تیس ہر ہما گھنٹے۔ ہر ہما پیرا۔ ہر ہما گھنٹے۔ ہر ہما گھنٹے۔ ہر ہما گھنٹے ॥
نہ گہڑا۔ اتنا ہی گہڑا۔ اتنا ہی گہڑا۔ اتنا ہی گہڑا۔ اتنا ہی گہڑا ॥

دھوم دلو چن ناشک لندن مداتی جے ایہ گوری
پو اسٹے یو گئی گاوت نرست کنت بھرون

” باجت تال مردنگا اور باجت ڈمرو
” بھی چار اٹی شو بہت کھرگ کچھ دھاری

” من و انجنت پھل پاوت سیوت نراری
” کچن تھال دولے اگر کیوریاتی

” شری مال کنڈھ میں راجت کوٹ رتن جوتی
” یہ ایہ کی آرتی جو کوئی نہ گاوے

” جھنٹ شیوانند سوای سکھ پمینی پاشے
”

آرتی شری ست ناراین جی

جے لکشمی رمنار شری جے لکشمی رمنار

ستیر ناراین سوای جن پانک برنا جے لکشمی رمنار

درگاہی کی آرتی

جے ایہ گوری میتا جے ایہ گوری

” تم کو نس دن مصاوت ہر رہا شور سی جے ایہ گوری
” گل سندھور راجت ٹیکو مرگ بدکو

” اُجل سے دو تینا - چندر بدن نیکو
”

” فلک سمان کلیور رکتا مبر راجے
” رکت پیشپ کی مالا کنٹھن پر سلبے
”

” ہر پامن راجت کھرگ کچھ دھاری
” سر نرمنی جن سیوت رتن کے ڈھو ڈھاری
”

” لکٹل سو بہت نارائے گے جوتی
” کوٹن چندر وہا کرسم راجت جیوتی
”

” لکشمی رمنار شری جے لکشمی رمنار
”

” ستیر ناراین سوای جن پانک برنا جے لکشمی رمنار

رن جٹ سنگھ سنان ادبوت چھب لبج
 نار د کرت نرنجن گھنٹہ دھوئی باجے بے لکشی رنا
 پرگٹ مجھے کھی کارن دوج کو درس دیو
 بوڑھے برہمن بن سکے کچن محل کیو
 دہیل بھیل کراں جن پر کسہ پاکسی
 چندر چوٹ ایک راجہ رن کی دپہر ہری
 دلش منورہ پکر مشر دھانج دیتی
 سو محل بھو کیو پر بھو جی پھر است گینی
 بھاو بھگتی کے کارن چھن چھن روپے ہر لیو
 مشر دھانج صاحبہ لکشی ان کاچ سر لیو
 گوال بال سنگ راجہ بن میں بھگتی کھی
 من دانجھت پھل دیو دین دیال ہری
 چڑھت پر سا دسویا کہ فی پھل میوا

دھوپ دیپ تلکی سے راجی ستیہ دیوا بے لکشی رنا
 بشری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاے
 بھنت ماس شکہ سمیت من دانجھت پامے
 آرتی مشری لکشی جی کی
 بے لکشی رنا بے لکشی رنا تم کو لندن سیوت ہر شنو دھاتا بے لکشی رنا
 تو برہمن کھا تو ہی ہے جگتا سور یہ چندر دھیاوت نار دشی رنا
 درکار پنجن سکھ سپت دتا جو کوئی تم کو دھیاوت دھم سہ پاتا
 تو ہی اپنا مال سنتی تو ہی شہوتا کرم پر بھاو پرکاش جگتھی ترانا
 جس میں تیرنواسا میں گن نار ترن اسکے سوئی ترے میں نہیں ہر لانا
 نم بن ایکہ ہوئے دتر دجئے رنا کھان میں کو دیکھو تم بن کو داتا
 شہنشاہ سند گیت شیر دھی جانا رتن جیرو ش تا کو کوئی نہیں بلانا
 آرتی لکشی جی کی جو کوئی نہ لانا ارکندانی آمیتھ رن پاپ اتر جاتا
 ہنترہ کھٹا ہے بچے شہر گم کتا رام پاپ ناکی شہر دشی چاہتا

آرتی تشری زادھار

آرتی زادھار کی کیجئے میگل سروپ نین بھر پیچے
 رتن بخت ہانگ کی آرتی سچوم گھرت سنگدھن بھادتی
 کہ سروج سے ماتا اترت پنیہ برشتی امرت سوں بھیجے
 آرتی زادھار بر کی کیجئے میگل سروپ نین بھر پیچے

آرتی درگاجی کی

منگل کی سنیہا سن میری دیوا اتمہ جوڑ تیرے دوار کھڑے
 پان سپاری دھو جا کھو میرا لے جو اما تیری بھینٹ کہے
 سن جگد مبانہ کہو لمبا۔ سنتن کو بھنڈا بھرے
 سفت پر تپالی سدا کشالی۔ جے کالی کلیان کرے

بہ بھی ہو دھات تو جگ ماتا میرا کارج سدھ کر دے
 پترن کی کالیہا انرا۔ شرن تھاری آن پڑو
 جب جب بھیر پڑے پترن پر تب تب پاپ سہا کر دے۔ منگل کی سنیہا
 بار بار تو سب جگ ہو گیا۔ شرن روپ انور روپ تھو
 ماتا ہو کر پتر کھلاؤ۔ اور بھار یا ہو کر بھوگ کرے
 سنتن سنگدھالی سدا سہالی سنت کھڑے جے جے کار کریں
 بر بھاشن ہمیش سہلیں بھل لئے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
 اہل سنگھاسن بیٹی ماتا سر سونے کا پتر بھیدیں
 گے سینہ پر کم ورنوں۔ جب لو کنتھ ہر کسم کرے
 وکھڑاگ کچر نہ سرل ہاتھ لے رکت بیج کو بھسم کرے
 شبنم شبنم کھیاڑو ماتا جھکھا سر کو پکڑو لے
 آو اتار آ دھارا جت اپنے جن کو کشت ہرے
 کوپ چرے کرانوائے چند مند سب چور کرے

تب تم دیکھو دیار وہل میں سنکٹ و درگزرے... منگل کی
 سو میری سو بھاء دھو دگر سی مانا آنکی عرض قبول کرے
 رنگہ پیٹو پر چڑھی بھوانی دال بھون میں راج کرے
 درشن پادین منگل گاویں سدھسا دھو بہہ بھینٹ دھریا
 برہما دید پڑھیں تیرے دوائے شوشکر جی دھیان کریں
 اندک کرشن تیری کریں آرتی۔ چنور کویر ڈلائے رہیں
 جے جنتی ہے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کرتی

دیگر آرتی درگاجی کی

سُن میری دیوی پرستہ اسنی کوئی تیرا پار نہ پایا... سُن میری
 پان سپار سی دھو جاناریل لے تیری بھینٹ چڑھایا
 ساری پوئی تیرے انگ درا جے کیشر ٹنگ لگایا
 برہما دید پڑھے تیرے دوائے شکر دھیان لگایا

ننگے ننگے پت سے تیرے سنگھ اکبر آیا سونے کا چھتر چڑھایا... سُن میری
 اونچے اونچے محل دیوالی نیچے محل بنایا
 ست میگ تریتا دوا پر کلی یک تیرا راج بسایا
 دھوپ دیسی نئی دید آرتی موہن بھوگ لگایا
 دھیان بھکت مینا تیرا گن گائے من با نچھت پہل پایا

آرتی بھنگ ملی کی

آرتی کیجیہ ہنومان لاکھی
 جا کے بل سے گہر درکانے
 لنگسا کوٹ سمندر سی کھائی
 دے بیڑا ہنومان پٹھانے
 جگمگ جوت اودھ پور رات
 دشت دین رنگھنا تہ کلانی
 بھوت پشاج نکت نہیں دے
 جات پون ست بار نہ لانی
 لنگ جلائے سیاسد لائے
 گھنٹ تال مردنگ بھاؤ

کر کنکن کٹی کنکن شہر قی کنڈل بالا

مور ٹکٹ پیٹمبر سو ہے بن مالا ادم جے
 دین سدا ماتا رے وارو دکھ تائے
 " گلج کے پھینڈ چھڑائے بھوساگر تارے
 ہرن کشپ سنگھائے نہر ہری روپ ٹھکرے
 " پاپن تے پر بھوپر گئے جن کے بیچ پڑے
 کیشی کنس یادائے فل کو بیر تارے
 " دامودر چھب سندر بھگتن رکھوائے
 کالی ناگ تمھیا - نٹور چھب سو ہے
 " جھین بھن نرت کرنے ناگن من مو ہے
 راج بھبھگتن تمھاپے سیتا شوک ہری
 " دروید ستاپت راکھی کرونا لاج بھری

آرتی تلسی جی کی

تلساں مہارانی نمونو

ہر کی پٹ رانی نمونو تلساں مہارانی نمونو
 جان کے درس پر س اجاٹا مہماں دید پریان بکھانی

نمونو تلساں

سندر پتر لکھو من منجر ہری چرن کسل لپٹانی

نمونو تلساں

جے جے کا کرت برہماوک دھیان دھرت نارو من گیانانی

نمونو تلساں

پریم پریم پریم تیا ہری بس کینو رانور ہی صورت من بھانی

نمونو تلساں

کس بدھ ملوں گسائیں تم کو میں کئی اوم جے
 دین بستھو دکھ ہرانا تھا کر تم میرے
 اپنے ہاتھ اٹھا دو دوار پڑا گیرے اوم جے
 دشتے دکار مٹاؤ پاپ ہر دیا
 شر دھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا اوم جے

گہنتی جی کی آرتی

گہنتی کی سیوا مکمل میوہ سیوا سے سب دکن ٹریں
 تین لوگ تنیس دیوتا دوار کھڑے سب عرض کریں
 ردھ سدھ دکشن دام ودا جیں آندسوں چنوا چنیں
 دھوپ پاپ اور لے آرتی بھگت کھڑے سب عرض کریں ٹیک
 گڑ کے مودک بھوک لگت ہیں موٹک باہن چڑھیں
 سوم روپ سیوا گہنتی دکن دکھ سب دور کریں

آرتی نرگن برہم کی

اوم جے جگدیش ہرے . سوامی جے جگدیش ہرے
 بھگت جنوں کے سنگ چھن میں دور کسے اوم جے
 جو دھیا دے پھل پاوے دکھ دشتے من کا
 سکھ سہتی گھر آوے کشٹ مٹے تن کا اوم جے
 مات پتا تم میرے شرن کہوں کس کی
 تم بن اور نہ دو جا آس کروں جس کی
 تم پورن پر ماتم تم انتہا یا می
 پارہ برہم پر مہیشور تم سب کے سوامی
 تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا
 میں مورا کھ کھل کا می کہ پا کر دھرتا
 تم ہو ایک اگو چہ سب کے پران بچی

شری گنگا جی کی آستنی

اوم جے گنگے ماتا - شری جے گنگے ماتا
 جو نہ نیم کو دھاتا من یا نچھت پھل پاتا ... اوم
 چندر سی جیوتی تمہاری چل نرمل آنا
 شرن پڑے جو تیری سو نہ تر جاتا ... اوم
 پتر سنگ کے سارے سب چک کو گیا
 کہ پادہ سنٹی تمہاری تر بھون سکھاتا اوم
 ایک ہی بار جو تیری شرن گئی آتا
 یم کی ترات مٹا کہ سپہم گنتی کو پاتا ... اوم
 کرتی سات تمہاری جو جن نت گاتا
 داس وہی ہج میں گنتی کو پاتا اوم

بھادروں ماس شکل چتر تھی دو پارا بھر پور ہیں
 لئے جنم گنت پر بھو جی نے وہ گامن آند کر ہیں ... گنت کی سوا
 آن دھاتا بھو آسن اندر اسپرانتیہ کر ہیں
 وید اور برہما دھن وناش گنتی جی کا نام دھریں ...
 ایک ونت گج بدن دناک وٹن روپ انوپ دھریں
 پگ کھیا سا اور پٹ ہے دیکھ چندر ماہا سہ کر ہیں ...
 دے شاہ شری چندر وی کو کلاہین تہ کال کر ہیں
 چودھ لوک میں بھری گنتی تین بھون میں راج کر ہیں ...
 شری شکر کو آند اچھو نام لئے سب دھن ٹریں
 اٹھا پر بجات جب ار تی گا دیں جا کے شرن پتر بھریں ...
 گنت کی پوجا پہلے کرے کام بھی نہ دھن جھریں
 شری پرتاپ گنتی جی کی ہاتھ بوڑا سنت کر ہیں ...

رگھوپتی راگھو راجہ رام
سیتا رام - سیتا رام
رگھوپتی

ایشور اللہ تیرے نام
رگھوپتی راگھو راجہ رام
سب کو سستی دے جگوان
ہریت پاؤں سیتا رام

بھجن

تم ہو پر جیو چاند میں ہوں چکورا
جیو فی تہنہا رہی کامیں ہوں پتنگا
تم ہو کنول مچول میں رس کا مہنوا
جیسے ہے جبک سے لوہے کی بریتی
آئند گھن تم ہو میں بن کا مورا
پانی بنا جیسے ہو میں دیا کل
ایسے کھینٹتا ہے مجھے پریم تورا
تر پائے تجھے ایسے تیرا دھوڑا

اک بوذجل کاموں میں پیاسا

کہ و امرت و در شاہر و تاپ مورا

اٹھ جاگ مسافر مجبور مٹھی

اٹھ جاگ مسافر مجبور مٹھی اب رہیں کہاں جو سووت ہے... اٹھ
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے... اٹھ

اٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پر جھو سے دھیان
یہ پریت کرن کی ریت نہیں پر جھو جاگت ہے تو سووت ہے... اٹھ
جو کل کر تل ہے آج کر تل ہے آج کر تل ہے اب کر لے

جب پڑیں نے جگ کھیت لیا۔ پھر کھیتاے کیا ہووت ہے
نادان بھگت کر فی اپنی۔ اسے پانی پاپ میں ہیں کہا
جب باب کی گٹھڑی سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

رگھوپتی راگھو راجہ رام

رگھوپتی راگھو راجہ رام
ہریت پاؤں سیتا رام

بھجن

پہنچو میرے شرن تیری میرا یا
 تو ہی سوامی تو ہی جگدگش میرا
 ہن تیرے نہیں کوئی سہارا
 نہ کوئی بھین نہ بھائی ہے میرا
 پیالہ پریم کا مجھ کو پلا دو
 حکم سائے بجا لا دین تہارا
 چاروں دیدوں کو گھر گھر پھیلادین
 بھجن باجوں جنم وہ تھا کنوایا
 کر و کر پامیں لڑا پھڑپڑا ہے تیرا
 تو ہی سوامی تو ہی پریم پیارا
 جھرو سہہ نجد کو ہے کیوں ہی تیرا
 پتا پتر مجھے نہ پتا بنا دو
 سچیل جیون تھی جوئے تہارا
 یہ مارگ موکش کا سب کو بتا دین

ارداس

دوہل چہ - دوہن چہ - دوہرہ دوہرہ
 دوہن ماہیں کریں تپیا بھگت روہے جھرو پور

پر تھم جھگو ان کو سمریے، وراہ جی کہ میں سہا ہے
 یکہ پریش نرنارائن کو دھیا ہے جس ڈٹھیاں سب کو ہائے
 مجھ کچھ کو سمریے نہ سسنا گم روپ بسا ہے
 شری با دن ہری کا نام لے کھراؤ میں تو زندہ دھائے
 شری را چندرجی کو سمریے جو پر گٹ کہ میں سہا ہے
 مکھ لونیت رسنا پونہ گھٹ گھٹ رہیں سہا ہے
 دسم اوتار شری کرشن چندر جھگو ان تر لوکی کی آتما ہے
 جگت رچھیک حاضر ناظر نہ جن نرا کار جوئی سروپ
 اکھل جگت کے رچھپال سب نیہا میں ہوت سہا ہے
 سب تھا میں ہوت سہا ہے - دھن دھن شری گنگا
 ماتا ترن تارنی سب کہ نواسی تیری ہماں کہی نہ جاتے
 تیری ہماں کہی نہ جاتے چار دھام چوراسی اٹھاسے
 نین سو سا تھ تیر تھوں کا دھیان دھر کہ سب لو بوجی

دھرمی جے کارہ۔ ہر ہر ہا دیو

نوٹ

بھگت کی لاج کہہ کر پھر جو کام یا
پر شاد وغیرہ یا بچ سندھیا کا وقت ہو
اس کا نام لے کر رام نام کا بول بالا کہیں۔

لے چھت

سنو پر مجھو جی انتربامی
سنگا دک برہما دک صیادیں
نیتی نیتی کہہ کر نئے پکاریں
دھرم پر ہلا دکو دینا تار
سکل بگت کے ہو تم سوامی
تیرا ہر جی پار نہ پادیں
دس اشٹی کھٹ چار اچاریں
گج کو تارا مٹی پکار

شدری رام۔ شدری رام

چار کھانی چار بانی۔ چندر سورج پون پانی
دھرتی۔ آکاسی۔ پاتال۔ تبتیس کروڑ دیوی دیوتاؤں کا
دھیان دھرم کر سب بولو جی شدری رام
دھرم بھگت۔ پر ملا د بھگت۔ راجہ ہریش چندر
راجہ بلی چندر تن کی کسائی دل دھیان دھرم کر
سب بولو جی شدری رام

ہے دین بندھو۔ پنت پادون دینا ناتھ۔ بھگوان
آپ کی کہتا کیرتن سندھیا۔ آرتی نت نیم جپ کی
ارداس بھول چوک اکھشروادھا گھاٹا معاف بھگتوں
کے لاج راس۔ جہاں جہاں بھگت تہاں تہاں چھیک
بھگوان سکھائے تہ کی ٹینگ۔ گنونا تا کی بڑھی۔ بھگت
کی لاج۔ رام نام کا بول بالا۔ دین دوس سب ہوت سکھا

گنگار نکا بنکا تارے
 دھننا نندا بیتی تامہ
 باللیک تلسی کو تار
 میراں تار ہی کہ ماں بائی
 بدھک تارا بھگت ترلوچن
 سور داس کو ہرجی تارا
 بھیلنی تار ہی بھگت نکھاو
 کھیوٹ تار دیا بھگوانی
 تار ہی کجیاں گجری تار ہی
 اودھو تار دیا اکہ دور
 ارجن کے ہر ہو سہائی
 مالدیو اور راما نندا
 بھگت بھئے سری تلسی اس

اجل پیپا گیدھ اُباے
 جے دیو تے وپر صد ا
 نارد ودر کبیر اُبار
 در وید ستا کی لاچ پچائی
 چنٹا تار ہی تارا لوچن
 تار دیا رو داس چمار
 گوتم نار ہی کینی شاد
 بھگت بھیش بنومان
 دور بھگت کی تر گئی نار
 جہا ہرجی سہے بھریو
 کہش کنہائی رنخہ چلائی
 سدنا سیو ہی بال نکند
 تن کے کار چ کینے راس

مادھو داس کے مور کھواری
 بھیشم تیرا نام دھیا یا
 مور دھج کو تارا سوامی
 بدھک نے اپادھ کما یا
 سوست جی کو آپ اُبا یا
 چندر باس تارا اشکھو
 سنگ سندن سفت کمار
 ہری چند راجہ سریال
 دیو جوتی اور کر دم دھیا یا
 بھگت ہوا اک بر وامن
 بھگت شوی نے نشیم لایا
 گالک گوتم اور متھنگ
 ست وامن ساد تر سی دھیا یا

نرسی بھگت کی ہندی تار
 انت کو ہرجی در س دکھیا
 اور امریکہ اُبار سوامی
 اُس کو گنتی دھام پچو یا
 گو کہن کو ہرجی تارا
 اتم ہرجی نر مہی سیو
 روپا بھگت کو دینا تار
 بھگتی سے ہر کئے نہال
 ہرجی اُن کو گیان سنایا
 درشن دینے آپ تار اپن
 ہرجی اُس کا مان بڑھایا
 نکتے تر گئے ہر کے سنگ
 ہرجی یک کا پچند کٹایا

مجھ ٹی شرنگی ریشی کناد
 شیش سار داسری مگوان
 گوپی جھرتی تھو کو دھیان
 شام کار تک اور گنیش
 بھگت پر محشر تجھے دھیان
 بیکھا بھگت بلوک ابارا
 شتا سند کو تارا ہرجی
 دھرم دت کو تارا سوامی
 پنکھ تار سی آپ نارائن
 پر بھگت تار دیا کھٹوانگ
 مل تیل سگریو دھیان
 دیو کی اوریشو دھان دھیان
 وشوا منی دھیان لگا

انکا بھرگو کینے شاد
 نسدن تمرا کرتے گان
 ہر دم تمرا دھیان لگا دیں
 دھیان میں برہما اور ہندیش
 اس کو ہرجی شاد بنایا
 مرگی اور گھنگھی کو تارا
 سادھو بھگت ابارا ہرجی
 بھگت کاج سنوارا سوامی
 تمرا کیا جاپ نارائن
 ادبھت ہرجی ترے سانگ
 اندر راج بھگتی سے پایا
 ہرجی بالک بن کر آئے
 کھتری سے برہمن پد پایا

پرسرام تلسی کا بھائی
 سوا بھو منو ست ربادھیان
 مارکنڈے بل بھگتی کینی
 ایک سوا آٹھ بھگتی کی مالا
 میں ہوں پاپی منداجان
 میں پاپی تم پنت ادھار
 اوگن میرے ناہیں چتارو
 آن پڑا ہوں ترے دوار
 ونے چھند جو پریمی گادے
 دین ہوئے ہرجی چرن سیوے
 کلی مل آواگون مٹا دے
 ہنس ہر منج دھام پٹھا دے



بھگن

نریل کے پران پکار رہے جگدیش جگدیش ہرے
 سوا سول کے سور جھنکار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 آکاش ہمالیہ ساگر میں پر تقوی پاتال چراچر میں
 یہ مدھر بول گنجار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 جب دیا درشتی ہو جاتی ہے جلتی کھیتی ہر یاتی ہے
 اس آس پہ جن اچار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 سکھ دکھ کی چلتا ہے ہی نہیں وٹو اس نہ میرا جائے کہیں
 ٹوٹے نہ لگایہ تار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 تم ہو کر دنا کے دھام سدا سیوک ہے رادھے ٹیام سدا
 بس اتنا سدا بچار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے

بھگن

بھگوان بھگت کے بس میں ہوتے آئے
 جب جب بھیر پڑی بھگت پر گرڑ چھوڑ کر دھائے
 بھگتوں نے ایسا ڈالا بھندا آپ بنے ہر نائی نندا
 پریم سے چرن دباے..... بھگوان
 کیش پکڑ کر کنس پچھاڑا سادھو روپ میں راون مارا
 راج بھیکشن پاسے..... بھگوان
 دھرو بھگت پر کہہ پا کینی بھاگیر تھ کو گنگا دینی
 سورگ دے پہنچائے.... بھگوان
 درویدی جب دشمنوں نے گھیری راکھی لاج کر ہی تادیری
 سبھی میں آکے چیر پڑھائے.... بھگوان
 دریودھن کے میوا تیاگے بھوک لگی جب اٹھ کے بھاگے

بھین

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
کہ ہر شے میں جلوہ ترا ہو ہوئے
میں سنتا ہوں ہر وقت تیری کہانی
ذکر تیرا ہی ہو رہا کو کہتے

چمن میں سرور پر وہ لگاتی ہیں تمہری
تو ہی تو ہی تو ہے تو ہی تو ہی تو ہے
بنائیں اس کے معبود کس کو بولے
زباں کو سنبھال یہ گفتگو ہے

ہر ایک گل پہ بے بس کہتی خالق
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہے

سگ بدر گھر کھائے بھگوان
لیا پر ہلا دلے نام تہارا ہر ناکش بھی سورگ سدھارا
نرسنگھ روپ دھرائے بھگوان

بھین

سنائے تائے ہیں تم نے لاکھوں
ابار گجراج گراہ سے ہے ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں
نشا چروں کو سنگھار تم نے اتارا پر تھوڑی کا بھار تم نے
ہمارے سر پہ کیسی بڑبڑ بھائی ہے اتارو تو ہم بھی جانیں
ہر اہلیا کا شاب تم نے مٹا یا شوری کا شاب تم نے
ہمارا بھی پاپ اس بھگوان
اگر نوارو تو ہم بھی جانیں

گوسوامی تپسی داس جی کی زندہ جاوید تصنیف

تپسی رامائن

پانچویں اور دسویں پریم کریم کھانا خود بھی پڑھے اور اپنے بچے کو پڑھا
کران میں لپٹے دھرم کی کتابا ایچھے قیدت صرف چار روپے ڈاکٹر جی جلد ۵

شری پنگوت گیتا

عتر رانی مہر سین جی

تین پریم جلدوں میں - دو ہزار روپے تصنیفاتی قیمت ہر سہ جلد ۲۵/۱۰
شری پنگوت گیتا کے آٹھ پریم کریم شدہ تمام پریم سب سے
پریم تشریح اور مضمون محمول ۱۰ روپے ہر جلد ۱۰ روپے

پنجابی پستک بھندار دیرپہ گلاں دہلی

سری گورو گرنتھ صاحب جی اد

جس کے تلفظ باطل میں ہو نیکی علاوہ مشکل الفاظ کے معنی عاشرے
پر خالصہ پنٹھ کے سید کہ شری بابا سرچ بلوہ سنگھ جی بیدی کے گان غزنی
اور گنت سے لکھے میں پانچواں شری سو طرحی پنجا سنگھ جی کے ناگورانی
پر کاشی کے صحت کرنے کے لیے اپنا زور قائم ختم کر دیا ہے جس کے صفات
چوبیس صد سے بھی نہ اند ہیں۔

سابقہ ایڈیشن جو کسی زمانہ میں چھپا تھا اس کے صفات
اکیس صد تھے مروجہ قی نہایت اعلیٰ پانچ رنگ کا جس میں سہارا رنگ
بھی شامل ہے لکھایا گیا ہے۔

موجودہ کاغذ دیکھنے کی شدہ چند قیمت صرف پچیس روپے ۲۵/۰

علاوہ ٹیک شری
پنجابی پستک بھندار دیرپہ گلاں دہلی

فہرست ہائے کتب علم و فنون

مشہور و معروف و عامہ مکاتیب

دولت کا نیک و صحت کرف	۳۱/-	دولت کا نیک و صحت کرف	۳۱/-
صنعت تجارت کے پوشیدہ راز	۳۱/-	صنعت تجارت کے پوشیدہ راز	۳۱/-
فوشو دار تیل بتانا	۲۱/-	فوشو دار تیل بتانا	۲۱/-
مکمل صابن سازی	۲۱/-	مکمل صابن سازی	۲۱/-
گھنٹہ روزگار	۲۱/-	گھنٹہ روزگار	۲۱/-
گھنٹہ ہیرا کی	۱۸/-	گھنٹہ ہیرا کی	۱۸/-
ندہ گار درزیل آمد	۲۱/-	ندہ گار درزیل آمد	۲۱/-
ریڈیو گائیڈ	۲۱/-	ریڈیو گائیڈ	۲۱/-
موٹر کار گائیڈ و موٹر	۲۱/-	موٹر کار گائیڈ و موٹر	۲۱/-
سائیکل گائیڈ	۲۱/-	سائیکل گائیڈ	۲۱/-
ایکٹرک گائیڈ	۲۱/-	ایکٹرک گائیڈ	۲۱/-
معاون الخراذ	۱۸/-	معاون الخراذ	۱۸/-
معاون در کتاب	۱۸/-	معاون در کتاب	۱۸/-
بغیر بجلی کار ریڈیو	۱۲/-	بغیر بجلی کار ریڈیو	۱۲/-
ہارمونیم گائیڈ کماں	۱۸/-	ہارمونیم گائیڈ کماں	۱۸/-
دل کی گیتا (منظوم)	۲۱/۸۰	دل کی گیتا (منظوم)	۲۱/۸۰
بھگت مال	۳۱/۲۱۰	بھگت مال	۳۱/۲۱۰
ہندو دھرم کی عظمت	۲۱/۱۲۱۰	ہندو دھرم کی عظمت	۲۱/۱۲۱۰
گیتا وک درشن	۳۱/۲۱۰	گیتا وک درشن	۳۱/۲۱۰
سائیں کے سو خیال	۱۱/-	سائیں کے سو خیال	۱۱/-
گنگا دھرم پرچار	۱۱/-	گنگا دھرم پرچار	۱۱/-
میراں بائی کے بھجن	۱۱/-	میراں بائی کے بھجن	۱۱/-
تلسی دو ہا ولی	۱۲/-	تلسی دو ہا ولی	۱۲/-
کبیر دو ہا ولی	۱۲/-	کبیر دو ہا ولی	۱۲/-
دُر گا پانچ اُردو	۱۲/-	دُر گا پانچ اُردو	۱۲/-
شرید بھگوت گیتا	۱۱/۲۱۰	شرید بھگوت گیتا	۱۱/۲۱۰
مترجمہ مہاتما گاندھی	۱۱/۲۱۰	مترجمہ مہاتما گاندھی	۱۱/۲۱۰
شرید بھگوت گیتا	۱۱/-	شرید بھگوت گیتا	۱۱/-
مکمل بارہ اسکندھ	۱۱/-	مکمل بارہ اسکندھ	۱۱/-
سندر رامائن پنجابی	۲۱/۸۰	سندر رامائن پنجابی	۲۱/۸۰
مہا بھارت جسدنت سنگھ	۲۱/۸۰	مہا بھارت جسدنت سنگھ	۲۱/۸۰

نوٹ :- ایک روپیہ سے کم قیمت کی وحی پنی نہیں کی جاسکے گی

منگرنے کا پتہ :- پنجابی پوسٹک بھندار دریاہ کلاں دہلی

امیرن جاے

کتاب دولت کمالے کے ڈھنگ جس کے مطالعے سے ملک کے لاکھوں بیروزگار نو جوان آج باعزت طور پر اپنی روزی کا لیے ہیں کتاب یورپ جرمنی، جاپان اور امریکہ کے غار مولوں دولت کمانے کی عملی تدابیر کا شاندار مجموعہ ہے۔

کتاب کی چند سرخیاں :- مشہور عالم پیٹنٹ اور یہ ہر قسم کے شربت، آچار، مربے، چٹنیاں، بالی، اڑانے کے تیل، صابون، عرق، ہر قسم کے انگریزی و دیسی صابون، خوشبو، وار تیل و عطر، انگریزی و دیسی پنکھا، پانی، بیکیسی، ڈرائی کلیننگ، نیوگوٹ، سانس، ہری، ہری، وغیرہ کے ہزار ہا نسخہ، جات پڑھ کر آپ بھی قبیل میں سے ایک کارخانہ چلا سکیں گے کہ دکان میں سزا و قہر بن سکتے ہیں۔ اس نرالی کتاب کی ایک جلد آج ہی ہم سے طلب فرمائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ پہلی عمدہ رنگین سرورق کے باوجود قیمت صرف تین روپے (۳/۰)

بن گیا پتر سے پار سناہ اہلیہ کی طرح : پڑ گئی خاک تہم میں جس پستار

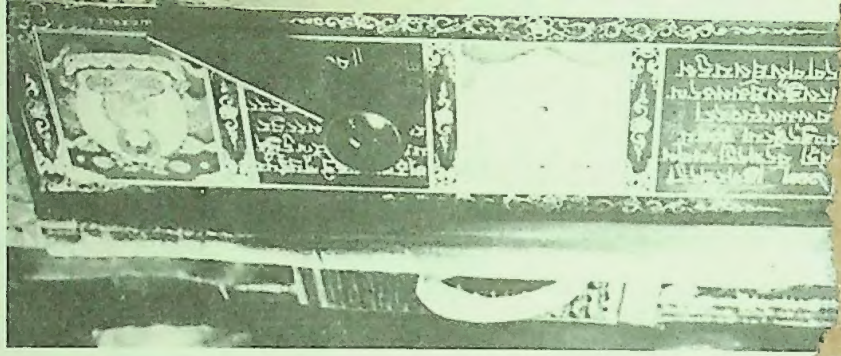
پیر مجھو بھگتوں کیلئے ناور تحفہ

بالمیکی رامائن باتصویر

بھگتوں کی دیرینہ خواہش کو مد نظر رکھ کر ہم نے نہایت کثیر صرف کر کے بالمیک کی زندہ جاوید تصنیف رامائن کا سلیس زبان میں ترجمہ کر لیا ہے جو ان راچند جی کے جنم سے لیکر نچ وھام تک جانے کا چرتر ایسیر سیراب تحریر کیا ہے۔ کہ یہ دفعہ والے برہمچاری ہی ہو جاتا ہے زبان ایسی آسان ایک کچھ بھی آسانی سے سمجھ سکے۔ اس عظیم الشان وھام تک تحفہ کی ایک حاصل کرنے کا آج ہی انفرقا تم کیجئے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار لے کر شکایت معاف۔ رشے سائز کے پورے تین عمدہ تصنیفات کا اضافہ لکھائی چھپائی بہترین، مضبوط جلد، رنگین تصاویر سے مزین باوجود انسی تحریروں کے قیمت صرف چار روپے۔

ڈاک خرچ کو آنے ملاوہ

چلنے کا چتر۔ بیجا بی پستک بھنڈار در سہ کلاں دہلی ۷



आमुख में आप उस से
का विस्तृत विवरण पा
परिशिष्ट का नाम और
सूची तथा औषधि और
संबंधी कच्चे मालों के
को सूची होती। इस सवि

आखिरकार इस संविद्य विवरण में
शरीररचना संबंधी चार्ट दिया हुआ
है जिससे मानव-शरीर की संरचना
का पता चलता है, शरीर के उन
स्थलों का रेखांकन जहां से खराब
खून निकाला जाता है, शरीर दगने
वाले घात और सूजी-वैद्य, वनस्पतियों,

य विवरण किस प्रकार

विज्ञ के रूप में उदाहरण दिय गये
हैं। इन चित्रों में कलाकार ने चिकित्सीय
प्रातिमाओं के साथ नया चित्र संवद्ध
किया है जो विद्यत में विद्यमान था
और वे लोगों को प्राचीन काल से

कि हम उन्हें
में उनमें केवल
— वह है सांघि
जब कि

पार्थ

है

है।

है कि

ती उस

तिब्वती

की नाड़ियों

चाहें।

के

यह पुस्तक

सहायक

कहते हैं।

की कई पीढ़ियों

औषधियों के

गणित

है।

है।

है।

है।

वेदुर्य) सूत्रों के लेखक थे। उन्होंने ही सचित्र विवरण संकलित करने का आदेश दिया था। यह उतने ही महान थे जितने पुनर्जागरण काल के इटली के मनीषीगण। वह असाधारण राजनेता और सिद्धांतकार थे और उन्होंने धर्म, ज्योतिषशास्त्र और औषधि पर अनेक कृतियों की रचना की। उन्हीं के नेतृत्व में तिब्वत की राजधानी लासा में दलाई लामा के भव्य प्रासाद का निर्माण संपन्न हुआ। और वह चांगपेरी चिकित्सा पद्धति के संस्थापक थे।

सांगियो पायाजो की औषधि संबंधी रचना 11वीं सदी के झुद-शी सूत्रों या "पुस्तक चतुष्टय" की जिसे तिब्वती चिकित्साप्रणाली का क ख ग कहा जा सकता है, विस्तृत टिप्पणी है। इसमें पायाजो ने तिब्वत में चालत विभिन्न चिकित्सा पद्धतियों

हमारे देश में आया?

हमारे पास एक सटीक प्रतिलिपि है जो तिब्वतियों के अनुसार मूल कृति के समान ही है। इस बात की संभावना है कि इस प्रतिलिपि को तैयार करने का आदेश बुर्यात जाति के अगवान दोर्जीएव ने दिया है जो 13वें दलाई लामा के शिक्षक थे। सदी के समाप्त होते-होते, वह प्रतिलिपि तिब्वत से बुर्यातिया लायी गयी और 1936 से यह निरीश्वरवाद संग्रहालय में रखी हुई है और आज कल यह उलान-उदे में संयुक्त ऐतिहासिक और कला संग्रहालय में रखी हुई है।

आप किन लोगों के लिए इसे प्रकाशित कर रहे हैं?

मेरा विचार है कि इसमें दार्शनिकों, नृवंशशास्त्रियों, जीवविज्ञानियों, भू-विज्ञानियों, औषधि निर्माताओं और

पशु और खनिज मूल गुण वाली कच्ची सामग्रियों और धार्मिक एवं रोजमर्रा पर गीत रचे हुए हैं। विज्ञान संबंधी सारणी है संबंधी औजारों की त उस सचित्र विवरण को के तिब्वत का "विश्व-मानता हूं। इसे रूसी, फ्रांसीसी भाषाओं में प्र जायेगा।

मेरा विश्वास है लोगों ने भी इस प्रकाशन में भाग लि

हां, उन लोगों ने यूनेस्को के लिए सोवियत की सहभागिता के संघ की विज्ञान अकादेम अध्ययन संस्थान और